لسان العجم

حصّہ اوّل

وعۂ انتخاباتِ علمی، ادبی، اخلاقی و تاریخی
نثر و نظم

رقم زدۂ ادبا و شعرائے دورۂ حالیۂ ایران

مؤلفہ و مرتبہ

سین علی مصنفِ "فارسی آموز" وغیرہ

برائے استفادۂ طالبان فارسیٔ جدید

قیمت .. .. .. فی جلد ۱۰/

فہرست مضامین

باب اوّل

نثر

عنوان	اسم ادیب	نمبر صفحہ
عزیزترین هفت چیز است ..	عبدالرحیم قوچانی	۱ - ۴
تاثیر مشروبات الکلی	مهدی بقراط الحکما	۴ - ۱۳
شاهزاده هند	سید حسن طبسی	۱۳ - ۲۱
ذره و خورشید	"	۲۱ - ۲۶
نویسندگی	آقا اسمعیل نساج	۲۶ - ۳۵
عزم و اراده	ترجمان السلطنه	۳۶ - ۴۶
همراهی رعیت و حکومت بایکدیگر	تدبیر الممالک	۴۶ - ۵۵
حالات سفیر میرزا محسن خان ..	سید محمد علی جمال زاده	۵۵ - ۸۱
رویت بغیر چشم	سید حسن طبسی	۸۲ - ۹۸
نادر شاه ورقی از تاریخ نادری جدید	فرخی طهرانی	۹۹ - ۱۱۲

باب دوم

نظم

عنوان	اسم شاعر	نمبر صفحہ
شاعر و بلبل ..	مرزا ابراہیم خان الفت	۱۱۳ - ۱۱۶
مہمانئ روزنامہ نویسہا -	سووائے مشہدی	۱۱۷ - ۱۱۹
قطعہ	صادق بروجردی	۱۲۰ - ۱۲۰
عارف و خانہ	اشرف الدین الحسینی	۱۲۱ - ۱۲۲
پند پدر بہ پسر ..	ابوالقاسم خان خراسانی	۱۲۳ - ۱۲۴
نکوہش اخلاق فاسدہ -	ملک الشعرا بہار	۱۲۵ - ۱۳۰
بے ثباتئ دنیا ..	حبیب خراسانی	۱۳۱ - ۱۳۲
شکوۂ فلک	شیخ ہادی برجندی	۱۳۲ - ۱۳۴
دروغ مصلحت آمیز ..	ابوالقاسم الحسینی	۱۳۴ - ۱۳۶
مذمت حرص	مرتضیٰ مرزا	۱۳۶ - ۱۳۸
رویاے صادقہ	آقاے توفیق	۱۳۸ - ۱۴۰
دانشوری	حاجی مرزا حبیب	۱۴۰ - ۱۴۲
غزل	مرزا عبدالحسین خان نصرت	۱۴۲ - ۱۴۴
تضمین	آقاے اشرف الدین	۱۴۴ - ۱۴۶
تضمین	شمس الدین شکوہی	۱۴۶ - ۱۴۷

مقدّمۃ الکتاب

تغییرِ زمانی کا اثر دنیا کی ہر چیز پر ہوتا ہے۔ خواہ یہ تغیر ترقی کی صورت میں نمایاں ہو، یا کسی دوسری طرح، یہ علیحدہ سوال ہے، ادبیات و زبان بھی تغیر کے اصول سے خارج نہیں اور زندہ زبان و ادب میں یہ خصوصیت قابلِ لحاظ ہے کہ ان میں جو تغیرات رو نما ہوتے ہیں، وہ بالعموم ترقی کی صورت میں ہوتے ہیں، امتداد سے زمانے کی ضروریات میں اضافے ہوتے جاتے ہیں، اس لئے اُن کے لئے اسما و الفاظ کا قدرتی طور پر اضافہ ناگزیر ہو جاتا ہے، اور نئے نئے الفاظ و اسما بنتے جاتے ہیں، اور جو الفاظ و اسما داخلِ زبان سے پیدا نہیں ہوتے وہ معاصر زبانوں سے قبول و اختیار کر لیے جاتے ہیں۔

پھر چونکہ ذہنیاتِ انسانی رو بترقی ہیں، اس لئے لطافت و نکات کا ایک سیلِ رواں، اس ارتقاے ذہن کی تہ میں چلا آ رہا ہے۔ جس سے عام ادبیات کے لطایف نشو و نما پاتے ہیں، اور اس طرح ادبی ترقی ہوتی جاتی ہے، محاورے بدلتے اور بڑھتے جاتے ہیں، تشبیہوں میں دقایق اور استعاروں میں نئی نئی مطابقتیں سماتی جاتی ہیں۔

اس کلیّہ سے دُنیا کی کوئی زبان مستثنیٰ نہیں، خود اپنی زبان اُردو جس کی تاریخ وجود بہت قریب اور جس کا دورِ حیات ابھی ابتدائی ہے، کس قدر جلد جلد ان تغیرات سے دو چار ہوئی اور ہو رہی ہے، امیر خسرو، میر و سودا، ذوق و غالب، داغ و امیر، حالی و نذیر احمد وغیرہ کے زمانے کچھ ایسے مدید و بعید نہیں ہیں، تاہم آپ دیکھیں گے کہ اتنی مدت میں اتنے ہی دور زبان اُردو پر گذر چکے ہیں جتنے اوپر نام گنائے گئے ہیں۔

اب آپ خیال کر سکتے ہیں کہ جب تغیر کی رفتار اس قدر سریع اور یقینی ہوگی تو بھلا کوئی زبان اس سے کیونکر بچ سکتی ہے، چنانچہ فارسی زبان کو آئے دن بھی تغیرات لاحق ہوتے رہتے ہیں۔ ہم کو دوسری زبانوں کی جدید ترین تبدیلیوں کا علم اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ وہ زبانیں ہم سے دُور بولی جاتی ہیں، یا ہمیں اُن سے بہت کم سرو کار ہوتا ہے ❊

فارسی صدیوں تک ہندوستان کی زبان رہ چکی ہے، لیکن ہندوستان میں اس کا داخلہ جس صدی میں ہوا تھا اُس صدی کی ایرانی فارسی اور آج کی ہندوستانی فارسی میں تو کوئی بیّن فرق نہیں ہوا، مگر ایران میں صدیوں سے تغیراتِ لسانی اپنا کام کر رہے ہیں۔ یہاں جس حالت میں پہلے پہل فارسی آئی تھی، بدستور اُسی حالت میں باقی و قائم رہی، کیونکہ ہندوستانی فارسی زبان کے مقلد ہیں، اور اُن کو قدرتی طور پر ترمیم و اصلاح کا نہ تو اختیار ہو سکتا ہے اور نہ اہلیت، لیکن

صاحبانِ زبان جو صرف ایرانی ہیں وہ ایجاد و اختراع اور رد و قبول کا سلیقہ بھی رکھتے ہیں اور مجاز بھی ہیں - لہذا ایران کی فارسی اب کہیں سے کہیں پہنچ چکی ہے ، اور اسّی فی صدی الفاظ و تراکیب میں اُس زبان سے مختلف ہے جو ہندوستان میں پڑھائی جاتی ہے ؞

مگر زباندانی اور تحصیل و تعلیم کا صحیح معیار یہ ہے کہ رائج الوقت زبان حاصل کی جائے ، تاکہ زبان کے اصلی مرکز و معدن سے دور افتادگی نہ رہے - پس آج اگر ہندوستانی فارسی زبان حاصل کرنا چاہتے ہیں ، تو ضروری ہوگا کہ ایران کی موجودہ زبان کو حاصل کریں ؞

اسی مقصود کو ملحوظ رکھ کر تقریباً ۱۸۸۰ء کے دوران میں مولوی محمدؐ حسینؒ صاحب آزاد مرحوم نے اپنی سیاحتِ ایران کے بعد چند درسی کتابیں تالیف فرما کر اپنی سعیٔ جمیلہ کا اظہار کیا تھا ، اور جن سے لوگوں کے رجحانات نے اس طرف رُخ بھی کیا ہے ، مگر تشنگیٔ طلب

کی وہی شدت ہے جو پہلے تھی، اور مجبوراً یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ باوجود فارسی ذوق اور علاقہ رکھنے کے ہمارے ملک نے اس امر میں بہت ہی بے التفاتی اور کم ذوقی سے کام لیا، اور سنہ سے آج تک پچاس سال، پھر سکوت و غفلت میں گذر گئے۔ اور ایران میں زبان اس پچاس سالہ عرصے میں اور بھی آگے بڑھ گئی۔ اگر مولوی صاحب مرحوم کے رسائل کو اُس عہد کے اعتبار سے مکمل بھی قرار دے دیا جائے، پھر بھی اُس وقت سے اِس وقت کا خلائے زمانی کس طرح پُر ہو سکتا ہے درآں حالیکہ یہ پچاس سال ایرانی زبان کے لئے صریح ترقی کے دور تھے، کیونکہ گذشتہ پچاس سال میں ایران جن جن انقلابات و وسائل خارجہ سے دو چار ہوا، پچھلی کئی صدیوں میں ایسے مواقع پیش نہیں آئے، اور عام بیداری جس کے تحت زبان و ادب بھی پرورش پاتے ہیں اُس کا عہد بھی یہی گذشتہ پچاس سال ہے۔ اور

جس میں گویا ہماری فارسی تحصیل یکسر غیر متحرک رہی۔

مجھے خوش قسمتی سے، بسلسلۂ ملازمت، سالہا سال تک سرزمین ایران میں قیام کا موقع مل گیا، اور اہل ایران سے میل جول نے جدید فارسی کا ذوق پیدا کر دیا، مروجہ زبان، اہل زبان میں رہنے سہنے سے، اور زبان کے ساتھ کام، اور زبان کا مطالعہ کرنے سے حاصل ہو گئی، تو مجھ کو اپنے ملک کی اس بے بہرگی پر اکثر افسوس آتا رہتا تھا کہ ہندوستان باوجود فارسی مذاق رکھنے اور فارسی تعلیم و تدریس کے مروجہ فارسی سے کس قدر نابلد ہے۔

ایران سے واپس آکر میں نے مستقل ارادہ کر لیا کہ پنجاب یونیورسٹی کی نصابی کتب کے انداز پر چند درسی کتابیں جدید فارسی کی تعلیم کی غرض سے تصنیف و تالیف کروں، اس ارادے کے بعد کاوش بسیار نے عمل کی صورت بھی اختیار کر لی، چنانچہ اس کاوش تالیف کا پہلا اظہار ایک کتاب کی شکل

میں ہؤا جس کو میں نے فارسی آموز کے نام سے موسوم کیا ہے، اور پنجاب یونیورسٹی نے اس کو بکمال پسندیدگی نے اسکال ہائی اسکولوں کے تکملۂ نصابِ فارسی کے طور پر قبول و منظور فرمایا ہے۔ نیز ورنیکلر اور اینگلو ورنیکلر مدارس کے کتب خانوں کے لئے خریداری کی سفارش کی ہے ٭

فارسی آموز چونکہ ابتدائی معیار کے مطابق ہے اور کالج کا معیار اُس سے بلند تر ہونا چاہیئے، اس مقصد کی تکمیل نے مجھے اور تالیف پر مجبور کیا، اور بحمد اللہ آج میں دو کتابیں، لسانُ العجم حصّۂ اوّل اور لسانُ العجم حصّۂ دوم کے نام سے طالبانِ فارسیٔ جدید کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حصّۂ اوّل دو باب پر منقسم ہے، پہلا باب نثر اور دوسرا نظم ہے، اسی طرح دوسرا حصّہ نثر اور نظم پر مشتمل ہے ٭

جہاں تک مجھے اپنے معلومات، ماخذ اور کوشش پر اعتماد ہے، میں توقع کر سکتا ہوں

کہ لسانُ العجم کے دونو حصّوں پر عبور پیدا کر لینے پر ایک طالب زبان کو فارسیِ جدید کی کافی اور ضروری مہارت ہو جانی لازمی امر ہو گا ؎

ذاتی ذوق اور معلومات سے قطع نظر کر کے جن قابل وثوق و سند ماخذ سے میں نے اس تالیف کی ترتیب میں مدد لی ہے ان کا حوالہ نامناسب نہ ہوگا، یعنی دونو حصّوں کے پہلے باب میں جو علمی، ادبی، اخلاقی اور تواریخی انتخابات درج ہیں - وہ جدید ترین تصانیف ادبائے ایران سے ماخوذ ہیں۔ اور ہر دو حصّوں کے دوسرے باب میں تازہ ترین نظمیں زمانۂ حال کے چیدہ اور مشہور شاعرانِ ایران کی درج ہیں جو فوق العادت کوشش و مصارف سے بہم پہنچائی گئی ہیں ؎

خاتمۂ مقدمہ سے قبل، میں طالبانِ زبانِ فارسی سے ازدیادِ ذوقِ تحصیل کا تقاضا کرتا ہوں، اور کہتا ہوں کہ فارسی زبان، اگر

آلسنۂ عالم میں نہیں، تو کم از کم ایشیا کی بہترین زبانوں میں شیریں ترین زبان ہے اور اس قند کو جس قدر مکرر کیا جائے زیادہ لذتِ ذوق حاصل ہوگی اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کتاب کے مطالعے کے بعد شائقینِ زبانِ جدید کا ذوقِ تحصیل متقاضی ہوگا کہ اس سلسلے کی ازدیاد کی سعی جاری رہے۔"

میر حسین تقی

بسم اللهِ الرحمٰنِ الرحیم

باب اوّل

نثر

عزیزترین هفت چیز است

اوّل- خدائے تعالےٰ که آفریدگارِ عالمین است، و از تعریف و توصیف بالاتر و مستغنی است ۔

دوم- دین است، و دین احکامے است آسمانی، که بتوسطِ انبیا، درمیانِ خلق، برائے حصولِ سعادتِ اُخروی[1] و اصلاحِ امورِ معیشت[2] و تمدّن و ترقیِ دنیوی منتشر[3] شده است ۔

---

[1] (حصولِ سعادتِ اُخروی) آخرت کی کامیابی کا حاصل کرنا [2] معیشت (ضروریاتِ زندگی) [3] (منتشر شده است) پھیلا ہوا ہے ۔

سوم - وطن است، و وطن سر زمینے است، که عشیرہ[1] و اقوام[2] شخصے در آنجا سکنا دارند، و پدران و نیاگانِ او در آنجا مدفون اند، خواہ خودِ آں شخص در آنجا تولّد شدہ باشد یا نہ +

چہارم - ملّت است، و ملّت[3] عبارت از جمعیّتے است، کہ در یک خاک[4] وطن دارند و در آنجا زاد و[5] ولد مے نمایند - بنا بر ایں تمامِ ایں ملّت یک خانوادہ محسوب مے شوند +

پنجم - علم است، و علم عبارت از دانستن چیز ہاے است کہ ذریعۂ سعادت و نجاتِ اُخروی و وسیلۂ رفعِ احتیاجات دُنیوی است +

[1] (عشیرہ) خویش قبیلہ + [2] (اقوام) ذات برادری +
[3] (و ملّت عبارت از جمعیّتے است) اور قوم سے مراد وہ لوگ ہیں + [4] (خاک) مُلک +
[5] (زاد و ولد نمودن) رہنا سہنا - اولاد پیدا کرنا +

ششم ـ دولت[1] است ، و آں ہیئتے[2] است ، از دانشمندانِ ملّت کہ وسائلِ مناسب را اقدام[3] نمودہ اسبابِ آسائشِ ملّت و امنیّت و استقلال و ترقیٔ مملکت را فراہم مے کنند ٭

ہفتم ـ ناموس[4] است ، و آں چیزے است کہ نسبتِ خاصے بہ شخصے داشتہ باشد ، مانندِ شرف[5] و وِجدان و اہل و عیال و والدین و اولاد و خویشاوند ٭

اینجا[6] اشتباہ نشود کہ حیات را در شمار عزیزاں محسوب نکردہ ایم ، بلے حیات ہم عزیز است ، لیکن حیات در پیشِ[7] عزیزانِ ہفت گانہ قدر و قیمتے ندارد ـ حیات فقط قوّہ ایست ، از برائے صرف کردن و نثار نمودن در راہِ عزیزانِ مذکور ، و جمیع عقلا

---

[1] (دولت) سلطنت ٭ [2] (ہیئت) جماعت ٭ [3] (اقدام نمودن) عمل پیرا ہونا ٭ [4] (ناموس) نام نیک ٭ [5] (شرف و وِجدان) عزت اور احساس ٭ [6] (اینجا اشتباہ نشود) یہاں غلط فہمی نہ ہو جائے ٭ [7] (در پیشِ عزیزان ہفت گانہ) ان ساتوں عزیزوں کے مقابلہ میں ٭

گفته اند که حیات بے معرفت، بے دیانت،
بے حبِّ وطن، بے ولائے مِلّت و دولت،
و بے ناموس، عدمش به از وجودش است
هر که نه در راهِ عزیزاں بود
بارِ گرانے است کشیدن بدوش
عبدالرحیم توپچانی

تاثیرِ مشروباتِ الکلی

چوں در ازمنۂ قدیمه، علوم طبیعی بدرجۂ کمالِ امروزه نبوده، و علم تجزیه[1]، یعنی ترکیب و خواصِ اجزائے ترکیب کنندۂ اجسام[2] پابه دائرۂ وجود نگذاشته بود، تصور مے کردند، که علتِ حرمتِ خمر[3] فقط مُسکر[4] است، و مضارّے[5] دیگر ندارد۔ برخے از شعرا هم، که شاید دماغ شاں از اثرِ شربِ مدام، از سلامت[6] انحراف یافته،

---

[1] (علم تجزیه) وہ علم جسکے ذریعہ کسی چیز کے اجزا معلوم کرسکیں + [2] (اجزائے ترکیب کنندۂ اجسام) وہ اجزا جنکے مجموعہ سے جسم بنا ہے + [3] (خمر) شراب + [4] (مسکر) نشہ + [5] (مضار) ضرر + [6] (سلامت) درستی طبیعت

و با بہ سبیلِ[1] تناسخ ، فکرِ خود را در اشعارِ خمریہ
بکار بردہ ، در وصفِ مسکرات مبالغہ نمودہ ،
و از این راہ خلقے را بہ ضلالت[2] و مہلکہ
سوق دادہ اند ✤

امروز کہ علومِ طبیعی بدرجۂ کمال ، و
خاصیت اجسامِ مرکبہ ، و اجزاے ترکیب کنندۂ
آنہا ، بطورِ[3] احسن مبرہن است ، محقق شدہ است ، کہ در[4]
مسکرات عاملِ موثر و مسکر ، سمے کشندہ است ، کہ جامعۂ[5]
انسانیت بہ سبب استعمالِ آن دچارِ بلاہاے ہولناک
است ۔ تمام مسکرات زہر اند کہ شناختہ
شوند ، علاوہ بر اسانسہاے[6] سمی ، و داراے[7]
جوہرے (الکل) ہستند ۔ مائع[8] ، قابلِ[9] اشتعال ،
بے رنگ ، باطعم[10] تند و تیز ، کہ در ۷۸ درجہ

---

۱ (بہ سبیلِ تناسخ) تجاہل سے ، نادانی سے ۔ ۲ (بہ ضلالت و مہلکہ سوق دادہ اند)
گمراہی اور ہلاکت میں دھکیل دیا ہے ✤ ۳ (بطورِ احسن مبرہن است) بخوبی عیاں ہے ✤
۴ (کہ در ... کشندہ است) کہ نشے والی چیزوں میں جو شے اثر کرتی ہے اور نشہ لاتی
ہے وہی تو قاتل زہر ہے ✤ ۵ (جامعۂ انسانیت) تمام لوگ ✤ ۶ (اسانسہا) انگریزی
لفظ اسینس سے فارسی کرکے جمع بنائی ہے ، معنی زہریلے ست ✤ ۷ (داراے)
رکھنے والے ✤ ۸ (مائع) بہنے والا ، سیال ✤ ۹ (قابلِ اشتعال) بھڑک اٹھنے والا ✤
۱۰ (باطعم تند) مزے میں تیز ✤

حرارت را بہ غلیان[1] آرد ، و دار اسے خاصیت سمّی کہ در شاربین[2] بہ دو صورت : حادّ[3] ، و مزمن[4] ، بروز[5] مے نماید ۔

در صورتِ حادّ ، اختلالات اختناقی[6] و ہجومِ خون در مغز و اغشیۂ[7] آں و دماغ کوچک و ریہ[8] و معدہ و کبد[9] ، عارض شدہ ، دماغ از صحت و حالتِ طبیعی منحرف گشتہ ، ہذیان[10] تا سرحدِ جنون بروز نمودہ ، زبان دُچار لکنت و سستی شدہ ، حدقہ[11] وسعت یافتہ ، و بالآخر ، دوار[12] و تہوّع و قے ، و در حالاتِ خطیرہ[13] ، اِغما[14] و نخیر و برودت[15] بدن کہ مقدمۂ[16] غشیِ[17] مہلک است ، عارض شدہ ، کہ عموماً

1 (غلیان) جوش ۔ 2 (شاربین) شارب کی جمع پینے والا ۔ 3 (حاد) تیز فوری عارضی بیماری ۔ 4 (مزمن) پرانی اور شدید بیماری ۔ 5 (بروز مینماید) ظاہر ہوتی ہے ۔ 6 (اختلالات اختناقی) وہ بیماریاں جیسے یبوست غالب آجاتی ہے ۔ 7 (اغشیہ) غشا کی جمع ۔ جھلی ۔ 8 (ریہ) پھیپھڑا ۔ 9 (کبد) جگر ۔ 10 (ہذیان) بک بک ۔ 11 (حدقہ) آنکھ کا ڈھیلا ۔ 12 (دوار و تہوّع) سر کا چکرانا اور متلی ۔ 13 (خطیرہ) خطرناک ۔ 14 (اغما و نخیر) بیہوشی اور خراٹے ۔ 15 (برودت) سرد پڑ جانا ۔ 16 (مقدمہ) آغاز ۔ 17 (غشی) متلی ۔

این عوارض سمی را به مستی[1] تعبیر مے نمایند ٭
در شکل مزمن ، تسمم الکل بتدریج به تمام
بدن حمله برده ، جهاز[2] هضم و دور آن مرکز
و سلسلهٔ اعصاب را مریض نموده از ایفاے
وظیفهٔ[3] طبیعی ، که صانع کل به آنها عنایت فرموده ،
باز دارند ، در نتیجهٔ این است امراضے که از تسمم
الکل عارض انسان مے گردد :- ورم پرده
هاے دماغ ، استسقاے[4] دماغئ اطفال از
پدران الکلی ، احتقان[5] خون در دماغ ، نرمئ
دماغ ، ورم[6] غشا - نخاع[7] ، ورم عصب وغیره
حالا ملاحظه باید کرد ، که شرب مسکرات و
شیوع[8] این سم درمیان بشر ، نسبت به زندگانئ
شخصی و خانوادگی و اجتماعی ، چه نتائج[9] سوء و
عواقب[10] وخیمے دارد ٭

---

[1] (مستی) نشه ٭ [2] جهازِ هضم) معده ٭ [3] (وظیفه) فرض ڈیوٹی ٭ [4] (استسقاے دماغئ اطفال) بچوں کے دماغ میں پانی کا جمع ہونا ٭ [5] (احتقانِ خون در دماغ) دماغ میں خون کا گھٹکر رہجانا ٭ [6] (ورم غشا) جھلی کا سوج جانا ٭

[7] (نخاع) حرام مغز ٭ [8] شیوع) پھیلنا ، سرایت کرنا ٭ [9] (نتائج سوء) بُرے نتیجے ٭ [10] (عواقب وخیمے) ، خطرناک نتیجے

[۱] بدیہی است، کہ تمام مردم، در تمام عالم،
با تمام قوا مے کوشند، کہ خود را در زندگانی
[۲] سعادتمند کردہ، برائے وصول بہ مطلوب خود،
در تلاش و کوشش اند۔ آیا سبب چیست،
کہ بہ نتیجۂ مطلوبہ نرسیدہ، در راہ طلب حیران
اند؟ نتیجۂ غلط دلیل است بر [۳] بطلانِ مقدمہ،
و بطلانِ مقدمہ دلیلِ [۴] نقصانِ فکر است، و
نقصانِ فکر شاہد کسالتِ دماغ۔ بہ عبارتِ
دیگر، نتیجۂ صحیحہ تابع مقدمہ صحیحہ است، و
ترتیبِ مقدمۂ صحیحہ [۵] فرعِ کمالِ فکر است، و کمالِ فکر از
[۶] سلامتیِ دماغ است و سلامتِ دماغ تابع سلامتِ
بدن؛ میانِ حالاتِ روحیہ و جسمانیۂ انسان، در
صحت و مرض، بطورے ارتباط است، کہ
اختلالِ ہر یک موجبِ اختلالِ دیگر، و سلامتِ
این باعثِ سلامتِ آن است۔ آیا با جسم

---

۱ (بدیہی است) ظاہر ہے۔ ۲ (سعادتمند) کامیاب۔ کامران۔
۳ (بطلانِ مقدمہ) غلط آغاز۔ ۴ (نقصانِ فکر) ناقص رائے۔
۵ (فرعِ کمالِ فکر) صحیح دماغ کا نتیجہ۔
۶ (سلامتیِ دماغ) صحتِ دماغ۔

مسموم[1] و دماغ مسموم و قلبِ مسموم چگونہ سے
توان مقدماتے را ترتیب داد کہ نتیجۂ آں سعادت
باشد؟

ایں نیست کہ نواقصِ عالمِ بشریت منحصر
است بہ ہمیں موضوع، ولے نتائجِ ہولناک
شاہد است کہ شربِ مسکرات و شیوع[2] سمِ
الکحل در جامعۂ بشر، عاملِ اثراتِ اندوہناک
است و رفعِ آں برائے تربیت و ترقی و راحت
عالمِ بشریت از ضروریات است۔

موادِ الکحلی کہ در شاربین آں ہمہ امراض
و عوارضِ[3] خطیرہ تولید[4] مے کند، عمرِ متعادین[5]
بہ شرب را کم کردہ، اغلب را در جوانی،
پس از تحمل یک سلسلۂ آفاتِ جسمانی و
روحانی، ہلاک مے کند۔ در ملتے کہ شربِ
مسکرات بیشتر و شیوع ایں سم زیادہ تر است
مسلّم تلفات[6] و ضایعات آں ملت، از ایں

---

[1] (مسموم) جسمیں زہر نے سرایت کی ہو۔ [2] (شیوع سمِ الکل) الکحل کے زہر کا اثر
[3] (عوارض) عارضہ کی جمع، بیماریاں۔ [4] (تولید مے کند) پیدا کرتا ہے۔ [5] (متعادین
بہ شرب) شراب پینے کے عادی۔ [6] (تلفات وضایعات) تلف اور ضایع ہونا۔

حیث زیادہ تر و غیر قابلِ[۱] جبران است ؛ و بدیہی است کہ براے زندگانی و تعاونِ[۲] اجتماعی این تقلیلِ[۳] نفوس، کہ بواسطۂ شُرب مسکرات بر خود وارد آوردہ اند، نقطۂ عظیمے است، متعادین بہ شُرب، بسبب ضعفِ قواے عضلانی، و عوارضِ دیگر، جسماً در کمکِ اجتماعی عاجز اند، و در مناعبِ[۴] و مشاقِ[۵] زندگانی مقاومت ندارند ؛

متعادین بہ شُرب، روحاً عزم و شجاعت و سایرِ[۶] ملکاتِ فاضلہ را باختند، با دماغِ مسموم، فکرِ شان نیز مسموم است و در تدابیرِ شخصی و سیاستِ[۷] مدنِ افکارِ شان علیل ؛ و اغلبِ[۸] منتج بہ نتایجِ سوء است ؛

با این آثار و خواص کہ از براے سمِ الکل

---

[۱] (غیر قابل جبران) ناقابل تلافی ؛ [۲] (تعاونِ اجتماعی) ایک دوسرے کیساتھ ملکر کام کرنا ؛ [۳] (تقلیل نفوس) تعداد کا کم ہونا ؛ [۴] (مناعب) تعب۔ مشکلات ؛ [۵] (مشاق) مشقت۔ سختیاں ؛ [۶] (سایر) تمام (ملکاتِ فاضلہ) اعلیٰ قابلیت (باختند) کھو بیٹھتا ہے ؛ [۷] (سیاستِ مدن) پبلک کاموں میں ؛ [۸] (و اغلب ... سوء است) اور اکثر برے نتیجے پیدا کرتا ہے ؛

است، مسلّم و واضح است که شیوع آں تاچه درجه موجبِ فساد[1] عالم، و مخلِ نظامِ اجتماع و مانعِ ترقی است۔ همه دیده و شنیده اند که مجالسِ شرب اغلب با محبت افتتاح، و با بغض و کینه، و گاہے به قتلِ نفس خاتمه یافته ٭

شاربِ خمر، اغلب اسرارِ مُهمّه را فاش نموده، و بر ناموس و شرافتِ دیگراں تعدی کرده۔ شاربِ خمر، خوب را بد، و بد را خوب پنداشته، به سببِ سوءِ[2] خُلق، در روابطِ[3] اجتماعی منفور و در عائلهٔ[4] خود مبغوض است۔ شاربِ خمر، اغلب خلافِ وعده و عهد نموده، خود را به صفتِ دروغ معروف مے نماید۔ نه فقط موجبِ بدبختیٔ خود و اَقران[5] است، بلکه[6] در نسلِ خود بدبختی ہاء به ارث تولید

[1] (فساد) خرابی ٭ [2] (سوءِ خلق) بدمزاجی ٭ [3] (در روابط اجتماعی منفور) پبلک کیساتھ تعلقات میں نفرت سے دیکھا جاتا ہے ٭ [4] (و در عائلہ خود مبغوض) اور اپنے کُنبے والے اُس سے بغض رکھتے ہیں ٭ [5] (اَقران) اپنے جیسے دوسرے ٭ [6] (بلکہ در... تولید مینماید) بلکہ اپنی نسل میں بدبختیاں وراثت میں چھوڑ جاتا ہے

مے نماید - مثل آنکہ اولادِ شاربِ خمر ، اغلب
بلید[1] و کُند ذہن متولد شدہ ، مبتلا بہ صرع[2]
یا استحالاتِ[3] دیگر ، از قبیل اِعوجاج[4] پاہا ،
لالی[5] ، و لبِ[6] شکری شدہ ، و اغلب در طفولیتِ
اوّلیہ با تشنّجاتِ[7] بہ ہلاکت مے رسند - در
سببِ جنون ، در دیوانگان ، اغلب دیدہ مے
شود ، یا خود معتاد بہ شُرب بودہ ، و یا از
پدرِ الکلی متولد شدہ - کاملاً باید معتقد بود ،
و با این عقیدہ اطمینان داشت کہ اگر بشر برائے
خود ، این سمّ مہلک را ، کشف نکردہ ، و از
حالِ این کیف بے خبر بود ، امروز اوضاع
زندگانی و عالمِ بشریت طورِ دیگر ، و بہ سرمنزلِ
سعادت نزدیک تر بود ، زیرا فکرِ روشنِ سالم

---

1 (بلید) کوڑ مغز +

2 (صرع) مرگی + 3 (استحالات) استحالہ کی جمع ایک حال سے دوسرے حال میں تبدیلی +

4 (اعوجاج پاہا) پاؤں کی کجی + 5 (لالی) گونگاپن +

6 (لبِ شکری) بیماری جس سے ہونٹ لٹک جاتے ہیں +

7 (تشنجات) تشنج کی جمع ہاتھ پاؤں کا مڑ وڑ جانا +

بشر است کہ با ہدایت انوارِ ربّانی، باید او را بہ سعادت دارین برساند، و ہیہات کہ بدنِ مسموم و فکرِ مسموم مقدماتے را ترتیب دہد کہ نتیجۂ آں سعادت باشد ؂

مہدی بقراط الحکما

شاہزادۂ ہند

یکے از شاہزادگانِ ہند، طمع در ملکِ پدر بستہ و بہ انتظارِ مرگِ او نشستہ، و چناں سودائے تخت و تاج، بہ مزاجش مستولی شدہ بود، کہ ہمہ شب خوابِ پادشاہی دیدے و ہمہ روز تفنّنۂ فرماں روائی کشیدے۔ و خزینہ را کہ بخراجِ ملک انباشتہ بود، صندوقِ پدر انگاشتے و حسب الارث متعلق بخود پنداشتے

لہ (ہیہات) مقامِ افسوس ہوگا ؂ ٢ے (مستولی شدہ بود) غالب آگیا تھا
٣ے (انباشتہ بود) بھرا ہوا تھا ؂ ٤ے (صندوق پدر انگاشتے) اپنے باپ کی ذاتی جائداد تصور کرتا تھا ؂ ٥ے (حسب الارث متعلق بخود پنداشتے) وراثتاً اپنا حق سمجھتا تھا ؂

منتظر کہ پدرش بمیرد، تا اُو آں مال را برگیرد ۔

اگر مَلِک چو شبانؑ است مُلک را، ایں چیست
کہ خونِ خویش بریزند خلق بر سرِ مُلک؟
بسا پدر کہ بکندہ است دیدۂ فرزند
بسا پسر کہ پدر کُشتہ بہرِ افسرِؑ مُلک
بزیرِ سُمّ ستوراں کنند مُلک خراب
کہ تا کنند فلاں را سوار بر خرِ مُلک
زہے سعادتِ آں ملّتے کہ ذایل کرد
بدستِ خویش چنیں رنجہا زپیکرِ مُلک

بارے ایں راز را با معتمدے درمیان نہاد، و اُو را بہ کتمانِؑ سِرّ سوگند داد، و گفت چوں بر تختِ پدر نشینم و تاجِ شاہی را بہ سر نہم، ترا برگزینمؑ و وزارت دہم، و آنگاہ کارہا را بتُو واگزار کنم، و خود بہ کنار روم، و بساطِ نشاط بہ گسترم و بقیّتِ عمر را بہ مصرفِ شادی رسانم و بہ عیش و نوش

لہ (شبان) چرواہا۔ گڈریا ٭ ٢ے (افسر) تاج ٭
٣ے (کتمانِ سِرّ) راز کو پوشیدہ رکھنے کے لئے ٭
٤ے (ترا برگزینم) تجھے اعلےٰ درجہ پر پہنچا دونگا ٭

بگذرانم، چنانکه صبوحم[1] به غبوق پیوندد، و بانگِ[2] چنگم از عیّوق در گذرد، به مصداق ؎

با سیہ چشماں نشیں دوُرِ قدح را داد دہ
پیش ازانے کیت دہر گردوں ز دوُرِ خویش داد

عیش کن، خوش باش، خوش زی، بادہ نوش و سادہ[3] پوس
شاد باش، اندوہ مخور، اکنوں کہ پرداخت پدر
مال، مال تست، اگر خواہی بہ بخشی یا خوری
دہ بہ بادش پیش ازانے کیت دہر گردوں بہ باد

دوستاں را سر فرازد و دشمناں را سر بکوب
پادشاہی را ندارم حاصلے جز ایں دُو یاد

اے فلاں! پدرم برآں[4] بود کہ ہمی مال فراہم کند و برہم[5] نہد، و خراج و گزیت[6] بستاند، نہ بخورد و نہ بخوراند، و از بامداد تا شبانگاہ بکارِ کشور و سپاہ مشغول باشد، و من بر آنم کہ او

[1] (صبوحم بہ غبوق پیوندند) صبوح۔ شراب صبح کے وقت پینے کی غبوق شراب رات کو پینے کی۔ یعنی صبح سے لیکر رات تک شراب پیتا رہونگا ✣

[2] (بانگِ ... در گذرد) میرے باجہ کی آواز عیوق ستارے سے پرے گذر جائے ✣

[3] (سادہ) بے ریش لڑکا ✣ [4] (برآں بود) اسکا یہ شیوہ تھا ✣

[5] (برہم نہد) جمع کرے ✣ [6] (گزیت) ٹیکس ✣

پاسبانِ دفینه است نه مالکِ خزینه، و گرد[1] کردنِ سیم و زر کارِ مردمِ سوداگر است، که همواره سختی کشند و هیچگاه[2] طعمِ راحت نه چشند، و پاره پاره برهم دوزند تا مُشتے سیم ببندند و زنند، و گاه و بیگاه بشمرند تا روزے که بگذارند و[3] بگذرند۔

اما من چوں به پادشاهی برسم ایں خزانه را تهی کنم، و بمانند آزادگاں دستِ بخشش باز کنم و لهو و لعب آغاز نمایم، و پیش ازاں که بمیرم، کامِ[4] خود را از دنیا بگیرم که گفته اند؂

کام از جهاں بگیر چو کارت بکام شد
فرماں بده به بخت چو بختت غلام شد
مے نوش و حادثاتِ جهاں را به هیچ گیر
برقے است عمر، تاکه[5] به بینی، تمام شد

مخاطبِ آں شاهزادهٔ جواں که مردے آزاده و کارداں بود، گفت اے امیر زینهار، ایں

---

[1] (گرد کردن) جمع کرنا ۔ [2] (و هیچگاه ... نه چشند) اور آرام کا مزہ کبھی نہیں چکھتے ۔
[3] (بگذارند و بگذرند) چھوڑ کے چلے جاتے ہیں ۔
[4] (کام خود را از دنیا بگیرم) دنیا سے اپنی دلی آرزوئیں پوری کر لوں ۔
[5] (تاکه ... تمام شد) تیرے دیکھتے ہی عمر تمام ہو جاتی ہے ۔

سخنان بگذار و این خیالِ ناگوار از سر بدر کن، که ملک داری کارے است دشوار و پُر زحمت و محتاج به تدبیر و تجربت، پادشاہ را عقل باید تا بر او گرد آیند و عدل تا در سایہ اش بیا سایند، خزانۂ معمور کہ مایۂ امید بود، و لشکرے موفور[1] کہ مورثِ بیم شود[2]، و اینکہ بیشی پادشاہ از ہمہ بیش است، غم او نیز بیش است ے

تو خود بہ رنجی ازاں کاندریں جہانِ فراخ
چہار تن را بے بایدت کفالت کرد
چساں مرنج نباشد کسے کہ حضرتِ حق
رفاہِ مملکتے را بدو حوالت کرد

وظیفۂ پادشاہی، نظر در احوالِ رعیت است و سپاہی، نہ اشتغال بہ منہیات[3] و ملاہی، وچوں ملک با زنان و مطربان آمیزد، از ہر گوشۂ مملکت فتنۂ بر خیزد، و مردم پا از حدودِ خود

لہ (لشکرے موفور) بہت زیادہ لشکر۔

لہ (کہ مورثِ بیم شود) جو دلوں میں خوف پیدا کردے۔

لہ (منہیات و ملاہی) ممنوع چیزیں اور ناجائز کھیل تماشے۔

فراز گذارند، و زبردستان زیردستان را بیازارند و چوں جور و ستم فراواں شود، ارتفاع[1] ولایت را نقصان رسد، و ملک ویران گردد، و سپاہی فرمان نبرد، دشمن فرصت را غنیمت شمرد، و از ہر سو حملہ برد، و معلوم است کہ کار نبرد را مرد باید، و از مطرب و زن مردی نیاید ے

پگاہِ[2] صلح زر از لشکری دریغ مدار
کہ تا دریغ ندارد بروزِ[3] معرکہ جاں
ز مردانِ نبرد آزمودہ، کار[4] آید
بروبروے عدو، نے ز مطربان و زناں

ایں سخناں، موافقِ مزاج آں شاہزادۂ جوان نیامد، کہ تند خوے بود و ستیزہ جوے، و آں ناصحِ مشفق را براند، و بر عقیدۂ خود بماند، تا آنکہ روزگارِ[5] پدرش سپری شد، و امورِ لشکر و کشور بروے مقرر گشت +

---

[1] (ارتفاع) ترقی + [2] (پگاہ صلح) امن کے زمانہ میں +
[3] (بروز معرکہ) جنگ کے ایام میں + [4] (کار آید) کام نکلتا ہے +
[5] روزگارِ پدرش سپری شد، اسکے باپ کا عہد گزر گیا یعنی وہ مرگیا +

پس چنانکہ گفتہ بود ، چشمِ انصاف بہ بست
و دستِ اسراف بگشاد ، و اندوختۂ پدر را
باندک وقتے بباد داد ، ناکساں در امورِ مملکت
دخالت کردند ، و مدعیاں از گوشہ وکنار سر
بر آوردند ، و دہقانِ ستم دیدہ متواری[1]
شد ، و رعیت فراری گشت ، و مرسوم[2] لشکری
بہ ہنگام نرسید ، و سپاہ پراگندہ گردید ، وکسے را
یارائے سؤال ، و جرأت مقال نبود ؎

بخت بر گردد ازاں قوم کہ کس نتواند
آنچہ مے بیند و مے داند تقریر کند
ملک داری نبود جز غمِ مردم خوردن
کار را بختِ جوان و خرد پیر کند

بانجام[3] ، ستم دیدگاں گرد آمدند ، گروہے انبوہ
فراہم کردند و بیعتش[4] بشکستند و بہ دشمنش
پیوستند ، وقتے مطلع شد کہ کار از کار گذشتہ
و تیر از شست جستہ بود ، پس مجبوراً

---

[1] (متواری شد) روپوش ہو گیا ۔ [2] (مرسوم لشکری بہ ہنگام نرسید) فوج کے تنخواہ وقت پر نہ ملی ۔ [3] (بانجام) آخرکار ۔
[4] (بیعتش بشکستند) اُسکی تابعداری کا عہد توڑ ڈالا ۔

سر بہ بیاباں نہاد، و آں گنج شایگاں را بہ رایگاں از دست بداد، کہ گفتہ اند، ہرچہ بے سعی و کوشش بدست آری، بآسانی فرو گذاری، و ہرچہ در تحصیلش جاں کندی دل در آں بندی ؂

واں بیش کہ این[1] خاک شود از من و تو
آغشتہ[2] شدہ بخونِ صد چوں تو و من
گر قدر ندانیم مر اورا من و تو
ویں ابلہگانِ زشت بد چوں تو و من
ایں خود بود از جہل و فساد من و تو
ویں ہموطنانِ بے خرد چوں تو و من

روزے ہماں مردِ خیر خواہش در حیدر آباد دکن در صحبت جمعے از رفودِ منود بدید، با ظاہرے پژمردہ و خاطرے افسردہ، وقیافہ حاکی[3] از سختی، و تنگدستی، پس بدرستی[4] چندش

---

[1] (این خاک شود از من و تو) یہ ملک میرے اور تیرے تصرف میں آوے یعنی (آغشتہ شدہ ... تو و من) اور میرے جیسے سیکڑوں کے خون سے لتھڑا ہوا ہے [3] حاکی ، حکایت کنندہ
[4] بدرستی چندش شاد کرد) اس نے واقعات اس کو تھوڑی دیر تک خوش کیا ۔

شاد کرد و ایں قطعہ را انشا[1] نمود :-

ملکیت خدا دادہ بچنگ آمدہ آساں
از دست بدادی تو باسانش از نیساں
گفتم کہ میازار دل مردم درویش
مگذار کہ در ملک شود ظلم فراواں
دیدی کہ چو شد حوصلۂ مردم لبریز
مجبور شدی تاکہ نہی سر بہ بیاباں

سید حسن طبسی

ذرّہ و خورشید

یکے از علومے کہ در ایں عصر فوق العادۃ[2] بتکمیل شدہ ، علم نجوم است . در یک قرن قبل ازیں ، بین راصدین[3] جدید ، بایں اٹرین مسلّم نبودہ ، کہ آفتاب مرکز عالم ماست چنداں کرّہ کوچک و بزرگ دور او در حرکت اند ،

---

[1] (انشا) اسے لکھ دیا ۔ [2] (فوق العادۃ) غیر معمولی طور پر ۔

[3] (راصدین) راصد کی جمع منجم یعنی ستارہ شناس ۔

که زمینِ ما در مرتبهٔ سوم و چهارم واقع است، و بعضے ازیں کرّات دارائے یک یا چند قمر اند، که هر قمرے دورِ کرّهٔ مطبوعهٔ خود، مثلِ خودِ آں کرّه دور شمس، در گردش است۔ لاکن امروز به برکتِ آلاتِ قویّهٔ رصدی، از قبیل دور بین هائے بزرگ، و آلاتِ[1] تجزیهٔ نور وغیره معتقد شده اند که در ایں عالمِ بزرگ، ایں دستگاهِ[2] شمسیٔ ما، با تمامِ کرّاتِ تابع و اقمار آنها به منزلهٔ قطره ایست از دریائے بیکراں، و هزار ها بلکه ملیوں[3] ها شموس موجود است که بعضے از آنها بمراتب[4] بزرگتر ازیں شمس ما مے باشند ٭

ازاں جمله ستارهٔ که آں را انتارس گویند، موافقِ ارصادِ[5] امریکائی ها، قطرش ۴۸۰ برابر قطر شمس ما تعیین شده، که بنا بر ایں حجمش یک

[1] (آلاتِ تجزیهٔ نور) روشنی کے اجزا کو علیحده علیحده کرنے والے اوزار ٭
[2] (دستگاهِ شمسی) نظام شمسی ٭ [3] (ملیون) انگریزی لفظ ہے جس کا معنی دس لاکھ یعنی بے شمار ٭ [4] (بمراتب) کئی گنا۔ بدرجها ٭
[5] (ارصاد) رصد کی جمع۔ ستاره بینی

ملیون و سیزده برابر حجم این شمس خواهد بود، درصورتیکه این ستاره، جز یک نقطهٔ کوچک نورانی نیست که به نظر ما خیلی خرد و مختصر می آید.

هر یک از این شمسها دارای یک منظومهٔ معین[1] است، مشتمل بر کرات و اقمار، و شاید همان طور که شمس ما با تمام دستگاهش[2]، دور نقطهٔ دیگری می چرخد، آن شموس هم بهمین طور، گرد نقطه های دیگر چرخ می زنند.

کهکشان که بمنزلهٔ کمربند پهن[3] است از برای آسمان، و در شب های تابستان[4] دیده می شود که از نواحی قطب شمال تا جنوب کشیده شده، چیز دیگری نیست جز ستارگان بسیار و کواکب سحابی که بحالت انتشار اند[5]، و به همین جهت آنجا از سایر مواضع[6] آسمان سفیدتر دیده می شود، آنچه منجمین تخمین کرده اند این کهکشان

[1] (منظومهٔ معین) مقرره نظام۔ [2] (دستگاه) ستاره های متعلقه۔
[3] (پهن) چوڑا۔ عریض۔ [4] (تابستان) گرمی کا موسم۔ [5] (کواکب سحابی... اند) بادلوں کے سے ستارے جو بکھرے ہوئے ہیں۔ [6] (سایر مواضع) تمام دوسرے مقامات۔

مشتمل بر یک ملیارد[1] و نیم شموس است ، کہ
شمس ماہم یکے از آنہا است ، و باز ہر یک
از آنہا ہم دارائے سیارات و اقمارے ہست
کہ دورِ آں مے گردند۔ قطرِ کہکشان را بہ
صد ہزار سال نور تخمین کردہ اند ، در صورتیکہ
نور در ہر ثانیہ سہ صد ہزار کیلومتر[2] مسافت
مے پیماید ؛

باز امریکائیاں ، بتوسطِ دوربین ہائے
جدیدۃ الاختراع[3] خود ، در موقع دو قطبِ ہمیں
کہکشان ، کہکشان ہائے دیگر کشف کردہ اند ،
کہ ہر کدام از آنہا یک عالمیست مثل عالم
ما و کہکشانِ ما ، مشتمل بر ملیاردہا شموس کہ
حدساً[4] باید آنہا ہم مرکزِ منظومہ ہائے شمسی واقع
شدہ باشند ؛

نظر بر آنکہ ہرچہ دوربین ہا قوی تر مے
شود ، عوالمِ تازہ در اعماق آسمان پیدا مے

---

[1] ملیارد ، انگریزی لفظ ہے جسکے معنی ہزار ملیون ہے یعنی بے حساب ؛
[2] کیلومیٹر ، فرانسیسی پیمانہ مسافت ہے جو مساوی ہے ۵/۸ میل کے ؛ [3] جدیدۃ الاختراع ، نو ایجاد ؛ [4] حدساً ، قیاساً ؛

شود نمے تواں باور کرد کہ تمام ایں چہ بشر
کشف کردہ نسبت[1] بہ مجموع عالم اکبر خالی از
اہمیت و مثلِ نسبتِ قطرہ بہ دریاے بیکران
باشد ؞

اینجا است کہ چشمِ عقل تاریک مے شود
و وہم از تصور عاجز مے گردد، و شخص خود
را در دریاے حیرت غوطہ ور مے بیند، و
بہ[2] عظمتِ صانع عالمِ فوقِ مُدرکِ عقل و
مُشعرِ وہم اذعان مے کند ؞

بر گردیم بعالمِ خودِ مان، و در ہمیں اجسام
خود مختصر تامل کنیم، ایں ہا ہم منقسم بہ
قسمتہا[3]ے بسیار خرد مے شوند، کہ ایں ہا را
اتوم[4] (ذرہ) مے گویند، بطوریکہ در یک دانۂ
ارزن[5] ملیاردہا اتوم پیدا مے شود ؞
ولیکن بحث ہائے علمی ثابت کردہ است،

ط۱ (نسبت ۔ ۔ ۔ اکبر) اس بے انتہا کائنات کے مقابلہ میں ؞ ط۲ (بہ عظمتِ صانع
عالمِ فوقِ مُدرکِ عقل و مُشعرِ وہم اذعان میکند) عقل بیناسے بالاتر کائنات کے موجد
اور وہم کو آگاہ کرنے والے کی عظمت کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے ؞ ط۳ (قسمتہا) حصے؛
ط۴ (اتوم) انگریزی ایٹم سے فارسی کیا ہے ؞ ط۵ (ارزن) کنگنی ؞

که خودِ این اتوم ها بسیط[1] نیستند، بلکه هر یک
مرکب است از یک هستهٔ[2] وسط و چندین
الکترون[3] منفی که آن الکترون ها دورِ آن هسته
چرخ مے زنند، و علمِ انسانی همان طور که
در طرف[4] بالا قاصر و به یک حد واقف
بود، در طرف[5] پایین هم هنوز در صنعت ذرهٔ
کاملاً پے نبرده ؎

دلِ هر ذره که بشگافی
آفتابیش در میان بینی

سید حسن طبسی

نویسندگی

صنعت نویسندگی[6] یکے از صنایع مفیدهٔ مهمه
است، بلکه مفید ترین و مهم ترین صناعات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بشری است، چہ انسان مے تواند بواسطۂ[1] ایں صنعت، حوادثے کہ در عمر خود دیدہ است، براے استفادۂ آیندگاں حفظ[2] کند، یعنی براے حوادثِ عالم، کہ در ظرفِ[3] خارج، سیال[4] و تدریجی الحصول اند، یک ظرفِ[5] ثابتے تہیہ نماید، تا آنچہ بطورِ تعاقب[6] و توالی در ایں عالم وجود پیدا کردہ، در آں ظرف مجتمع و ثابت[7] شود، و آیندگاں را از حالات و حوادثِ گذشتۂ عصر ہاے گذشتہ اطلاع حاصل شود، و موجبِ مزید خبرت[8] و بصیرت آنہا گردد ؛ و نیز مے تواند، بدیں وسیلہ، افکارِ خود را، یعنی مقدماتے کہ او را بہ نتیجۂ معینہ رسانیدہ اند، بہ ہماں ترتیبے کہ در ذہنِ او مرتب و منتج گردیدہ، بدیگراں بفہماند، و آنہا را نیز بہ قبولِ

ل (بواسطہ) بوسیلہ ؛ ک (حفظ کند) محفوظ کند یعنی قلمبند کرے ؛ ک (در ظرف خارج) یعنی قیدِ تحریر سے آزاد ہیں ؛ ک (سیال و تدریجی الحصول) یاد سے نکل جانے والے اور بتدریج حاصل ہونے والے ؛ ک (یک ظرف ثابتے تہیہ نماید) مستقل جگہ یعنی دایرہ تحریر میں لے آئے ؛ ک (تعاقب و توالی) یکے بعد دیگرے اور پے در پے ؛ ک (ثابت شود) قایم ہوجاے ؛ ک (خبرت) آگاہی ؛

آں نتیجہ، کہ خودش، برحسب آں مقدمات، قبول کردہ است، اقناع و الزام[1] کند ٭

و نیز مے تواند، بوسیلۂ مقدمات مرتبہ، حساساتے در قلوب خوانندگاں، از قبیل خشم و غضب، یا تحمل و بُردباری، یا صبر و شکیبائی، یا خجلت و انفعال وغیرہا ایجاد[2] کند، و بہر طرفے کہ مے خواہد آنہاں را متوجہ دارد ٭

نویسندگی را، نظر بآنکہ، دارائے اقسام مختلفہ است، نمے شود بہ یک تعریف جامع معرفی کرد، زیراکہ نوشتن فرع سخن گفتن است، و ہماں تقسیماتے کہ در سخن مے آید، در نوشتن ہم مے باید۔ لیکن مے تواں اصولاً نویسندگی را بہ چہار قسم عمدہ[3] تقسیم کرد ٭

۱۔ خطابہ، یعنی نوشتن چیز ہائیکہ در محافل[4] عمومی بآنہا نطق[5] مے شود، از قبیل نطق

---

[1] اقناع و الزام، قبول و منظور کرانا ٭

[2] ایجاد کند، پیدا کرے ٭ [3] عمدہ، بڑی بڑی ٭

[4] محافل عمومی، پبلک جلسے ٭ [5] نطق، گفتگو، تقریر ٭

وُعّاظ[1] در منبر، نطقِ سیاسیِ وکیل[2] یا وزیر در پارلیمان[3] یا محافلِ سیاسی، نطقِ علمی در کنفرانسها[4]، نطقِ حقوقیِ وکیل یا مدعی العموم[5] در محاکمِ عدلیه[6] و همچنیں ؛

۲- نوشتنِ مسائلِ علمی، مثلِ کتاب ہائے کہ در علومِ مختلفہ، از قبیلِ حکمت، کلام، طب، صرف و نحو، وغیرہا تالیف مے شود ؛

۳- نوشتنِ قضایا[7] و حوادثے کہ واقعاً یا فرضاً اتفاق افتادہ، از قبیلِ تاریخ و افسانہ نویسی ؛

۴- مراسلات، یعنی مکاتیبے کہ بین اشخاص در موضوعاتِ مختلفہ ردّ و بدل مے شود، و احکام و فرامین و ہرچہ از ایں قبیل باشد ؛

باز ہر یک از ایں چہار فنِ عمدۂ نویسندگی

---

[1] (وُعّاظ) واعظ کی جمع ؛ [2] (وکیل) نمایندہ - پارلیمنٹ کا ممبر ؛ [3] (پارلیمان) انگریزی پارلیمنٹ سے فارسی بنایا ہے ؛ [4] (کنفرانسہا) انگریزی کانفرنس سے فارسی بنایا ہے ؛ [5] (مدعی العموم) پبلک پراسیکیوٹر - سرکاری وکیل ؛ [6] (محاکمِ عدلیہ) عدالتوں کے اجلاسوں میں ؛ [7] (قضایا) قضیہ کی جمع - واقعات - قصے ؛

منشعب به شعب مختلفه مے شود، چناں که مراسلات منقسم مے شود به اخوانیات[1]، فرامین و احکام و دستور العمل ہا، عرایض و اینہا[2]، وقایع و سخوہا[3]، و ہر یک از این اقسام، دارائے شرایط، و فرایضے و مستحسنات و تکملاتے است، که فراگرفتن آنها در نہایتِ اشکال و صعوبت است۔ و کمتر یافت شده است کسیکه در تمام اقسامِ نویسندگی مبرزِ[4] کامل باشد، بلکه ہر کسے در یک نوعے معروف شده، و از خود آثارِ قابلِ[5] حفظ بیادگار گذاشته *

بطور کلّی، کسانے که مے خواہند نویسنده باشند، در سه مقام باید رعایت شرایط و آداب لازمه بکنند:-

۱- در وقتیکه در ذہنِ خود، معانی را که

---

[1] اخوانیات، اقارب و احباب کے مکتوبات *
[2] دو اینہا، وغیرہ * [3] سخوہا، اسی قسم کے دوسرے *
[4] مبرز، کامل قابلیت ظاہر کرنے والا * [5] قابلِ حفظ، محفوظ رکھنے کے لائق *

خواہند نوشت، حاضر مے کنند، باید آں معانی را بہ نحوے انتخاب کنند کہ بہ موضوع مرتبط باشد، و در اثباتِ مقصود مؤثر، و از معانی کہ باآں موضوع مربوط نیست، یا ربطش مبہم و غیر واضح است، یا بہ غرض اخلال مے کنند، یا علی الاقل[1] در اثباتِ مقصود بہ ہیچ وجہ مؤثر نیست، احتراز کنند۔

مثلاً در خطابۂ سیاسی، بازدیدِ[2] اعماق جنگل، و غرس[3] و پیوندِ اشجار، و دریدنِ رستم شکمِ سہراب را با خنجر، و چگونگیٔ[4] ثبتِ اشیا در لوحِ محفوظ، و امثال ایں معانی، لازم نیست، ہرچند[5] با تکلف و تخیل، بشود اینہا را بہ مقصود مرتبط کرد۔

---

[1] (علی الاقل) کم از کم۔ [2] (بازدید اعماق جنگل) جنگل کی وسعت کا معاینہ۔ [3] (غرس) درخت لگانا۔ [4] (چگونگیٔ ثبت اشیا...) لوح محفوظ پر اشیا کی تحریر کا انداز۔ [5] (ہرچند با تکلف...) ان کو خواہ کتنے ہی تکلف و تکلیف کے بعد مدعا کے ساتھ مربوط کیوں نہ کیا جائے۔

۲- در مقامِ ترتیب دادنِ آں معانی کہ پیدا شدہ و باید در ضمنِ بیان آوردہ شود، رعایت رتبہ و درجۂ ہر یک لازم است، تا آنکہ در جاے خود واقع شود، نہ آنکہ آنچہ باید در آخر واقع شود، بہ وسط یا اول افتد، و در اینجا یک ذوقِ مخصوصِ فطری لازم است، تا جاے معانی را تمیز بدہد و بفہمد از کجا باید شروع کرد، و بکجا باید ختم نمود، و اگر این نباشد، تتبّع زیاد در نوشتۂ دیگراں و شاگردیِ کسانے کہ این ذوق را دارایند لازم است ؛

۳- سبک[1] و اسلوبِ بیانِ این معانیِ انتخاب شدہ و مرتب شدہ در ذہن، یعنی انتخابِ الفاظ و ترکیباتِ خوب، و گذاشتنِ ہر لفظے در جاے خود، و آوردنِ ہر ترکیبے را چنانکہ باید، و اختیارِ طریقۂ از طرائقِ افہام، کہ بآں مقام الیق[2] و انسب است و بالآخرہ رعایتِ مقتضاے حال، و آزاد زینت

[1] سبک = اسلوب بیان، طرز ادای بیان۔ [2] الیق = انسب، شایستہ‌تر

دادن کلام بہ محسّنات[۱] بدیعی، نہ بقدرے کہ رائحۂ[۲] تکلف و تصنع ازاں استشمام[۳] شود، و در این مرتبہ اہم، پس از ممارست[۴] علوم ادبی، و شناختن معانیٔ الفاظ، و مفاد ترکیبات، و چگونگیٔ دلالات، بازیک ذوق و ہوش فطری لازم است، کہ در مصادیق[۵] کلیات اشتباہ نکند، و از رعایت مقتضائے حال خارج نشود ٭

مردم در سبک و اسلوبے کہ اختیار مے کنند مختلف المذاق اند، بہ نحوے کہ ہر نویسندہ یک اسلوب مخصوص دارد، غیر از اسلوب دیگراں، چنانکہ در شعر نثر ہر شاعرے سبکے مخصوص دارد، و لیکن بطور کلی مے تواں گفت کہ در نثر سہ اسلوب عمدہ موجود است:-

۱- سادہ نویسی:- یعنی اختیار الفاظ و ترکیباتے کہ عامہ باآں مانوس اند، و در

---

۱ (محسّنات بدیعی) یعنی وہ لفظی اور معنوی خوبیاں جو فن بدیع میں بیان کی گئی ہیں
۲ (رائحہ) خوشبو ٭ ۳ (استشمام) سونگھنا ٭
۴ (ممارست) مشق پیہم ٭ ۵ (مصادیق کلیات) اصول کی صحت ٭

نزدِ خاصه هم مقبول است ؛ و به عبارتِ
اُخروی :- سعی در اینکه همان طور بنویسند
که سخن مے گویند ، با احتراز ازانچه مخصوصِ
عوامُ الناس است و خاصه نمے نویسند ،
یا مخصوص به خواص است و عامه نمے
فهمند و نمے پسندند ٭

۲- اسلوبِ معتدل :- که بهترین و عالی ترین
معانیؔ را ، در نیکو ترین قوالب ریخته ،
و با بهترین ترکیبات مرتب نموده ، خوانندهٔ
خود را بهر نحوے که مے خواهند متاثر مے
کنند ، و در حقیقت ، روح او را مسخر
و مطیع خود مے نمایند ، و این اسلوب
نه چنان است که به اختیار نویسنده باشد ،
و در هر موضوعے که بخواهد بتواند ، بلکه
گاہے برائے بعضے از نویسندگان پیش مے آید
و یک قسمتِ مختصر از آنچه نوشته اند عالی
مے شود ٭

ازانچه بطورِ کلی در بابِ نویسندگی نوشتیم ،
معلوم مے شود که نثر نوشتن درجه درجه از

اشکال و صعوبت است، و بہ ہمیں جہت
است کہ گفتہ اند، در ہر ملتے اول شعر پیدا
مے شود، و پس از مدتہا کہ شعر رواج گرفت،
و زبان را تلطیف کرد، آں وقت نثر پا بہ
عرصۂ بروز و ظہور مے گذارد، و با تمدن قدم
بقدم پیش مے رود، و ہر دو باہم بمنزل
مقصود، یعنی بہ کمالِ مطلق، کہ متوجہ[1] آنند،
مے رسند۔

اینکہ مے گویند نثر از شعر متاخر است،
مقصود در مقام نوشتن است، و اما در مقام
تلفظ، بدیہی است کہ نثر مقدم است،
و قرن ہا باید تا ملتے ذوقِ موسیقی پیدا کند،
یعنی از توازن و تناسب اصوات لذت ببرد،
و آنگاہ در سخنانِ خود نیز ایں تناسب و
توازن را بیاورد، یعنی شعر بگوید۔

آقا اسمٰعیل نسّاج

---

[1] (کہ متوجہ آنند) جس کی طرف وہ جا رہے ہیں۔

عزم و اراده

خواستن و کردن، یعنی اراده و عمل، اوّل[1] شرط ضروری حیات مے باشد، اهمیّت این دو قوّۂ عامله[2]، در عالمِ حیات، بدرجۂ مهمّ و قابل ملاحظه ایست که حتّیٰ در حیاتِ حیوانی هم مے توان گفت بروز و ظهورِ کلّی دارد، منتهیٰ برخلافِ آنچه در نزدِ حیوانات مشاهده مے شود، انسان باید حقیقتِ معنائے خواستن را درک نموده، بکند آنچه را که مے داند و مے فهمد که باید بکند ؞

انسان باید همیشه و در هر حال تکلیف[3] خود را بجا آورده، به هیچ وجه از انجامِ وظایف[4] و تکالیفے که خود را عهده دار[5] آں مے داند، قصور[6] نه ورزد ؞

---

[1] (اوّل شرط ضروری حیات مے باشد) زندگی کی پہلی ضروری شرط ہے ؞
[2] (قوّۂ عامله) کام کی طاقت ؞ [3] (تکلیف) فرض، ڈیوٹی ؞
[4] (وظایف و تکالیف) فرائض و ذمہ داریاں ؞ [5] (عهده دار) ذمہ دار ؞ [6] (قصور نه ورزد) کوتاہی نہ کرے ؞

انسان باید دارائے عقلِ سلیمے باشد، کہ بہ ہدایت و راہ نمائی آں، بتواند با عزم راسخ و ارادۂ متین، بر دشمن جہل غالب آمدہ، مالکِ نفس و وجودِ خود گردد ٭

انسان جوانے کہ مے خواہد بارِ سنگین حیات را بدوشِ خود کشیدہ، مسئولیت[1] آں را عہدہ دار گردد، باید عنانِ نفس سرکش را، مقتدرانہ در دست گرفتہ، مملکتِ وجود را تسخیر نمودہ، ریاست[2] مطلقۂ آں را تسلیم سلطانِ عقل نماید و کلیۂ قوائے مادی[3] و معنوی خود را در تحتِ نظر و اوامر او بکار[4] اندازد ٭

در ایں صورت مے تواں گفت، کہ یک چنیں شخصے، سر رشتۂ سعادت و نیک بختی خود را، خود در دست دارد، و عوامل[5] و قوائے خارجی را در زندگانی او تا درجۂ نفوذ و اثرے نیست ٭

---

۱ (مسئولیت) جوابدہی ٭ ۲ (ریاست) سرکردگی۔ حکومت ٭
۳ (مادی و معنوی) جسمانی و روحانی ٭ ۴ (بکار اندازد) چلائے ٭
۵ (عوامل) عامل کی جمع۔ کارندے۔ تحریکات و ترغیبات ٭

تحصیلِ[1] موفقیت در چنیں امر مہمے ، اگرچہ ،
با موانع و مشکلاتے کہ قہراً پیش مے آید[2] کارے
بس صعب و دشوار است ، ولے بہ تجربہ
ثابت گردیدہ ، کہ با عزم راسخ و ارادۂ متین
وسعی و عمل ، مے تواں ، بہ رفعِ موانع ومشکلات
مُوفّق آمدہ ، شاہد مقصود را در آغوش کشید +

با ایں اسلحۂ قوی ، یعنی عزم و ارادہ و
سعی و عمل ، مے تواں ، حتّے در مقابلہ ، باسخت
ترین تحریکاتِ نفسانی و تمایلاتِ[3] غیر عاقلانہ
و ہوس ہائے پستِ جاہلانہ ہم بآسانی تمام ،
مُوفقیت حاصل کرد ، ہماں قسم کہ انسانِ باعزم
و با ارادہ کہ فرمانفرمائے بر نفس باشد ، مے تواند ،
در مقابلِ ہر پیش آمدے ، مقاومت ورزیدہ ،
ہوس ہائے پست واحساساتِ جاہلانہ را زیر[4]
پاگذاردہ بہ حلِ معضلات[5] و رفعِ موانع ومشکلات

---

[1] (تحصیل موفقیت) توفیق کا حاصل کرنا +

[2] (قہراً پیش مے آید) مجبوری سے پیش آتے ہیں +

[3] (تمایلاتِ غیر عاقلانہ) بیوقوفانہ میلان + [4] (زیر پا گذاردہ)
کچل کر + [5] (معضلات) مشکلات - دشواریاں +

موفق آمده و بالآخره فرمان فرمائے عقل را در وجودِ خود مسلّم سازد، اشخاص ضعیف النفس بلا اراده که بدونِ ہیچ گونه مقاومت و پا[1] فشاری تسلیمِ پست ترینِ ہوس ہائے نفسانی و اعمال غیر عاقلانه مے گردند، در[2] تصادفِ مختصر پیش آمد ہائے سوءِ غیر منتظره، غالباً دست[3] و پائے خود را گم کرده، عاجز و زبون مے شوند۔

حکیمے مے گوید: "اگر مے خواہی عالم را تسخیر نمائی خود مسخرِ عقل شو" یعنی لیاقت راه نمائی دیگراں را نخواہی داشت مگر آنکه با عزمِ راسخ عنانِ نفس را در دست گرفته، در ہر کار عقلِ سلیم را ہادی و رہنمائے خود قرار دہی"۔

حکیمِ دیگرے مے گوید: "سعادت[4] حیات مخصوص کسے است که با ہر[5] نوع فدا کاری که باشد

---

[1] (پافشاری) استقلال۔ دلیرانہ مقابلہ۔ [2] (در تصادفِ مختصر پیش آمد ہائے سوءِ غیر منتظره) چھوٹے سے ناگوار اتفاقی واقع کے مقابل میں۔
[3] (دست و پائے خود را گم کرده) گھبرا کر، بدحواس ہو کر۔
[4] (سعادت حیات... کسے است که) زندگی کی کامیابی اسکا حصہ ہے جو۔
[5] (ہر نوع فدا کاری) ہر قسم کی قربانی۔

نفس را مغلوب ساختہ ، خود تسلیم عقل گردد"
یعنی ہر انسانے کہ در دورِ جوانی و شباب بر
نفس غالب آمدہ ، از کیفیات و لذائذ پست
و ہوس ہائے جاہلانہ صرف[1] نظر نمودہ ،
با عزمِ ثابتے مطیع و فرمانبردار عقل شود ،
مے تواند ، بہ موفقیت خود ، در مجادلۂ حیاتِ
خود مطمئن گردیدہ ، سعادت[2] خویش را تامین
نماید +

در میدانِ مبارزۂ حیات ، ہر قدر انسان
در عزم و ارادۂ خود راسخ تر باشد ، امید بہ موفقیت
برائے او بیشتر است ، چہ کمتر اتفاق مے افتد
کہ شخص با عزمِ راسخ و ارادۂ متین ، انجامِ
مقصودے را در نظر گیرد و بہ[3] مقصود نائل نشود

مے باش بجد و جہد درکار
دامانِ طلب ز دست مگذار
ہر چیز کہ دل بہ او گمارے
چون سعی کنی بدست آرے

---

[1] صرف نظر نمودہ ، دست بردار شدہ [2] سعادت خویش ... [3] بہ مقصود نائل نشود ، بہ مقصود نرسد ...

انسان وقتے مے تواند بہ ثبات و استحکامِ عزم و ارادۂ خود اطمینان حاصل نماید کہ انجامِ کارے را وجۂ ہمت خود قرار دہد و تصادُف با موانع و مشکلات در عزم ارادۂ اُو اثرے نداشتہ تردید[1] و تاملے برائے خود ایجاد ننماید۔ در ہر امرے از امور عزم و ارادہ وقتے مثمر ثمر و نتیجہ است کہ با سعی و عمل توام باشد کہ

بے عزمِ درست و سعیٔ کامل
کس را نشود مراد حاصل

زیرک فقط اُوست کہ با کمالِ قدرت سررشتۂ اعمال و افعال و خیالاتِ خود را در دست دارد۔ اُوست کہ با کمال سہولت و آزادی احساساتِ خود را بہ ہر طرف کہ بخواہد متوجہ مے سازد۔ اوست کہ ہر عایق[2] و مانعے را بہ استعانت و رہنمائی عقل مے تواند، طرد[3] و دفع نمودہ، ہر کس و ہر چیز را جزء عناصر

[1] (تردید و تاملے برائے خود ایجاد نہ نماید) پس و پیش اور تذبذب کا بہانہ نہ ڈھونڈے۔

[2] (عایق و مانعے) حادثات و رکاوٹ۔ [3] (طرد و دفع) رفع و دفع۔

طبیعت را مطیعِ خود سازد ؛

با عزمِ ثابت و ارادهٔ متین است که انسان می‌تواند خود را از هوا و هوس هاے سختِ خطرناک مصوّن داشته، مخصوصاً از بهانه جوئی که مولودِ دیوانهٔ ضعفِ نفس است، احتراز جوید، و همچنین، هر گوشه عیب و نقصے در خود مشاهده نماید، دفع نموده، خود را از عیوب و خطایا منزّه و مبرّا سازد ؛

عزم و اراده بخودیٔ[1] خود موجد و سبب ترقی و تعالی نیست، ولے مے توان آں را یکے از عوامل مؤثّره و جهاتِ[2] اصلیهٔ آں دانست و به همیں لحاظ مے توان گفت :- اشخاص عاقل و با هوش، که دارا ے عزم راسخ و ارادهٔ کامل و جرات نیز مے باشند، در واقع سر رشتهٔ سعادتِ خود را خود در دست دارند، و اتفاقات و پیش آمد هاے سوءِ غیر منتظره، شاید در جریانِ زندگانیٔ آنها چنداں قدرت[3] و نفوذ نداشته

[1] بخودی خود: اپنے آپ، خود بخود ۔ [2] جہات: جہت کی جمع
[3] قدرت و نفوذ، اختیار و اثر ؛

باشد ، بر خلافِ اشخاص بے عزم بلا ارادہ ، کہ ہر قدر ہم ذکی و با ہوش باشند ، قدرت ولغوذے در جریان و پیش آمد ہائے حیات خود نداشتند ، در واقع ، مے تواں آنہا را ملعبۂ[1] حوادث و بازیچۂ اتفاقات دانست +

مثال ایں قبیل اشخاص در عالم حیات مانند حرکت کشتی بدون سکانے است در سطح اوقیانوسِ مواج متلاطمے ، کہ بواسطۂ[2] نداشتن خطِ سیرِ معین ، باد ہائے مخالف و جریانات مختلفہ آں را ہر لحظہ[3] بہ طرفے سوق دادہ ، تا موقعے کہ در گرداب فنا و نیستی فرو رفتہ غوطہ[4] ور گردد +

برائے تحصیل عزم راسخ و ارادۂ متین مشق وعمل لازم است ، بعضی اشخاصے کہ فاقدِ[5] عزم

---

[1] (ملعبۂ حوادث) حادثات کا کھلونا + [2] (بواسطۂ نداشتن خط سیر معین) مقررہ راستہ نہ رکھنے کی وجہ سے + [3] (ہر لحظہ بہ طرفے سوق دادہ) کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری طرف دھکیل کرلے جاتا ہے +

[4] (غوطہ ور گردد) ڈوب جاتی ہے + [5] (فاقد عزم وارادہ) عزم و ارادہ نہ رکھنے والے +

و اراده هستند، مے توانند بوسیلهٔ بکار[1] انداختن عزم و ارادهٔ خود در اعمال جاریهٔ حیاتی و در مقابله با پیش آمد هاے مختلفهٔ عادی[2]، خود را براے مقابله با پیش آمد هاے مشکله و مسائل معضله[3]، آماده و مهیا سازند ۔

قسمت[4] غالب، از افرادِ هر هیئتِ[5] اجتماعی را، مخصوصاً در آسیا و افریقه، کم و بیش به تفاوت، اشخاص ضعیف بے عزم مردد[6] الخیال تشکیل[7] مے دهند، ولے چنانچه همیں اشخاص در اعمالِ جاریه خود، عزم و اراده را مستدریجاً[8] بکار انداخته، در تحصیل آں کوشیده، ثباتِ[9] قدم به خرج دهند، مے توانند، از آنچه هستند بهتر شده، به مرورِ زمان، با تحصیلِ عزم و اراده، از آنچه آنها را پست و زبون نموده، دوری جسته، باکسبِ خصائل و صفاتِ عالیهٔ حیاتِ

[1] (بکار انداختن) کام میں لانا + [2] (عادی) عام، پیش آنے والے +
[3] (مسائل معضله) مشکل مسئلے + [4] (قسمت غالب) بڑا حصہ + [5] (هیئت اجتماعی) انجمن، جمعیت + [6] (مردد الخیال) ڈانواں ڈول + [7] (تشکیل میدهند) قرار دیتے ہیں + [8] (مستدریجاً) بتدریج +
[9] (ثبات قدم بخرج میدهند) ثابت قدمی ظاہر کرتے ہیں +

خود را کاملاً تامین[1] نمایند، چه ثبات و پائداری در ہر امرِ مثمر[2] ثمر و برکات و منتج نجات و فلاح است ؎

ہر کہ یافت افسری از گوہرِ ثبات
در اقتدار نگذرد از چرخِ بے ثبات

حکیمے گوید:- مردِ ثابت قدم آنست کہ بہ وسوسۂ ہیچ موسوس[3] روئے از انجام مقصود نہ گرداند، و ہیچ مانع و مشکلے او را از طریقِ خود منحرف نہ سازد ؎

بنائے کار بنہ بر ثبات و ایمن باش
کہ ہر بنا کہ بر اصل است پایدار بود

تردید و نداشتنِ تصمیم[4] امراض مزمن و خطرناکے ہستند کہ بہ مرورِ زمان، عزم و ارادہ را فلج[5] ساختند، و در نتیجہ وجودِ انسان را عاطل[6] و باطل

---

[1] (تامین نمایند) قابلِ اعتبار بنائیں ۔ [2] (مثمر ... فلاح است) ثمر و برکات کا لانے والا اور نجات و بہبودی میں ختم ہونے والا ۔ [3] (موسوس) وسوسہ ڈالنے والا ۔ [4] (تردید و نداشتن تصمیم) خیال کو بار بار بدلنا اور پختہ ارادہ نہ رکھنا ۔ [5] (فلج ساختہ) بے حس کر دینا ہے ۔
[6] (عاطل و باطل) بیکار اور نکما ۔

نمودہ از کارے اندازد۔ حکیمے گوید: "در میدانِ مبارزۂ حیات شاہدِ مقصود را در آغوش نہ خواہی کشید مگر با داشتنِ عزم و ارادۂ راسخ، و دُچارِ یاس و حرمان نخواہی شد مگر بہ واسطۂ تردید و بے ثباتی ؎

درِ تردّد[1] رہِ نجات مداں
ہیچ خصلت بہ از ثبات مداں
میل[2] داری بہ رفعتِ درجات
در تعالی ثبات ورز ثبات

ترجمانُ السلطنہ

ہمراہیٔ رعیت و حکومت بایکدیگر

عُلمائے سیاست، اجتماعِ ہر ملت را[3] بمنزلۂ یک نفر انسان فرض کردہ، تمام مناسبات و

---

[1] (تردد) متلون مزاجی + [2] (میل داری) اگر تو چاہتا ہے +
[3] (اجتماعِ ہر ملت را) ہر قوم کے مجموعے کو + [4] (مناسبات و مشخصات داخلی و خارجی) اندرونی اور بیرونی مناسبتیں اور خصوصیتیں +

مشخصات داخلی و خارجی آں را، با ہماں یک نظرِ تشبیہ و قیاس نمودہ اند۔

ما برائے روشن کردن ایں موضوع بطورِ اجمال، بہ مقاسۂ مذبورہ[1] اشارہ نمودہ، تفصیل آں را بہ فہمِ خوانندگانِ محترم موکول مے داریم[2]۔

ہر فردے دارائے دو قسم تعینات و مشخصات[3] است:- داخلی و خارجی،

خصوصیاتِ داخلی عبارت از ایں است کہ اعضا و جوارح و قوائے مشاعر[4]، اعصاب و عضلات ہر شخصے دارائے یک نوع عملِ مخصوصے و سرعت[5] و بطوئے خاصے است کہ با اشخاصِ دیگر فرقِ کلی دارد۔

دماغِ یکے فکورتر[6] از دیگرے، یا دستِ ایں شخص قوی تر از دستِ آں فرد است، خونِ ایں لطیف تر از آں، اعصابِ آں قوی تر

---

[1] (مقاسۂ مذبورہ) مذکورہ بالا اندازہ۔ [2] (موکول مے داریم) سپرد کرتے ہیں۔ [3] (تعینات و مشخصات) عادات اور خصوصیات۔ [4] (قوا و مشاعر) طاقتیں اور حواس۔ [5] (سرعت و بطوء) - چستی و سستی۔ [6] (فکورتر) زیادہ سوچنے والا۔

از ایں ، و ہکذا[1] ، ایں تمیز است کہ شکل ، قیافہ ، قامت ، جثہ ، اخلاق ، رفتار ، گفتار ، و سایرِ خصوصیاتِ ہر شخص را بطورِ نشانے[2] قرار دادہ ، کہ با سایرِ اشخاص ، از ہمہ حیثیت ، یا بعضے جہات ، فرق داشتہ ، جزئیتِ[3] آں شخص ، بہ وجودِ آنہا معرفی شود ، افراد از یک دیگر بہ ہماں ممتاز ، و شناختہ مے شوند ٭

خصوصیاتِ خارجی مناسبتے است ، کہ ہر فرد ، در مقابلِ سایرِ افراد دارد ، مثلاً از حیثیتِ نسب ، شان ، مقام[4] ، لباس ، مکان ، شغل وغیرہا ، کہ ہر کس را بخواہند ، در غیابِ وے معرفی کنند ، با ہماں ممیزات ، وے را یاد مے کنند ٭

چناں کہ یک صورتِ زیبا ، یک قامتِ رعنا ، یک قوتِ بازو ، یک اقدامِ نیکو[5] ، یک دماغِ وسیع ، یک قلبِ قوی ، یک فکرِ عالی ،

---

[1] و ہکذا = علیٰ ہذا القیاس ٭ [2] بطور نشانے = علامت علیحدہ ٭
[3] جزئیت = تخصیص ۔ شکل و شباہت ٭ [4] مقام = پایہ ، حیثیت ٭
[5] یک اقدام نیکو = یک نیک عمل ٭

یک رفتارِ منتظم[1]، یک گفتارِ شیریں و غیرہا
دلیل صحتِ بدن و مزیت[2] و رجحانِ صاحب
خویش اند، ہر ملتے کہ تناسب افراد آں نیکو و
تنظیمات و اتفاق آں مرتب باشد، و ہر یک از
کارکنانِ آں بہ وظیفۂ[3] خویش مشغول باشد،
آں ملت متمدن و آں مملکت بر تمام ممالک
برتری خواہد یافت ۔

و بر عکس بطورے کہ یک قامتِ خمیدہ،
یک چشمِ نابینا، یک حالِ رنجور، یک رنگِ
زرد، یک دستِ فالج، یک پاے لنگ،
علامتِ[4] علتِ مزاج یک صاحب خویش است،
ہر ملتے کہ کارکنان و افرادِ آں بے ترتیب و
بیجا کار کنند، آں ملت وحشی و آں مملکت
مختل و افرادش در نظرِ سایر ممالک ضعیف
و ناتواں نظم[5] خواہند رفت ۔

---

۱ (یک رفتارِ منتظم) ایک منظم چلن ۔ ۲ (مزیت و رجحان صاحب خویش اند) اپنی ہستی کی فضیلت اور فوقیت کی دلیل ہیں ۔ ۳ (وظیفہ) ڈیوٹی۔ فرض ۔
۴ (علامت علت مزاج) طبیعت کی ناسازی کی علامت ۔
۵ (نظم خواہند رفت) محسوب ہوں گے ۔

همچنانکه غذاے خارجی، لحظه به لحظه جزوِ بدن و بدلِ لایتحلّلِ[1] تن شده، و بدن نیز هر دقیقه، با آنکه به یک شکل باقی است، در تحلیل و تبدّل است، و مثلِ چراغے که شعله اش یک تواخت[2] و یک شکل به نظر مے آید، اما در حقیقت هر آنے، نفط[3] را شعله و شعله را جزوِ هوا ساخته است، همچنیں افرادِ[4] جامع نیز هر ساعت دسته دسته مے روند، و گروه گروه مے آیند، جمعے رهسپارِ دیارِ عدم، و گروهے به دایرهٔ وجود قدم مے گذارند، مع ذالک[5] هویّتِ[6] آں ملت همیشه برجا و ثابت، و به هماں اسم و مشخّصات خود معرّفی[7] مے شود، نه از تغییرِ افراد[8] و عوامل و نه از حوادثاتِ تاریخی سکته[9] و لطمه به هویّتِ آں وارد خواهد شد +

[1] (بدلِ لایتحلّلِ تن) جسم کا پایدار جزو + [2] (تواخت) آهنگ – قد + [3] (نفط) مٹی کا تیل + [4] (افرادِ جامع) قوم کے افراد + [5] (معذالک) باوجود اسکے + [6] (هویّت) هستی – وجود + [7] (معرّفی میشود) پہچانی جاتی ہے + [8] (افراد و عوامل) پبلک اور حکام +

[9] (سکته و لطمه) رکاوٹ اور صدمہ +

ہمچنیں یک بدنِ سالم، و یک مزاجِ صحیح
وقتے بحالِ سلامت و صحت باقی است کہ
اعضائے رئیسہ اش، موادِ غذا ہائے را، کہ
بوسیلۂ اعضائے خادمہ تہیہ شدہ، بخوبی تجزیہ[1]
و تحلیل کردہ، بطورِ[2] عدل و تساوی، درخور[3]
استعداد و احتیاجِ ہر عضوے، بہ مناسبت وے
عطا فرمودہ، حوائجِ[4] او را کامل بر آوردہ کند:-
غذائے چشم را شفاف و لطیف، و بہرۂ استخوان
را خشن[5] و کثیف، قوتِ عضلات را لزوجیت[6]
و مدِ اعصاب را قابلِ مدّ[7] و انجماع بدہند،
و الّا سلامتِ مزاج مختل و زندگی در خطر خواہد
بود۔ ہمچنیں اعضائے رئیسۂ ملت، یعنی ہیئتِ
دولت، باید حوائجِ ملت و ضروریاتِ حیاتِ
افرادِ وے را بطورِ عدل و اقتضا بر آوردہ،
درخورِ استعداد و حاجتِ ہر یک وسائلِ آسائش

---

[1] (تجزیہ و تحلیل کردہ) جدا جدا اور حل کرکے ❊ [2] (بطور عدل و تساوی) درستی اور مناسبت کے ساتھ ❊ [3] (درخور) مطابق ❊ [4] (حوائج او را کامل بر آوردہ کند) اسکی ضروریات کو بخوبی پورا کرے ❊ [5] (خشن) کھردرا ❊ [6] (لزوجیت) لسلساپن ❊ [7] (مدّ و انجماع) پھیلنے اور سکڑنے کی قابلیت ❊

و رفاهیت تهیه نماید ، و الّا هر یک بحقوقِ دیگرے تجاوز کرده ، امورِ کشور بکلی هرج و مرج[1] خواهد شد ❊

همان طورے که سایرِ اعضاے بدن هر یک به سهمِ خود ، شب و روز ، براے تهیهٔ معاش ، تلاش نموده ، و وسائلِ تغذیه و مدد رساندن به اعضاے رئیسه را فراهم مے کند : چشم مے بیند بدست نشان مے دهد ، دست مے گیرد ، و پا مے آورد ، دهن مے خورد ، دندان[2] مے جاید ، تا بالآخره در خزینهٔ بدن معاشِ روزانهٔ آن را تهیه و ذخیرهٔ اعضاے رئیسه را فراهم مے کند ، و در حقیقت نفع و نتیجه این همه زحمات بخودِ شان بر گشته ؛ بلکه همه[3] براے هم کار مے کنند - در مملکت نیز صنوف[4]

---

[1] (هرج و مرج خواهد شد) بدنظمی ہو جائے گی ❊

[2] (دندان مے جاید) دانت چباتے ہیں ❊

[3] (همه براے هم کار مے کنند) سب ایک دوسرے کے واسطے کام کرتے ہیں ❊ [4] (صنوفِ کارگران) کاریگروں یعنی دست کاروں کے طائفے ❊

کارگران و طبقاتِ مختلفۂ ملت، به پایۂ تعاون[1] و توازن، باید در کار[2] بوده، به خزینۂ دولت فایده رسانیده، از دستِ رنجِ خویش[3]، مجدداً برخوردار[4] شوند۔

پس اگر یک طبقه در کارِ خود کاہلی و تنبلی[5] پیشه کند، در حقیقت به خود خیانت ورزیده و ضررِ آں به خودِ او عاید[6] مے شود، و اگر وظیفۂ خود را کاملاً انجام دہد، نفع وے نیز در ضمنِ نفعِ عمومی، به او مے رسد۔

ہمچناں اعضا و آلات و جوارح[7]، ہر یک بجاے خود ضرور، در نبودنِ آں بدن ناقص خواہد شد، و در عینِ[8] ایں کہ شغل و کارِ ہر عضوے جدا و علیحدہ است، ہمہ[9] اعضا مسئول

---

۱ (تعاون و توازن) امداد و مساوات۔ ۲ (درکار بودہ) کام میں لگے رہ کر۔ ۳ (از دستِ رنجِ خویش) اپنی محنت سے۔

۴ (برخوردار شوند) فائدہ اُٹھائیں۔ ۵ (تنبلی) سستی۔ ۶ (عاید مے شود) حاصل ہوتا ہے۔

۷ (جوارح) جارح کی جمع ہاتھ پاؤں۔ ۸ (در عینِ ایں) باوجودیکہ۔

۹ (ہمہ اعضا مسئول مقدراتِ دیگراں ہستند) تمام اعضا ایک دوسرے کے اعمال کے لئے ذمہ دار ہیں۔

مقدراتِ دیگراں ہستند۔ مثلِ چرخ[۱] ہا و پیچ ہا و مہرہ[۲] ہاے ساعت، ہمہ براے گردش طبیعی ضرور اند، و یک چرخے کہ ظاہرا بزرگتر است نمے تواند بہ کوچک ترین پیچ[۳] ہا بگوید کہ تو اینجا چہ کارۂ، و اگر بگوید، فوری جواب خواہد شنید کہ بدونِ من تو از کار خواہی افتاد، و بالعکس ہماں پیچ حقیر ہم نمے تواند بخود بالیدہ[۴] کبر ورزد کہ گردش ایں چرخ ہاے بزرگ بہ وجودِ من بستہ است، و اگر من نباشم، رشتۂ ثبات و نظامِ آنہا خواہد گسیخت، ہمچنیں ہیئتِ[۵] جامع نیز مشغولِ انجامِ خدمات یک دیگر ہستند و با ہم دیگر ارتباط و اتصال دارند ٭

از زارع تا خباز[۶]، از نساج[۷] تا نجار، از شاہ تا وزیر، بمنزلۂ ہماں اعضا و جوارح یا پیچ و مہرہ ہاے مختلفۂ مملکت ہستند کہ اگر یکے از

---

۱ (چرخ) پہیہ ٭ ۲ (مہرہ) ڈھبری ٭ ۳ (پیچ ریزہ) چھوٹا پیچ ٭
۴ (بخود بالیدہ کبر ورزد) اپنے پر گھمنڈ کرکے غرور کرے ٭
۵ (ہیئت جامع) ساری قوم، پبلک ٭
۶ (خباز) نانوائی ٭ ۷ (نساج) جلاہا ٭

آنہا برداشتہ نشود تمام[1] آں چرخ ہا خوابیدہ ، و انتظام ماشین ادارۂ امور بہ ہرج مرج خواہد کشید۔ رعیت وسایلِ زندگانی و معاش خود و دولت را تہیہ مے نماید ، دولت نیز بہ[2] نوبۂ خود ، بطوق عدل و انصاف و موافقِ استعداد اسبابِ رفاہیت و امنیت و احقاق[3] حق طبقات دیگر را مہیا مے سازد۔ سلطان بے رعیت فاقد[4] اساسِ سلطنت ، و رعیت بے دولت دستخوش[5] اختلال و اغتشاش خواہد بود ۔

مدیر الممالک

حالاتِ سفرِ مرزا محسن خان

خبر ہاے رنگا رنگے کہ از (کرمان شاہ) بہ (ملایر) مے رسید ، طاقتم را طاق نمود ، و با

---

[1] (تمام آں چرخ ہا خوابیدہ) وہ سب پہیے تھم جائیں گے ۔ [2] (بہ نوبۂ خود) اپنی باری پر ۔ [3] (احقاق حق) انصاف قائم کرنا ۔ [4] (فاقد اساسِ سلطنت) سلطنت کی بنیاد کو گم کرنے والا یعنی اکھاڑنے والا ۔ [5] (دستخوش اختلال و اغتشاش) خلل اور بدنظمی کی بھینٹ ۔

آنکه، پس[1] از هزارها خونِ دل، تازه[2] در ادارهٔ
مالیهٔ (ملایر) برائے[3] خود کسے و صاحب اسم و
رسم گشته بودم، و در مسافت به کرمان‌شاه اهم
در آن موقع هزار گونه خطر محتمل[4] بود، ولے بخیال
اینکه مبادا در این روزهاے کشمکش، آسیبے به
مادرِ پیرم برسد، دنیا در پیش چشم تار شده بود،
و تکلیف[5] فرزندی خود را چنان دیدم که ولو[6] خطرِ
جانی هم درمیان باشد، خود را به کرمان‌شاه
رسانده مادرِ عزیز خود را حفظ[7] نمایم. رئیس[8] ادارهٔ
مان آدم نازنینے بود، اہل ذوق و شوق، درویش
صفت، عارف مسلک، صوفی مشرب، با همه[9]
آشتی، بے اذیت و بے آزار، تنها عیبش[10] این

---

[1] (پس از هزارها خونِ دل) بہت مصیبتوں کے بعد + [2] (تازه، نیا نیا + [3] (برائے خود کسے و صاحب اسم و رسم گشته بودم) اپنے خیال میں معزز اور معتبر بن گیا تھا + [4] (محتمل) احتمال تھا + [5] (تکلیف فرزندی خود) بیٹا ہونے کا فرض + [6] (ولو) اگرچہ + [7] (حفظ نمایم) حفاظت کروں +
[8] (رئیس ادارهٔ مان) ہمارے محکمے کا اعلیٰ افسر +
[9] (با همه آشتی) صلح کل + [10] (تنها عیبش این بود) اس میں صرف یہ عیب تھا +

بود که رشوه شطرنج را بهتر از امور مالیه می دانستند
همه دنیا را تخریب می کرد. جز از وزیر مالیه
که روی[1] کار بود. مردم افسوس دوره[2] وزیر مالیه
سابق را می خوردند و حسرت عزل[3] وزیر حاضر
را می کشیدند. خواهش بی[4] درد سر نمودم و بیا
اجازه رخصت یک ماه را داد که بروم به
کرمان شاه ٭
بختم[5] زد و یک نفری از طایفه کنگاور
که سر راه کرمان شاه است، حرکت می نمود.
وقتی[6] بود که ترکها کنگاور را گرفته و در گردنه
بید سرخ با قوای[7] ایرانی و عثمانی مشغول زد
و خورد بودند - از طایفه اهالی کنگاور که خدا
خودش برای مان ساخته - از کنگاور تا

---

[1] (که روی کار بود) جو اُس وقت کام کر رہا تھا ٭ [2] (دوره) ایام۔ وقت ٭ [3] (عزل) موقوفی ٭ [4] (بی درد سر نمودم و بیا) بغیر تکلیف اور تردد کے ٭ [5] (بختم زد) میرا نصیب چمکا ٭ [6] (وقتی بود) یہ اُن دنوں کا ذکر ہے ٭ [7] (در گردنه بید سرخ) بید سرخ پہاڑی کی چڑھائی پر ٭ [8] (با قوای ایرانی) ایرانی سپاہیوں کے ساتھ ٭ مشغول زد و خورد بودند لڑائی کر رہے تھے ٭ [9] (خدا خودش برای مان ساخت) خدا نے ہمارا کام بنا دیا ٭

کرمان شاہ، را ہم کہ جعفر خان، غلام[1] پُشت قول داد کہ ہر طورے باشد، اسباب سفر را فراہم آورد، و گفت، پس ایں، شیر و[2] خورشید کہ بہ کلاہِ ما ن چسپانیدہ اند، امروز[3] بہ درد نخورد کے بہ درد خواہد خورد، گور[4] بابائے ہرچہ اُرس ہست، ما نوکرِ دولتیم، خدا[5] تیغ احمد شاہ را بُرّا کند، خود[6] امپرا طورِ روس ہم سگ کیست کہ بہ نعلِ کفشِ ما نگاہ کند +

جعفر خان جوانِ لوطی[7] و حق و حساب دانے بود، و لے[8] تریاکِ لا مذہب از[9] پا درش آوردہ

---

[1] (غلام پُشت) ڈاک سوار + [2] (شیر و خورشید) ایرانی سرکاری نشان ہے جیسا ترکی نشان چاند تارا ہے + [3] (امروز بہ درد نخورد) اگر آج کام نہ آیا + [4] (گور بابائے ہرچہ اُرس است) عوام روسی کو اُرس کہتے ہیں۔ یعنی تمام روسیوں کے باپ کی قبر پر . . . . کروں۔ گالی ہے + [5] (خدا تیغ احمد شاہ را بُرّا کند) خدا احمد شاہ کی تلوار کو بُرّش کی طاقت بخشے۔ اظہار شوکت کے وقت یہ فقرہ بولتے ہیں + [6] (خود امپرا طور روس . . . . نگاہ کند) خود شہنشاہ روس بھی کیا کر سکتا ہے جو ہمارے جوتے کے نعل کو بھی دیکھنے کی جرات کرے + [7] (لوطی و حق و حساب دانے بود) بیباک و کھرا آدمی تھا + [8] (تریاکِ لا مذہب) اسے افیون نے + [9] (از پا درش آوردہ بود) اُسے تباہ کر دیا تھا +

بود، و آں غُرفنه[1] و بُرِش سابقش با دودِ
تریاک کم[2] کم به هوا رفته بود۔ باوجود این چوں
میدانستم راه[3] و چاه را خوب مے شناسد و
کهنه[4] کار است و شاید از دستش برآید مارا
به "کرمان شاه" برساند، فکر کردم ضرر ندارد،
دَمِش[5] را به بینیم ۔

در گاری مسافر زیادے نداشتیم، علاوه بر
جعفر خان، یکے از شاهزاده هاے پُرفیس[6] هم
باما سوار بود، که تنها[7] بود، در سر راه، (اُلویسر
کان) پیاده[8] شود، و من و یک حبیب الله
نامی از بچه هاے (کنگاور)، که مدت[9] ها بود، از
آنجا آمده در (ملایر) در قهوه خانه نزدیک گاری
خانه، شاگردِ[10] قهوه‌چی بود۔ حبیب الله جوانے

۱ (غُرفنه و بُرِش) همت و طاقت ۔ ۲ (کم کم) رفته رفته ۔ ۳ (راه و چاه را خوب میشناسد) نشیب و فراز سے خوب آگاه ہے ۔ ۴ (کهنه کار است) آزموده کار ہے ۔ ۵ (دَمِش را به بینیم) اسکی همت کی آزمائش کریں ۔ ۶ (پُرفیس) مغرور ۔ ۷ (تنها بود) منفرد تھا ۔ ۸ (پیاده شود) اُتر جائے ۔ ۹ (مدت ها بود) بہت عرصے سے ۔

۱۰ (شاگردِ قهوه‌چی) چائے خانے والے کا نوکر ۔

بود بیست و دو ساله ، خوش گل ، بلند قد ،
چهار شانه ، خرم و خندان ، خوش خو ، خوش گو ،
چونکه سیرتش از صورتش هم آراسته تر بود، معلوم[1]
بود که شیرش[2] پاک و گوهرش تابناک است۔
فتوه خانه را چنان[3] راه مے برد که انسان حظ[4]
مے کرد ۔

سبب سفر حبیب الله به (کنگاور) رسیدگی[5] به
امور بچه هاے برادر ارشدش بود که در ژندارمری[6]
داخل بود، و مے گفتند، در جنگ با روسها
رشادت بسیار نموده، و تیر[7] خورده ، و زیر برف
مانده بود۔ در ضمن[8]، حبیب الله از طرف استادش
هم مامور بود که در (کنگاور) چند من توتون[9]

---

[1] (معلوم بود) ظاہر تھا ۔ [2] (شیرش پاک) شریف خاندان (گوهرش تابناک) نیک سرشت تھا ۔ [3] (چنان راه مے برد) ایسا چلاتا تھا ۔
[4] (که انسان حظ مے کرد) کہ آدمی کو لطف آتا تھا ۔
[5] (رسیدگی) انتظام ۔ [6] (ژندارمری) انگریزی لفظ ہے
یعنی اندرون ملک کا انتظام کرنے والی فوج ۔
[7] (تیر خورده) گولی کھا کر ۔
[8] (در ضمن) ساتھ ہی ۔ [9] (توتون) سگریٹ بنانے کا تمباکو ۔

خوبے را ہم، کہ بہ قیمتِ مناسب سُراغ[۱] کردہ
بود، خریداری نمودہ بہ (ملا بیر) ہیرد۔ و محرمانہ[۲] باید
دانست کہ حبیب اللہ بے میل[۳] ہم نبود کہ
با وطن و دوستانِ قدیم خود دیدارے[۴] تازہ نماید۔
خدا مے داند کہ دلِ حبیب اللہ ہم در (کنگاور) در جائے[۵]
گِرد بود یا نہ، ہمیں قدر ہست کہ مردم از نامزدِ
وے با خواہر یکے از دوستانِ قدیمش حکایت ہا
نقل مے کردند ۔

وقتے گاری حاضر شد، حبیب اللہ کلاہِ
نمدی بر سر، کمر بند ابریشمی بر کمر، سرداری[۶]
مشہدی در بر، گیوۂ[۷] اصفہانی بر پا، ابرو[۸] زرنگ
و خندان، جُفتہ[۹] زد بالاے گاری، و بہ

---

۱ (سُراغ کردہ بود) پتا لگایا تھا ۔ ۲ (محرمانہ) خفیہ طور سے ۔ ۳ (بے میل ہم نہ بود) بغیر خواہش کے بھی نہ تھا ۔ ۴ (دیدارے تازہ نماید) نئے سرے سے ملاقات کرے ۔ ۵ (در جائے گرد بود) کہیں پھنسا ہوا تھا ۔
۶ (سرداریٔ مشہدی) مشہدی کوٹ ۔ ۷ (گیوہ) سوت کی بنی ہوئی جوتی، شوز کی شکل کی ۔ ۸ (ابرو زرنگ و خندان) چہرہ بشاش (زرنگ، ہوشیار ۔ ۹ (جُفتہ زد بالاے گاری) اُچک کر گاری پر بیٹھ گیا ۔

دوستان و آشنایان که در پایین بودند گفتند:
خوب دیگر اگر ما را نه دیدید حلالِ مان کنید[1]
و شب جمعه نیم من[2] آرد ، نان و حلوا کرده ،
به شل[3] و کور هائے (ملایر) بدهید بخورند ، صدائے
خندهٔ بلند شد و ، خدایا[4] به امیدِ تو ، گویان راه
افتادیم - چوں راه محفوظ نبود ، مجبور بودیم که
روز راه برویم و شب لنگ[5] کنیم - زمستانِ
ایں سال هم دیگر از زمستان هائے تاریخی بود
و برف و یخ قیامت مے کرد ۔

رسیدیم به (نوبسرکان) و شاهزادهٔ پرنس
پیاده شد ، و بدون اینکه اعتنائے به کسے بکند
مے خواست برود ، ولے میر[6] العام با حمزه ،
سوزچیٔ[7] مان ، حرفش[8] شد - حمزه هم اصلاً از

---

[1] (حلالِ مان کنید) ہمیں کہا سنا بخش دینا ۔

[2] (نیم من آرد) تبریزی من قریب ساڑھے تین سیر انگریزی کا ہوتا ہے

[3] (شل) اپاہج ۔ [4] (خدایا بہ امید تو) خداوندا تیرا ہی آسرا ہے۔ سفر پر روانگی کے وقت کہتے ہیں ۔ [5] (لنگ) قیام ۔

[6] (میر العام) انعام کے متعلق ۔ [7] (سوزچیٔ مان) ہمارے سائیس ۔ [8] (حرفش شد) اس کی تکرار ہو گئی ۔

اہلِ بغداد بود۔ حمزہ بزبانِ ترکی، حرفہائے[1]
آب نکشیدہ بہ شاہزادہ پیشکش نمودہ۔ شاہزادہ
ہم ہمہ را تحویل[2] گرفت و لائے[3] ریش و سبیل گذاشت
و رفت۔ ما ماندیم و رُفقا و سرما و برف۔
میان ما تنہا حبیب اللہ بود کہ از سرما باکے
نداشت و از بس شِر[4] و وَر مے یافت، مارا[5]
رودہ بر کردہ بود، و ہمے گذاشت بہ تبسم
سرما با گوش و بینی ما ن چہا مے کند مضمون[6]
ہا مے گفت کہ یہودیئ[7] دزد زدہ را بہ خندہ
مے آورد۔ راستی کہ در تقلیدِ[8] مردم و مخصوصاً

---

[1] (حرفہائے آب نکشیدہ) ہتک آمیز کلمات + [2] (ہمہ را تحویل گرفت) سُن کر چپ ہو رہا + [3] (لائے ریش و سبیل گذاشت) ڈاڑھی مونچھوں کے نیچے رکھ لیا۔ یعنی پی ہی گیا + [4] (شر و ور مے بافت) واہی تباہی باتیں کرنا + [5] (مارا رودہ بر کردہ بود) ہماری انتڑیوں میں (ہنسی کے مارے) بل پڑ گئے +

[6] (مضمون گفتن) لطیفہ گوئی کرنا + [7] (یہودی دزد زدہ را بہ خندہ مے آورد) ایسی ہنسی کی باتیں کرتا تھا کہ لُٹا ہوا یہودی ہنس پڑتا +

[8] (در تقلید مردم) لوگوں کی نقلیں اتارنے میں +

اخوندہا، دست[1] غریبی داشت۔ وقتے[2] چرت ما
مان مے برد، او تازہ[3] بنائے آوازہ خوانی را
مے گذاشت ۔

شب را در منزل (فرج) گذرانده، صبح
ہمیں کہ آفتاب[4] تیغ زد، راہ[5] افتادیم۔ حبیب
اللہ را چاپے (فرج) سر دماغ[6] آوردہ بود،
وکیفے[7] داشت کہ بیاد بہ بیں است[8] کشمش و
بادام بود کہ از جیب[9] در آوردہ، خود مے خورد
و بما مے خوراند۔ اول ہواے خوش و آفتابے
داشتیم، ولے کم کم[10] ہوا گرفتہ شد، و یک[11] دو بد
سختے کہ گوش و بینی را مے برید شروع کرد

---

[1] (دست غریبے داشت) عجیب عادت رکھتا تھا ۔

[2] (وقتے چرت مان مے برد) جب ہمیں اونگھ آتی ۔ [3] (تازہ بنائے آوازہ خوانی را مے گذاشت) وہ نئے سرے سے گانے لگتا ۔ [4] (آفتاب تیغ زد) سورج نے سر نکالا ۔ [5] (راہ افتادیم) ہم چل پڑے ۔ [6] (سر دماغ آوردن) خوش کرنا ۔ [7] (کیفے داشت کہ بیاد بہ بیں است) وہ ایسا مزہ میں تھا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا ۔ [8] (بہ [illegible]) منقہ [illegible] ۔ [9] (از جیب در آوردہ) جیب سے نکال کر ۔

[10] [illegible] ہوا گرفتہ شد [illegible] [11] [illegible]

به وزیدن - حبیب الله رُو بآسمان کرد و گفت:-
ای خورشید خانم، باز[1] بنای تُخچگی را گذاشتی
و رُو[2] بندت را پائین انداختی، اگر تفم[3] یخ نمی
بست یک تف بآن روی سنگپایت[4] می
انداختم، وای افسوس!

برف بنای باریدن گذاشت، و سرمای
موذی چنان پیر[5] مسافر را درمی آورد که انسان
دلش می خواست قیامت برپا می شد، و
گناهانش بر ثوابهایش چربیده[6] دیگر در آتش
جهنم سرازیر[7] می شد- دیگر صدای[8] احدی
بلند نمی شد، فقط گاه گاهی صدای حبیب

---

[1] (باز بنای تُخچگی را گذاشتی؟) پھر تو نے چھنالاپن شروع کر دیا ہے؟
[2] (رُو بندت را پائین انداختی) تو نے اپنا نقاب مُنہ پہ ڈال لیا ہے۔
[3] (اگر تفم یخ نمی بست) اگر میرا تھوک سردی سے جم کر نہ رہ جاتا۔
[4] (رُوی سنگپایت) تیرا جھانویں کا سا منہ۔
[5] (پیر مسافر را درمی آورد) پیر کسی را درآوردن گالی ہے یعنی کسی کے پیر کو قبر سے نکالنا۔ یعنی مصیبت میں مبتلا کرنا۔
[6] (چربیده) زیادہ ہو کر۔ [7] (سرازیر می شد) گر جاتا۔
[8] (صدای احدی بلند نمی شد) کسی کی آواز نہ نکلتی تھی یعنی سب چپ تھے۔

اللّٰہ شنیدہ مے شد - حمزہ مے گفت :-
چند[1] فرسخ بیش بہ (کنگاور) نہ ماندہ - برف ہم
کہ دست بردار نہ بود - ناگہاں صدائے از کنارِ
جادہ بلند شد و چرت[2] مان را از ہم درانید -
ہمیں کہ سرہائے خود را بلند کردیم ، دیدیم
یک نفر قزاقِ[3] روسی بہ روئے برف افتادہ ،
با صوتِ[4] محزونے ہے التماس مے کند ، و
پائے مجروحِ خود را نشان مے دہد - جعفر خان
گفت :- رفقا[5] ملتفت باشید کہ رندان برائے
مان تلہ[6] حاضر کردہ اند ! و بہ حمزہ نشترے[7] زدہ
گفت :- دِ[8] ! جانت در آید ! شلاق[9] کش ، برو -

---

[1] (چند فرسخ بیش نہ ماندہ) چند ہی فرسخ رہ گیا ہے +
[2] (چرت مان را از ہم درانید) ہماری نیند اڑا دی +
[3] (قزاقِ روسی) روسی رسالے کا سوار + [4] (با صوتِ محزونے ہے التماس مے کرد) دردناک آواز میں متواتر منتیں کرتا تھا +
[5] (رفقا ملتفت باشید) دوستو ہوشیار ہو جاؤ +
[6] (تلہ حاضر کردہ اند) پھندا لگا رکھا ہے + [7] (نشترے زدہ) ڈانٹ کر + [8] (دِ) ہائیں - (جانت در آید) تو مر جائے +
[9] (شلاق کش) لگا پچھیں +

ولے حبیبُ اللہ با حالتِ تعجب گفت :- اے[1] خدا بابابت را بیا مرزد ، تنلہ[2] تلہ چی ؟ بندۂ خدا زخمی است ! زبانش دروغ بگوید ، خونِ سُرخش کہ راست مے گوید ، اگرچہ دشمن است ، با دشمنِ خوار و زبون بے مروّتی نا جوانمردی است ، خدا را خوش نمے آید ایں بیچارہ را در ایں حال بگذاریم و برویم ! و در ہماں حالِ حرف زدن جُفت[3] زد پائیں ، و خود را بہ رُوسی رسانده ، زیرِ بازویش را گرفتہ ، با مہربانئی تمام بلندش نمود و کمکش کرد و بہ طرفِ گاریش آورد - حمزہ ہم باز چند[4] تا فحشے ، بہ نافِ ہرچہ اُرس ہست ، بست ، و گاری را نگاہ[5] داشت - حبیبُ اللہ رُوسی را ، ہرجور[6]

[1] (اے خدا بابابت را بیا مرزد) محاورہ ہے کہ خدا تیرے باپ کو بخشے +

[2] (تنلہ ملہ چی) (ملہ) تابع مہمل - یعنی پھندا وندا کیسا +

[3] (جفت زد پائیں) گاری سے نیچے کود پڑا + [4] (چند تا فحشے ، بہ نافِ ہرچہ اُرس ہست بست) چند گالیاں سب کے سب روسیوں کو دیں +

[5] (نگاہ داشت) روک لی +

[6] (ہرجور بود) جیسے بھی ہو چکا +

بود سوارِ گاری نمود، و خودش هم پهلوی بالا،
و گاری راه افتاد.- جعفر خان، محضِ احتیاط
آهسته بگوشِ حبیب الله گفت:- حالا[1] که
گذشت، ولے بد کردی، ترا چه باین کارها.
حبیب الله خنده کرد و گفت:- اے بابا،
روسی[2] که هست ولے مسلمانی. ما کجا رفتند!
آدم به گرگِ بیابانی هم باید یک وقتے رحمش
بیاید.- جعفر خان سرے[3] تکان داد و گفت:-
خوب! باشد! بالآخره بزودیِ اشاره و بهزار
زحمت معلوم شد که چند نفر قزاق روسی که
مامورِ جمع آوری آذوقه[4] بوده اند و روسیِ
رفیقِ ما هم جزوِ آنها بوده، یک دفعه بلوچهاے
اطراف، از پشتِ[5] تپه، آنها را به باد[6] گلوله
گرفته، قزاق ها فرار کردند، و این یکے

---

[1] (حالا که گذشت) اب جو ہونا تھا ہو چکا + [2] (روسی که ہست، ہاں کہ وہ روسی ہے + [3] (سرے تکان داد) سر ہلایا +
[4] (آذوقه) راشن، خوراک +
[5] (از پشتِ تپه) ٹیلے کی آڑ سے + [6] (به باد گلوله گرفتند) گولیوں کے آگے رکھ لیا +

بد بخت گلوله به رانش خورده ، بدست بلوچها افتاد ، اسپ و تفنگش را گرفته و جیب هایش را خالی کرده ، خودش را دل[1] کرده تمام شلوارش یک تکه خون شده بود۔ حبیب الله کَنگَک[2] از خُرجین[3] خود در آورده ، با مهربانی تمام به زوے زخمش بست ، و مثلی اینکه صد سال با او برادر خوانده[4] بود۔ مغز بادام و کشمش از جیب خود در آورده به او داد و گفت :- شاید این ها هم با مجروحین ما همین طور رفتار[5] کرده باشند ؛

حمزه دست از غرغر بر نمی داشت[6] و مدام لُند لُند[7] می کرد ، که گاری پای خودش کم بود؟

---

[1] (دل کردن) چھوڑ دیا ؛ [2] (کنگک) کمر میں باندھنے کا کپڑا ؛

[3] (خرجین) چھوٹے کے ٹوٹنے کی چیز ہے ، جس میں سامان سفر بھر کر اونٹ یا گھوڑے وغیرہ پر لاد لیتے ہیں ؛

[4] (برادر خوانده) منہ بولا بھائی

[5] (رفتار) سلوک ؛

[6] (دست از غرغر بر نمیداشت) بک بک سے باز نہ آتا تھا ؛

[7] (لُند لُند) بڑ بڑ ؛

سر[1] بار ہم بارش کردہ ! و اوقات[2] تلخی را سر اسپ ہاے زبان بستہ در مے آورد۔ عاقبت[3] حبیب اللہ بہ تنگ آمدہ گفت:۔ اے عرب موش خوار ، تا کے مثلِ کنیزِ حاجی باقر قرقر[4] مے زنی؟ مے[5] دانم دردت کجا است ، بیا این دو[6] قرانی را بگیر و خفہ[7] شو۔ و از زیر شال[8] خود کیسۂ در آوردہ ، یک دو قرانی انداخت پیشِ حمزہ ، و ہمیں کہ مے خواست دوبارہ کیسہ را زیرِ شال بگذارد ، از دستش افتاد ، و دو قرانی ہا سرا[9] زیر شد توے دامنش ، این پول[10] پولے بود کہ حبیب اللہ از مزد و انعام ہاے کہ گرفتہ بود ، بخیال اینکہ بہ

[1] (سر بار) فالتو بوجھ جو ضرورت کیوقت اصلی بوجھ پر لاد دیتے ہیں۔
[2] (اوقات تلخی . . . در مے آورد) غصہ بے زبان گھوڑوں پر نکالتا تھا۔
[3] (عاقبت) آخرکار۔ [4] (قرقر مے زنی) بک بک کرتا رہتا۔
[5] (مے دانم دردت کجا است) میں جانتا ہوں تجھے کس بات کا رنج ہے۔
[6] (دو قرانی) نقری سکہ ہے اٹھنی کے برابر۔ [7] (خفہ شو) چپ رہو۔
[8] (شال) پورا گھر شال کمر ہے۔ کمر میں لپیٹنے کا کپڑا۔
[9] (سرا زیر شد توے دامنش) گر گئیں اسکے دامن میں۔ [10] (پول) روپیہ پیسہ۔

عروسئ خود خرج کند، جمع کردہ، و حالا
برائے زن و بچۂ برادر گم شدۂ خود ہمراہ
برداشتہ بود، و چند تومانے[1] اش ہم پولے بود
کہ استادش برائے خرید توتون[2] بہ او دادہ بود۔
روئے ہم رفتہ[3] یک بیست تومانے مے شد۔
چشم من، در موقعے کہ پول ہا از کیسہ ریخت،
از قضا[4]، بہ چشم روسی افتاد۔ دیدم برق بدے[5]
زد، و مثلِ گرسنۂ کہ کباب بہ بیند، ہمان
با چشم خواست، پول ہا را بلع[6] کند ✣

برفِ موذی دست بردار نبود، ابر ہائے
تیرہ و تار روئے ہوا را گرفتہ، سرما داشت[7]
سنگ را مے شگافت، روسئ مجروح مثلِ
موش از آب بیرون کشیدہ پیہم[8] مے لرزید و

[1] (تومان) دس قرآن کا ایک تومان۔ قران چونی کے برابر ہے ✣

[2] (توتون) سیگرٹ بنانے کا تمباکو ✣

[3] (روئے ہم رفتہ) سب ملا کر ✣ [4] (از قضا) اتفاق سے ✣

[5] (برقِ بدے زد) بری طرح سے چمکی ✣ [6] (بلع کند) نگل جائے ✣

[7] (سرما داشت... شگافت) سردی پتھر کو پھاڑے ڈالتی تھی ✣

[8] (پیہم) متواتر۔ لگاتار ✣

بچے با چشم ہاے زرد مژۂ خود خیرہ خیرہ بما نگاہ
مے کرد، و معلوم بود، سرما پیرش را در آوردہ
بود۔ ناگہاں حبیب اللہ عُبلے گرم خود را
از دوش برداشتہ بہ دوش قزاق انداخت و
گفت: اے بابا! بہ بنی نوع خود ترحم لازم
است، ایں در بدر شدہ را سرما خواہد کشت،
از مروت و تنبیہ ایں جوان لختے واژ بردم
و دلم مے خواست، بلند شدہ آں پیشانی فراخش
را، کہ کلاہ نمدی خط انداختہ بود، بوسہ ستایش
بدہم ۔

خلاصہ روسیہ دیگر سرش را از زیر عبا در
نیاورد، تا وقتے کہ گاری رسید مقابل "قلعہ سنگی"
کہ در نزدیکی "کنگاور" واقع است۔ دروازان
قلعہ، یک دستہ قزاق روسی، آتشے روشن
کردہ، و دور آں را گرفتہ، با صداے شراب
آلود، آوازہ خوانی مے کردند۔ روسی مجروح

[illegible]

به محض شنیدن صداے آشنا، سر از زیر عبا
بیرون آورده، مثل آنکه جان تازه در بدنش
دمیده باشد، سرپا[1] برخاست، و رفیقانش را
به زبان روسی آواز داد - قزاق ها همین که
چشم شان به او افتاد، فریادے[2] زده و خندان
و بشاش دویدند بطرف گاری و کمک کردند
تا رفیق مجروح شان از گاری پیاده شد -
ولے در همان حال پیاده شدن، من دیدم
چیزے به رفقایش گفت، و فوراً همه نگاه
شد و تیز به حبیب الله انداختند - ولے
حبیب الله که مشغول پیاده کردن روسی مجروح
از گاری بود، ملتفت[3] نگاه آنها نشد - به محض
اینکه پاے روسی به زمین رسید، قزاق دیگرے
که معلوم بود بایستے[4] رتبهٔ داشته باشد، و
بوے[5] الکل دهنش تا این طرف گاری میرسید

[1] (سرپا برخاست) اُٹھ کھڑا ہوا ۔ [2] (فریادے زده) نعرہ مار کر ۔
[3] (ملتفت نگاه آنها نشد) انکی نگاہ کو اسنے نہ دیکھا ۔
[4] (بایستے رتبهٔ داشته باشد) ضرور کچھ عہدہ رکھتا تھا ۔
[5] (بوے الکل دهنش) اس کے مُنہ سے شراب کی بُو ۔

دست[1] در آورده، پیچ[2] جیب را گرفته، با
قوتِ تمام، او را از گاری کشید پائین، و
قزاق هاے دیگر، امانِ[3] آنکه بگذارند به فهمد
مطلب از چه قرار است نداده، از هر طرف
به بادِ[4] شلاقش گرفتند، و کشان کشان بردندش
بطرف قلعهٔ حسن از روے تعجب نگاهے به
جعفر خان انداختم. ولے او با کمالِ آرامی
و آهستگی بمن اشاره کرد که صدایت[5] در نیاید!
و رُو به حمزه کرده گفت: — مگر خوابت برده!
چراغے راق! دِ[6]! یا الله[7]! جانت[8] در آید!
حمزه هم شلاق را به پشتِ اسپ ها آشنا نمود
و چند لعنت هم به ترکی و عربی، ظاهرا به
اسپها و در باطن به روس هاے از خدا بے خبر

[1] (دست در آورده) ہاتھ بڑھا کر ۔ [2] (پیچ) گلا، ٹینٹوا ۔
[3] (امان ... نداده) مہلت نہ دی ۔ [4] (به بادِ شلاقش گرفتند) دھڑا دھڑ پیٹنا شروع کیا ۔
[5] (صدایت در نیاید) دم نہ مارنا ۔ [6] (دِ) ہانکنا! ۔
[7] (یا الله) یہ محاورہ ایسے وقت استعمال کرتے ہیں جب کسی کام کے شروع کرنے کو کہا جائے ۔ [8] (جانت در آید) مر جائے ۔

کرد، و گاری راہ افتاد۔ پس از عبورِ یک پیچ[1]، جلوے گاری خانہ[2] رسیدہ ایستاد، و پیادہ شدیم ۞

کاشف کہ بعمل آمد[3] معلوم شد حبیب اللہ را متہم کردہ اند کہ با یک قزاقِ رُوسی، کہ با او ہم سفر گاری بودہ، بد سلوکی کردہ، و پس از انکہ مہرہ صورتش[4] را با شلاق خونین کردند، سردارِ رُوسی، محض ترس چشم[5] اہالئی قصبہ و اطراف کہ با روس ہا خوب رفتار نمے کردند، حکم کردہ بود کہ تیرش بار انش کنند[6]۔ و مخصوصاً شنیدم کہ ہماں رُوسی مجروح، کہ حبیب واقعاً از مرکب خیالش دادہ بود، با جیب خیلے بہ خشونت رفتار نمود ۞

---

[1] (پس از عبور یک پیچ) ایک موڑ گزرنے کے بعد ۞

[2] (جلوے گاری خانہ) گاڑی خانے کے سامنے ۞

[3] (کاشف کہ بعمل آمد) جب حالات ظاہر ہوئے ۞

[4] (مہرہ صورتش) اس کا سر منہ ۞

[5] (محض ترس چشم) صرف رعب ڈالنے کی غرض سے ۞

[6] (تیر بارانش کنند) اسے گولیوں سے اُڑا دیں ۞

از شنیدن این خبر دنیا[1] را به کله ام کوبیدند
سراسیمه دویدم پیش جعفر خان ۔ او هم در دالان
قهوه خانه، محض رفع خستگی راه، مشغول
کشیدن تریاک بود ۔ گفتم :۔ چه نشسته ای!
دارند[2] جوان مادر مرده را، در عوض همه آن
جوانمردی، می کشند! بیا برویم دست[3] و پاے
کنیم، نگذاریم، خون او بی گناه و ناحق ریخته
شود! جعفر خان، بدون آنکه سرش را بلند
کند گفت :۔ ای بابا! مگر فضولت را از
دستت گرفته اند، می خواهی سرت را بر باد
بدهی، اینها[4] را بی خود نیست که "خر بی
شان" می گویند، برو نیش عقرب را ماچ[5]
کن و ببین چه طور مروت را کف[6] دستت

---

[1] (دنیا را به کله ام کوبیدند) دنیا کو میرے سر میں مارا یعنی مجھے سخت صدمہ ہوا ۔ [2] (دارند ..... می کشند) قتل کر رہے ہیں
[3] (دست و پاے کنیم) ہاتھ پاؤں ماریں ۔ [4] (اینها را بی خود نیست کہ خر بی شان می گویند) ان کو بلاوجہ تو خر بی شان نہیں کہتے ۔
[5] ماچ کردن : چومنا ۔
[6] (کف دستت گذارد) تیری ہتھیلی پہ رکھتا ہے ۔

سے گذاردہ ، ہاے ہاے ! و بناً[1] کرد بہ کشیدنِ تریاک ۔

حالتم سخت پریشان و درہم بود ، خون مانندِ[2] دنگِ برنج کوبی در شقیقہ ام مے زد ، کلّہ ام نزدیک بود بہ ترکد ، و داشتم[3] خفہ شدم ۔ از خود بے خود رفتم روئے پشتِ بامِ گاری خانہ و گوشۂ کہ مشرف[4] بر میدانِ گاہ "کنگاور" بود استادم ۔ از شب دو سہ ساعتے گذشتہ بود ، ابرہا از ساحتِ آسمان برطرف شدہ و مہتاب روے میدان گاہ را فرا گرفتہ ، برف زمین و زمان را بدامنِ خود پیچیدہ ، گوئی کفنے بود کہ خاکِ[5] بے صاحبِ ایران را در برگرفتہ بود ۔

ناگہاں دیدم چند نفر قزاق پیدا[6] شدند کہ

---

[1] (بنا کرد بہ کشیدنِ تریاک) چانڈو پینے لگ پڑا ۔

[2] (مانندِ دنگِ برنج کوبی در شقیقہ ام میزد) چاول کوٹنے کے اکھڑ کی طرح میری کن پٹی میں لگتا تھا ۔

[3] (داشتم خفہ شدم) میرا دم گھٹ رہا تھا ۔ [4] (مشرف ... بود) مرکوب تھا ۔ [5] (خاکِ بے صاحبِ ایران را) ایران کے لاوارث ملک کو ۔ [6] پیدا شدند) دکھائی دیئے ۔

حبیب را با سر برہنہ و بازواں[۱] از عقب بستہ
درمیان[۲] گرفتہ، بہ طرفِ تپۂ کہ نزدیکِ قصبۂ
"کنگاور" واقع است، رواں بودند۔ من
دیگر حالتم را نہ فہمیدم و ہمیں قدر دانستم کہ
طولے نکشید کہ صدائے[۳] شلیکے بلند شد،
بہ صدائے شلیک سگ ہائے اطرافِ عوعوے
دلخراشے نمودند، و کلاغ ہائے کہ در شاخۂ درختاں
غنودہ بودند سراسیمہ بانگے[۴] زدہ از شاخے بہ شاخِ
دیگر پریدند، و از[۵] نو خاموشی مستولی گردید۔ من
بدونِ ارادہ از بام بزیر آمدم، وحشی[۶] و دیوانہ وار
بہ طرفِ تپۂ مذکورہ روانہ شدم۔ دفعتاً در اندک
فاصلہ، در جلوئے[۷] من، جسدِ حبیب اللہ نمودار
گردید۔ دو دستش از دو طرف بہ روئے برف
دراز بود، و حالتِ استغاثہ[۸] بدرگاہ خداوند دادگر
داشت۔ خونے کہ از پہلویش بہ روئے برف

---

۱ (بازواں از عقب بستہ) مشکیں کسے ہوئے + ۲ (درمیان گرفتہ) گھیرے ڈالے ہوئے + ۳ (صدائے شلیکے بلند شد) باڑھ کی آواز سنائی دی + ۴ (بانگے زدہ) پھڑ پھڑا کر + ۵ (از نو) نئے سرے سے + ۶ (وحشی) [illegible] + ۷ (در جلوئے من) میرے سامنے + ۸ (استغاثہ) داد خواہی +

جاری بود، خونے را کہ از ران رُوسیِ مجروح بیِن راہ، در رُوے برف دیدہ بودم، بہ خاطر من آورد، و آہ از نہادم بر آمد۔ در ہمیں لحظہ یک لختۂ[1] ابرِ تارے، مثل اینکہ بخواہد پردہ بہ رُوے زشتیِ کردارِ اولادِ آدم بکشد، رُوے[2] ماہ را گرفت و عالم روشن یک بارہ تار گردید۔ در آں تاریک و روشنی، ناگہاں بہ نظرم آمد کہ یک[3] سیاہی با حزم و احتیاط و شلاں[4] شلاں بہ طرفِ جسدِ بے حرکت نزدیک مے شود۔ خود را در عقبِ درختے پنہاں ساختم و دیدہ[5] دوختہ با دقتِ[6] تمام، مشغولِ نگریستن گشتم۔ در ہمیں لحظہ ماہ از زیرِ ابرِ سیاہ از نَو بیروں آمد۔ بدون[7] تردید سیاہی را شناختم، قزاقِ مجروح ہم سفرِ ما بود! متحیر بودم مقصودش چیست؟ گفتم شاید

---

[1] (لختۂ ابرِ تارے) سیاہ بادل کا ٹکڑا۔ [2] (روے ماہ را گرفت) چاند پر چھا گیا۔ [3] (یک سیاہی) ایک کالی سی چیز۔ [4] (شلاں شلاں) لنگڑاتا ہوا۔ [5] (دیدہ دوختہ) ٹکٹکی لگا کر۔ [6] (با دقتِ تمام) بہت غور سے۔ [7] (بدون تردید) بلا شبہ۔

می‌خواهد تلافی نیکوی‌های حبیب را کرده و
جسدش را از دست برف یکباره بوده بخاک
بسپارد - ولے[1] نه خیر - خود را غلطان غلطان
به جسد حبیب رسانیده، و پس از نگاهی به
اطراف خود، خم شده، و دست کرد[2] در بغل
حبیب و چیزے را در آورد[3]، و به عجله هر چه
تمامتر[4]، در بغل گذاشت[5]، و با شتاب و اضطراب
به طرف قلعه روان گردید - در بدو[6] امر
هیچ سرے در نیاوردم[7] که مقصودش از چه قرار است -
ولے حالا دستگیرم شد[8] و فهمیدم قزاق بدنهاد،
به طمع پولے چند، آن همه مروت و احسان
این جوان نامراد را فراموش کرده، خون بیگناه
او را به هدر داده است ؛
فردا صبح، که از همت جعفر خان، اجازهٔ
حرکت از "گنگاور" را بدست آورده بودیم و تهیات

---

۱ (ولے نه) لیکن نہیں ؛ ۲ (دست کرد) ہاتھ ڈالا ؛ ۳ (چیزے در آورد)
کچھ نکالا ؛ ۴ (به عجله هر چه تمامتر) جتنی جلدی ہو سکا ؛ ۵ (در بغل گذاشت)
جیب میں رکھ لیا ؛ ۶ (در بدو) شروع میں ؛ ۷ (ہیچ سرے در نیاوردم)
میں کچھ نہ سمجھا ؛ ۸ (حالا دستگیرم شد) اب میری سمجھ میں آیا ؛

حرکت بہ سمت "کرمان شاہ" بودیم، خواستیم
بازدیدے[1] بہ حبیب اللہ نمودہ باشیم و خدا
نگہدارِ آخرینے بہ او گفتہ و فاتحہ برایش خواندہ
باشیم۔ دیدم جسدِ حبیبِ ناکام در زیر برف
شبانہ ناپدید گردیدہ۔ نہ از او اثرے ماندہ
و نہ از پاے قزاقِ بد سرشت۔ دستِ بے
اعتناے طبیعت[2] ہر دو را پوشاندہ و ہیچ
اثرے از مجازات[3] و مکافات ندیدم ۔

درین بین صداے جعفر خان بگوشم رسید
کہ از دور صدا مے کرد و مے گفت:- خان!
سرما پر زور است، اگر مے خواہی تلف
نشوی یک[4] بستۂ تریاک بدہم زبان چہ معجزے
است۔ گاری ہم حاضر شد۔ سوار شدہ [5]راہ
افتادیم ۔

سید محمد علی جمال زادہ

---

[1] (بازدیدے) ملاقاتِ ثانی ۔ [2] (طبیعت) قدرت ۔
[3] (مجازات) سزا ۔ [4] (یک بستۂ تریاک) افیون کی ایک پڑیا ۔
[5] (راہ افتادیم) ہم چل پڑے ۔

رویت بغیرِ چشم

بعضے احساساتِ مخصوص در یک [1] عِدّہ
حیوانات دیدہ مے شود کہ براے بدست آوردنِ
مَبدءِ [2] آں احساسات، سالہا است، علماے
اُردو پا مشغولِ تحقیقات و امتحان مے باشند +
ازاں جملہ دُو خطِ [3] طولے عصبی در دُو
طرفِ بدنِ ماہی موجود است، کہ ہر گاہ
یکے ازاں دُو را ازکار [4] بیندازند، از ہماں
طرف ضعفِ باصرہ پیدا مے کند - مثلاً
اگر خطِ طرفِ راست را ابطال [5] کنند و موانعے [6]
در جلوے ماہی بگذارند کہ از میانِ آنہا عبور

[1] (عِدّہ) تعداد + [2] (مبدء) علت +

[3] (دو خط طولے عصبی) دو لمبی عصبانی لکیریں +

[4] (ازکار بیندازند) بیکار کر دیں +

[5] (ابطال کنند) باطل یا بیکار کر دیں +

[6] (موانعے در جلوے ماہی بگذارند) مچھلی کے سامنے
رکاوٹیں رکھ دیں +

کند، طرفِ راستِ بدنش بہ آنہا بر خورد[1] مے کند و خراشیدہ مے شود، و اگر ہر دو خط را باطل کنند با کمالِ زحمت عبور مے کند، در صورتیکہ اگر آں دو خطِ عصبی را سالم بگذارند و چشمہا را از دیدن مانع شوند، بہ آسانی مے تواند از میانِ موانعے کہ در راہِ اوست عبور نماید، و ایں قضیّہ خیالِ دیدنِ بغیر چشم را قہراً[2] احداث مے کند ٭

نیز خفاش[3] در تاریکی بطور کج[4] و معوّج حرکت مے کند و بہ محض اینکہ بہ دیوارے یا عایقے[5] دیگر بخواہد بر خورد کند، فوراً راہِ خود را تغییر مے دہد، زیرا در منتہا[6] الیہ بالہایش نقاطِ عصبی بسیارے است کہ مانعِ راہ قبل از اتصال بہ آں، ادراک[7] مے کند ٭

---

[1] (بر خورد مے کند) ٹکراتی ہے ٭

[2] (قہراً احداث مے کند) لازماً پیدا کرتا ہے ٭

[3] (خفاش) چمگادڑ ٭ [4] (کج و معوّج) ٹیڑھا ترچھا ٭

[5] (عایقے دیگر) کوئی اور رکاوٹ ٭ [6] (منتہا الیہ) آخری حصہ ٭

[7] (ادراک مے کند) بھانپ جاتی ہے ٭

بسیاری از کورها، قبل از اینکه به دیوارے برسند، مے فهمند، و اگر کسے از نزدیک ایشاں عبور کند، احساس مے کنند ۔

اینگونه قضایات[1] بسیاری از اہل علم را مشغول خود داشته - مے گویند "فراگول رمن" از محققین این عصر، روزے احساسات کورے را امتحان میکرده و سوزنے را به سمت او دراز کرده، از شخص کور حرکتے دفاعی، بدون اختیار، صادر شده و گفته، شما مرا با جسم نوکدار تیزے تهدید مے کنید - عالم مذکور در صدد امتحان بر آمد، و در تاریکی و روشنی، در نقاط مختلف بدن تجربه را تکرار[2] کرده - و براو معلوم شد که این احساس در پوست است ۔

هرگاه پارهٔ از پوست بدن را، پس از[3] نظافت کامل، با ذرّه بین معاینه کنند مسامات

---

[1] (قضایا، واقعات) [illegible]

[2] (تکرار کرده) دوہرا کر ۔

[3] (پس از نظافت کامل) بخوبی صاف کرنے کے بعد ۔

دیده میشود، یعنی شکل، دارای مسکن هاے بزرگ که گذار نور بین آنها خیلی زیاد است، و هر یک از آن مسامات قرار گرفته است در روے یک دستهٔ شاخ هاے عصبی بسیار نازک و باریک، که اہل تشریح آن مجموعه را از آلات لمس تصور میکرده اند، لیکن به عقیدهٔ "فرا کول" اینها چشم[1] هاے کوچکے هستند که در نسل هاے اولیه کار میکرده اند و بمرور[2] دهور دچار عطلت شده اند، زیرا احتیاجے به اعمال آنها نبوده، و نظیر این چشمها در بسیاری از حشرات الارض بکثرت یافت میشود. لاکن چون باطل نشده، میشود آنها را بدیدن عادت داد. اگر این بیان با یک[3] عدهٔ نمایش هاے عجیب همراه نبود، در جزو هزاران احتمالات علمی محسوب شده مورد توجهٔ اہل علم نمیشد ۔

[1] (چشم ہاے کوچکے) چھوٹی آنکھیں ۔ [2] (بہ مرور دہور دچار عطلت شده اند) زمانہ گذر جانے کے باعث دھندلی ہوگئی ہیں ۔ [3] (با یک عدهٔ نمایش ہاے عجیب ہمراه نبود) اگر کئی ایک عجیب تجربوں کے ساتھ نہ ہوتا ۔

یکے از محققین عصر کہ خودش ہم سالہا در ایں گونہ مطالب کار کردہ مے نویسد :-

"وقتے در ۱۹۲۰ء یاد داشت" فراگول" منتشر شد نبزدِ او رفتم و تقاضا کردم کہ خودم شخصاً امتحان کنم ، و با خودم پارچۂ مخملِ سیاہے دارائے آستر اطلس بردہ بودم ، پس چشم شاگرد را اولاً چسپانیدم ، و بعد ازاں با پارچہ بستم ، و اُطاق[1] را خلوت کردم ، و چند قطعہ مقوّا ، کہ میدانستم ارقام[2] روے آنہا نوشتہ است ، از میانِ جعبہ[3] برداشتم ، بدونِ آنکہ خودم بخوانم ، در زیر شیشہ گذاشتم و بپلوئے صورتِ او بردم ، پس از لحظۂ یکے از آنہا را خواند :- ۳۸۰ ، و پس از چند ثانیہ دیگرے را ہم خواند :- ۷۹۵ ، و ہر دو صحیح بود۔ پس کاغذے از جیب خود بیروں آوردم کہ بحروفِ[4] درشت نوشتہ شدہ بود ، آں حروف

۱ اطاق یا اتاق کمرہ ، یعنی کمرے کو دوسرے لوگوں سے خالی کیا ۔ ۲ ارقام نوشتہ ، آنہا نوشتہ ، یعنی ان پر نمبر لکھے ہوئے ہیں ۔ ۳ جعبہ یا صندوق ۔ یعنی پہلوئے صورت ، منہ کے سامنے ۔ ۴ حروف درشت ، موٹے حروف ہیں ۔

را ہم شناخت، آنگاہ کتابے باز کردم، وچند
کلمہ را ہجی کرد، پس چشم ہا را با کمالِ صعوبت
باز کردم، زیرِ پلک ہا بہم چسپیدہ بود۔ آنچہ
برمن از این امتحان، و امتحاناتے کہ بعد اران
کردم، معلوم شد این بود ÷

۱۔ مطمع این نظر بسیار تنگ است، بطوریکہ
یک کلمۂ پنج حرفی یکبار دیدہ نمے شود، حرف
بحرف باید دید، مثل آنکہ یک دستۂ نورؔ[۱] بسیار
کوچکے در روے شئے مرئیؔ[۲] حرکت دادہ شود
کہ ہر قطعہ کوچک را روشن مے کند، سائر
قطعات تاریک مے ماند ÷

۲۔ جسم مرئی، در اول باید زیاد نزدیک بہ
پوست باشد تا دیدہ شود، اما بتدریج بشود
فاصلہ را زیاد تر کرد، و اینؔ[۳] بستہ بہ ورزش
و عادت است ÷

نیز درؔ[۴] تمیز الوان امتحانات کردہ، باتمامِ احتیاط

[۱] (نور) روشنی ÷ [۲] (شئے مرئی) جو چیز آنکھ سے دیکھی
جاسکے ÷ [۳] (این بستہ بہ ورزش و عادت است) یہ استعمال
اور عادت پر منحصر ہے ÷ [۴] (در تمیز الوان) رنگوں کے پہچاننے میں ÷

بعمل آمده و معلوم شده که رنگ را هم میشود تمیز داد، با این خصوصیت که بینی برای این کار از سائر اعضا بهتر است ٭
سید حسن طبسی

نادر شاه

(ورقے از تاریخ نادری جدید)

نادر شاه که در اروپا معروف به قلی خان است، در کلات، واقع در ایالتِ[1] خراسان متولد شد، پدرِ او رئیس[2] طایفهٔ از افشار و حاکمِ قلعهٔ کلات بود۔ در قلعهٔ مذبور، همیشه عدهٔ کافی از قشون[3]، برای منع تاخت و تازِ تراکمه[4]، به خراسان ساخلو[5] شد، و وضع[6] طبیعیِ آں محل طورے است که

[1] ایالتِ خراسان، صوبۂ خراسان ٭ [2] رئیس، سرگروہ ٭ [3] قشون، چیش، فوج ٭ [4] تراکمہ، ترکمان لوگ ٭ [5] ساخلو، ترکی لفظ ہے یعنی قلعہ گیر فوج ٭ [6] وضع ...... اس جگہ کی قدرتی پوزیشن ٭

به[۱] یکے از در بند ها مشرف است و معدودے
قلیل در آنجا مے توانند بالشکرے بزرگ
مقاومت نمایند۔ نادر قلی که نادر شاه باشد،
طفل بود که پدرش از دنیا گذشت، وچون
حکومت این قلعه، سالها از پدر به پسر مے
رسید، عموے نادر شاه حکومت قلعه را به
این عنوان گرفت که بعد از رسیدن نادر قلی
به سِنّ[۲] رُشد به او تفویض نماید، ولے وقتے
نادر قلی به سنّ رُشد رسید عموے او به عذرِ
اینکه هنوز جوان است و نمے[۳] توانند از عهده
بر آید به او مداخله[۴] نداد، و به طائفه خود چنان
وا[۵] نمود که او جوانے است تند و ظالم و شایسته
حکومت نیست مگر آنکه بخواهند بجاے ملایمت
سختی به بینند۔ افشار ها از عموے نادر قلی راضی
بودند، خواهش کردند بر ریاست[۶] آنها باقی بماند،

---

۱ (به یکے از ......) ایک درۂ کوہ کا سرکوب ہے +
۲ (سنّ رُشد) بلوغت + ۳ (نمے توانند از .. ...)
فرائض کی ادائیگی کے ناقابل ہے + ۴ (مداخلہ) چارج +
۵ (وانمود) جتایا + ۶ (ریاست) سرکردگی۔ حکومت +

و چوں کفایت[۱] و انصاف او را دیده بودند از ترس اینکه مبادا وضع آنها بدتر شود، نخواستند به برادر زاده اش تمکین[۲] کنند۔ نادر قلی به تدلیس عموے خود از حق خویش محروم ماند و بواسطهٔ[۳] شورے که در سر داشت، نتوانست با این حالت درمیان اقوام خود زندگانی کند۔ بشهر مشهد که معروف به مشهد امام علی رضا است رفته داخل خدمت بیگلر بیگی یعنی والئی خراسان شده و به نیابت[۴] ایشک آقاسی باشی، معین گردیده و در آں[۵] مقام طورے رفتار کرد که سرکردهٔ یک دستهٔ سوار شد، و در مدافعهٔ ترکمان ها چناں نظم و رشادت خود را مکرر نشان داد که در ظرف مدت چند سال به منصب مین[۶] باشی گری رسید، و تا سن سی سال بر این مقام

---

[۱] کفایت: لیاقت ۔ [۲] تمکین کنند: اعانت کریں ۔
[۳] بواسطه: بسبب ۔ [۴] نیابت ایشک آقاسی باشی (... لفظ ہے یعنی ناظر دربار کا نائب ۔
[۵] ... طورے رفتار کرد) اور اس عہدہ پر ایسی خوبی سے کام ...
[۶] ... لفظ ہے یعنی ایک سو فوجی سپاہیوں کا افسر ۔

باقی بود، و ہمیشہ آثارِ شجاعت و عزم متین از او دیدہ مے شد، تمام دوستان و آشنایانِ او، او را دوست و محترم داشتند، ولے آنہا کہ با او مانوس نبودند، او را کنارہ[۱] جو تصور میکردند، و با او نمے[۲] جوشیدند۔ اگرچہ نادر مصمم شدہ بود کہ ہرگاہ موقعے پیش بیاید کار خود را بہ اعلےٰ درجہ برساند، ولے خیالاتِ بلندِ خود را پنہاں مے داشت، و مواظب[۳] بود مبادا چیزے از او ظاہر شود کہ اسباب حسد یا عداوتِ رؤسائے[۴] او گردد، و علے الظاہر[۵] از مقامے کہ داشت اظہارِ رضایت مے کرد تا در ۱۷۱۲ء مطابق ۱۱۲۳ ہجری کہ ترکمہا ناگہاں با دوازدہ ہزار سوار داخلِ خراسان شدہ، بنائے قتل و غارت گذاشتند۔ بیگلر[۶] بیگی پیش از چہار ہزار سوار و دو ہزار پیادہ حاضر

[۱] (کنارہ جو) تنہائی پسند ٭ [۲] (با او نمے جوشیدند) اسکے ساتھ بے تکلف نہیں ہوتے تھے ٭ [۳] (مواظب بود) احتیاط کرتا تھا ٭
[۴] (رؤسائے او) اُس کے افسر ٭ [۵] (علے الظاہر از مقامے کہ داشت) ظاہرا اپنے عہدے سے ٭ [۶] (بیگلر بیگی) گورنر خراسان ٭

نداشت که بمقابل آنها بفرستد. صاحب[1] منصبان را به مشورت طلبید و به آنها گفت :- که اگر فوراً جلوے[2] ترکمان ها گرفته نشود، تمام خراسان را، به حسبِ عادت، خراب و تاراج خواهند کرد و مرد و زن و اطفال را اسیر خواهند نمود و اموال را، بقدرے که بتوانند، به غارت خواهند برد، و سرِ من به برباد خواهد رفت. صاحب منصبان گفتند :- قشونے که حاضر است ابدا برائے مقابلهٔ دشمن کافی نیست، و به هیچ وجه نمی توان امیدِ ظفر داشت، و یقیناً اگر با این معدودِ قلیل اقدام به جنگ شود پادشاه مواخذه خواهد کرد که چرا قشون را بے[3] محابا بکشتن داده ایم. بیگلر بیگی همین که در آنها آثارِ اضطراب دید گفت :- من خود با قشونے که هست میروم و سعی خود را مے کنم، بیم و خطر بهتر از آن ست که آسوده بنشینیم، تماشا کنیم و

---

[1] : صاحب منصبان : (افسران) ؛ [2] : جلوے ترکمان ها گرفته نشود : اگر ترکمانوں کو روکا نہ جائے ؛

[3] : بے محابا : بے دھڑک ؛

تراکمہ مملکت را خراب و اہالی را اسیر کنند۔ نادر
قلی در ایں شورائے[1] حاضر بود، ولے در[2] مقامے
کہ داشت، ماذون نبود، قبل ازاں کہ از ہمگنان
او سوال شود، اظہارِ رائے بکنید، باوجودِ ایں
بر خاست و اجازہ طلبید کہ در ایں موقع رائے
خود را بعرض برساند۔ رخصت[3] یافتہ گفت:۔
دشمن نزدیک است، وقتِ گفتگو نیست، چند
روزِ دیگر رؤسائے قشون، بہ آنچہ حالا نمے
خواہند اقدام کنند، مجبور خواہند شد۔ شجاعتِ
آقا و رئیس ما کہ مے خواہد شخصاً بہ مدافعۂ
دشمن برود، خیلے محلِ تحسین است، ولے
لزومے[4] ندارد کہ ایشاں خود را بہ چناں خطرِ
بزرگ بیندازند، زیرا کہ اگر اتفاقے[5] برائے
ایشاں بیفتد تمامِ مملکت از دست مے رود
رائے صواب آنست کہ خود در شہر مشہد

---

[1] (شورائے) مشورہ ٭ [2] (ولے در مقامے کہ داشت ماذون نبود) لیکن عہدہ کے لحاظ سے اذن نہ رکھتا تھا ٭ [3] (رخصت یافتہ) اجازت پاکر ٭

[4] (لزومے ندارد) ضرورت نہیں ٭

[5] (اتفاقے۔۔۔۔۔) اگر ان کو کوئی تکلیف پیش آجائے ٭

بماند و با آں قدر قشون کہ مے تواں از اطراف جمع کرد ، بہ محافظتِ شہر اقدام شود ، و فوراً قشونِ حاضر بمقابلِ دشمن مامور گردد ، معابر[1] و در بند ہا را سد کنند ، جلو دشمن را بگیرند تا قشونِ دیگر بہ امداد برسد ۔ من بہ تجربۂ کہ از شجاعت و رشادتِ قشونے کہ دارم اطمینان دارم ، و ہرگاہ بسرکردگی مامور شوم بطورے یقین بہ غلبہ دارم کہ از سرِ[2] خود التزام مے دہم +

بیگلربیگی بقدرے از اظہارِ ایں خدمت خوش وقت شد کہ رائے سرکردگانِ دیگر را نہ پرسید و فوراً بہ نادر ایں طور خطاب کردہ گفت :- تو ہمیشہ در ایں مقامے کہ داشتۂ چناں اظہارِ رشادت و کفایت[3] کردۂ کہ از حسنِ رفتارِ آیندۂ تو برائے من شکے نیست ، و الآن ترا بہ ترتیب[4] و سرکردۂ تمامِ قشونِ حاضر نمودم

[1] معابر و در بند ہا را سد کنند ، راستوں اور ناکوں کو بند کریں +

[2] از سرِ خود التزام مے دہم ، میں اپنے سر کو ضامن دیتا ہوں یعنی اگر فتح نہ کروں تو مجھے قتل کیا جائے + [3] کفایت ، لیاقت + [4] (ترتیب)

باید به عجلۂ تمام به مقابلۂ دشمن حرکت[۱] کنی و با نادر که جنگ نمائی، یا به هر تدبیر که صلاح بدانی جلوِ آنها را بگیری۔ حکمِ[۲] موقتی به سرکردگی نادر قلی در این ماموریت صادر شد۔ بیگلربیگی به او وعده داد که اگر از عهدۂ[۳] خدمت برآید به دربار[۴] عرض کند و امضاے حکم خود را در تفویض سرکردگی کل، به نادر تحصیل نماید۔ نوکر[۵] پیاده و سواره تمام از انتخاب نادر قلی، بسرکردگی، مسرور شدند، ولے صاحب منصبان و اغلب[۶] مین باشی ها که بر[۷] نادر مقدم بودند، از اطاعت باو امتناع[۸] نمودند۔ به بیگلربیگی عرض شد۔ حکم کرد آں صاحب منصبان بمانند[۹]، و نادر قلی، هر کس

۱ (حرکت کنی) روانہ ہو جائے ۔ ۲ (حکم موقتی) عارضی حکم ۔ ۳ (اگر از عہدۂ خدمت برآید) اگر اس خدمت کو بجالائے ۔ ۴ (بہ دربار . . . بہ نادر تحصیل نماید) بادشاہ کی خدمت میں عرض کرکے اپنے نام کا فرمان جو سپہ سالاری کے بارہ میں ہے نادر کے نام پر منتقل کرا دیگا ۔ ۵ (نوکر پیادہ و سوارہ) پلٹن اور رسالے کے ملازم ۔ ۶ (اغلب مین باشی ہا) اکثر کمپنی کمانڈر۔ مین ترکی میں ایک سو کو کہتے ہیں اور باشی سرکردہ ۔ ۷ (کہ بر نادر مقدم بودند) جو نادر سے سینئر تھے ۔ ۸ (امتناع نمودند) انکار کیا ۔ ۹ (بمانند) رہ جائیں یعنی جنگ کے لئے نہ جائیں ۔

را کہ مے خواہد، بجاے آنہا معین کند۔ نادر قُلی از صاحب[1] منصبانِ جزء، بجاے آنہا کہ ماندہ بودند، معین نمود، و قشون در حرکت آمد و ہمہ مانندِ سردارِ خود مُصمّم بودند یا بر دشمن غلبہ کنند یا بدستِ دشمن کشتہ شوند۔ سرکردۂ ترکمن ہا چہار منزل از مشہد دور بود ہمین کہ شنید قشون مے آید، سوارِ خود را کہ براے تاخت و تاز بہ اطراف متفرق[2] شدہ بودند جمع کرد۔ نادر مستقیما[3] رو بہ دشمن آمد۔ وقتے رسید دید صفوف آراستہ و مہیاے جنگ ہستند۔ قشونِ خود را بالاے بلندی کشید و بہ آنہا گفت:۔ از قشونِ ترکمان نیمے از پیے[4] آذوقہ و در محافظتِ اُمرا و اموال ہستند، بیش از شش یا ہفت ہزار سوار ندارند، از یک دیگر بفاصلہ استادہ اند کہ عدۂ آنہا بہ نظر زیاد بیاید۔ اگر عددِ آنہا دو[5] مقابل

---

[1] (صاحب منصبانِ جزء) ماتحت افسران +

[2] (متفرق شدہ بودند) پھیل گئے تھے + [3] (مستقیما) سیدھا +

[4] (از پیے آذوقہ) خوراک کے واسطے + [5] (دو مقابل) دو چند +

هم باشد مرا باکے نیست - چوں مکرر رشادت و
قوتِ شما را دیده ام، یقین دارم امروز
بجدّ و جهد جان و مال و آزادیٔ هم وطنانِ خود
را خواهید خرید - در این بین ترکمه بشدت
حمله آوردند - ایرانیان متابعت و اقتدا بسردار
خود کرده باکمالِ رشادت ایستادند - طرفین
شجاعت نموده پا[۱] فشردند - جنگے سخت و خونریز
در گرفت - مدتے[۲] غلبه هیچ طرف معلوم نبود -
بالآخره کوکبِ اقبالِ نادر طلوع کرد - سرکردهٔ
ترکمه بدستِ او کشته شد - ترکمه رُو بفرار
گذاشتند - قشونِ نادر تا چند فرسخ[۳] آنها را تعاقب
کرده کشتار نمودند - شش هزار نفر از ترکمان
کشته شد و از باقی نصف بر نگشت، تمام بدستِ
اهالیٔ اطراف و دهاتیں[۴] کشته یا اسیر شدند -
این فتح و فیروزی اسباب[۵] اقبال و نامِ نیک
نادر شد - همیں که به مشهد رسید، بیگلر بیگی
به او گفت :- که از پادشاه، سرکردگئ کل[۶]

۱ (پا فشردند) جم کر لڑے ۔ ۲ (مدتے) بہت دیر تک ۔ ۳ (فرسخ) فرسنگ ساڑھے تین میل ۔ ۴ (دہاتیں) دیہاتی ۔ ۵ (اسباب) باعث ۔
۶ (سرکردگئ کل) سپہ سالاری ۔

خراسان را، برائے تو استدعا کرده ام - ولے
شاه سلطان حسین که در آں وقت پادشاهِ
ایران بود، بسیار ضعیف العقل و تن پرور
بود، بخدماتِ نادر اعتنائے نکرده و منصبے را
که شایستۂ نادر بود، بجوانے از نُجبا[1] داد که ہیچ
وقت جنگ ندیده بود- ایں اسباب را سرکردگانِ
معتبر که در وقتِ ماموریتِ نادر حضور[2] داشتند
فراہم آورده بودند- اگرچه خودِ شان، از
مقابلۂ ترکمان مے ترسیدند، از رفتنِ نادر
به جنگ دل تنگ بودند - چوں در دربار
وسایل داشتند و پادشاه بے[3] قید بود، غرض[4]
و عداوتِ خود را پیش بردند، و ایں مرد
شجاع را که دوست و حامی در دربار نداشت
مغضوب و معزول نمودند- نادر از ایں[5] رفتار
سخت بر آشفت و بحضور بیگلر بیگی رفت و

---

[1] (نجبا) نجیب کی جمع اعلےٰ خاندان کے لوگ +

[2] (حضور داشتند) موجود تھے + [3] (بے قید) بے اصول شخص +

[4] (غرض ... پیش بردند) دشمنی کرنے میں کامیاب ہوئے +

[5] (از ایں رفتار) اس سلوک سے +

به او گفت :- وعدهٔ شما بے حاصل بود، بجائے اینکه مرا در[1] مقام ریاست مستقر کنید، در[2] ادائے خدمت معزول و مغضوب شدم - چونکه به سرکردگی قشون مامور است که باید با زنان در حرم زندگانی کند، و چون این جوان نسبتے[3] به شما دارد، یقین است وعدهٔ را که بمن فرمودید در حق او بعمل آوردید - بیگلر بیگی قسم یاد کرد که آنچه واقع شده است خلاف[4] میل او بوده است - چون در حق نادر اصرار و استدعا کرده بود، از جسارت نادر که خلف وعده نسبت به او داد بر آشفت، نادر در آنچه گفته بود اصرار داشت، و بعضے عبارات[5] نامناسب به زبان آورد، بطوریکه بیگلر بیگی تحمل نتوانست کرد، و حکم داد او را بچوب[6] بستند و زدند تا ناخن ہائے پائے او ریخت، و از خدمت بیرونش کردند ؛

---

[1] (در مقام ریاست) سپہ سالاری کے عہدہ پر ؛ [2] (در ادائے خدمت) خدمت بجالانیکے بدلے ہیں ؛ [3] (نسبتے به شما دارد) آپکا عزیز ہے ؛ [4] (خلاف میل) منشا کے خلاف ؛ [5] (عبارات نامناسب) ناشائستہ الفاظ ؛
[6] (بچوب بستند و زدند) ٹکٹکی میں باندھ کر پیٹا ؛

مطالعه کنندگان تعجب نکنند از اینکه چگونه نسبت به یک صاحب منصب بزرگ این طور نتیجه جاری شد، چرا که در ایران نسبت به اشخاصیکه درجات عالیه دارند اگر طرف[1] بے میلئ پادشاه واقع شوند، همیں رفتار مے شود، و تمام منجبا هم اگر خلاف حکمِ رئیسِ خود را به نمائید ممکن است موردِ همیں گونه تنبیه واقع شوند ۞

نادر پس از آنکه بیروں[2] شد، چوں وسیله و دوستے در دربار نداشت، از اینکه دوباره به منصب برسد، مایوس بود، بایں خیال افتاد که به وطنِ اصلی مراجعت کرده میراثِ پدر خود را بدست بیاورد، چوں بآنجا رسید عموئیش نسبت به او مهربانئ زیاد کرد. مدتے باخویشانِ خود زندگانی نمود، اما همیں که بخیالِ ریاستِ طایفه افتاد، اول به ملایمت در خلوت اظهار کرد و بعد سخت[3] ایستاد و حقِ خود را خواست

---

[1] اگر طرف ۔۔۔ واقع شوند) اگر بادشاہ کی کم توجہی کے مورد ہو جائیں ۞

[2] بیروں شد ۔ نوکری سے برطرف ہوا ۞ [3] سخت ایستاد ۔ اپنی بات پر اڑ گیا ۞

عموے او ہم سخت ایستاد و تن[1] در نداد ،
و نسبت به نادر بطورے بے اعتنائی و تحقیر
رفتار[2] کرد۔ نادر با غیرتے که داشت ، نتوانست
تحمل کند ، و بے چیزی[3] و بے نوائی او بحدے
رسیده بود که برائے قوت لایموت[4] مجبور به قرض
بود۔ از این حالت به ستوه[5] آمد و حق داشت ،
زیراکه به پادشاه و مملکت خود خدمات بزرگ
کرده ، و شائسته احسان بزرگ بود۔ بجائے
احسان عزل و تنبیه و سیاست[6] دید ، و چون
به خویشاوندان خود رو در آورد و حق موروثی
خود را خواست ، عموے او حق او را از او
باز داشت ، و کسانے که با او از یک نسل
بودند و بایستے دوست او باشند دشمنی ظاہر
ساختند ، و ہیچ[7] جہت نداشت جز اینکه او را

---

۱ (تن در نداد) رضامند نہ ہوا ۔ ۲ (رفتار کرد) سلوک کیا ۔ ۳ (بے چیزی) افلاس ۔ ۴ (قوت لایموت) اس قدر غذا جسے کھا کر فاقے کی موت سے بچ سکے ۔ ۵ (به ستوه آمد) تنگ آ گیا ۔

۶ (سیاست دید) سزا پائی ۔

۷ (ہیچ جہت نداشت) کوئی وجہ نہ تھی ۔

رشید و با جرأت دانستند و از ہر[1] جہت از خود شاں بالاتر دیدند ٭

نادر در ایں حالتِ افسردگی مصمم شد کہ آنچہ مے تواند بخوشی بدست بیاورد بہ قوت بگیرد۔ با چند نفر مردانِ قوی کہ مثل او بیچارہ و از جاں بہ تنگ آمدہ بودند، ہمدست[2] شد و در سرِ راہ قافلۂ[3] را زدند، سہ[4] چہار بار امتعہ گرفتند، و بہ سہولت فروختند۔ مبلغے[5] برائے مخارجِ یومیہ منظور داشتند بقیہ را اسلحہ و اسباب خریدند، و ہر چہ مثلِ خود از جاں بہ تنگ آمدہ پیدا کردند بہ دستۂ خود افزودند۔ دفعہ دیگر با قریب بیست و پنج نفر بکاروان تاختند، و سی بار شتر و قاطر امتعہ و آذوقہ گرفتہ بہ میانِ کوہ ہا

---

[1] (از ہر جہت) ہر حیثیت سے ٭ [2] (ہمدست شد) شامل ہو گیا ٭ [3] (قافلہ را زدند) ایک قافلہ لوٹا ٭

[4] (سہ چہار بار امتعہ) تین چار بوجھ سامانِ تجارت ٭

[5] (مبلغے برائے مخارج یومیہ منظور داشتند) کسی قدر اپنے روزانہ خرچ کے واسطے پاس رکھ کر ٭

بردند، در آنجا با اشخاصیکه پنهان نزدِ آنها مے آمدند، امتعه را با اسلحه و آنچه لازم داشتند، عوض[1] مے کردند۔ بایں طور مدتے راه زنی کردند، اسلحه و ملزومات[2] گرفتند، و مردمانِ دیگر که اغلب از قشونے بودند که با نادر خدمت کرده بودند، بر عدهٔ خود افزودند تا شمارهٔ آنها به پانصد نفر رسید، همه مردانِ قوی و با اسلحه و اسپ۔ وحشت در تمام آں صفحات افتاد۔ از اهالی خراج خواستند، چوں امتناع نمودند، اول آنها را تهدید[3] کرده، بعد اموال آنها را بغارت برده و خانه هاے آنها را آتش زدند۔

ایں نکته را لازم است بمطالعه کنندگاں بگوئیم که نادر نمے توانست مدتے بدیں منوال حکومت کند، و البته قشون پادشاه او را تعاقب کرده و مغلوبش مے نمودند، ولے در ایں وقت دولت ایران مشغول جنگ بود،

---

[1] (عوض مے کردند) بدل لیتے تھے۔ [2] (ملزومات) ضروریات۔ [3] (تهدید کرده) ڈرایا دھمکایا۔

افغان ہا بہ ریاستِ[1] پسرِ میرویس، اصفہان را
گرفتہ و تمام صفحاتِ جنوبِ شرقیِ ایران را
بہ اطاعت آوردہ بودند، عثمانی ہا بہ صفحاتِ
مغربی داخل شدہ و اغلب جاہا را متصرف
بودند، و رُوسہا گیلان و جاہاے دیگر، در
سواحلِ بحرِ خزر بہ تصرف آوردہ بودند۔
براے شاہ طہماسپ دُو سہ ایالت[2] بیش باقی
نماندہ، و ہمہ طرف محصورِ دشمن بود۔ قشونے
نداشت کہ بہ دفعِ نادر بفرستد۔ اہالی ہم مے
ترسیدند با اُو مقابلہ بنمایند۔ نادر ہم، آنچہ
براے خود و ہمراہانش لازم بود، مے گرفت
و زندگانی مے کرد، درین اوقات شاہ طہماسپ
بہ سیف الدین بیگ، یکے از سر کردگانِ
قشون کہ رئیسِ طائفہ بزرگ موسوم بہ بیات
بود، متغیر[3] شدہ و خواست اُو را بکشند۔
سیف الدین خبر یافت، شبانہ با ہزار و پانصد
نفر از بستگانِ خود، از اردو[4] فرار کرد۔ و

---

[1] ریاست = سرداری ۔ [illegible] + [2] ایالت = [illegible] +
[3] متغیر شدہ = ناراض ہوا + [4] اردو = کیمپ +

چوں ماننے نداشت نزدِ نادر قلی رفت و به اُو ملحق شد - عدهٔ قشون و همراهانِ نادر به دُو هزار رسید، و اسباب وحشت و خرج شباو از برائے اہالئ آں صفحات گردید - عموئے نادر از قوتِ برادر زادهٔ خود، که بیش از سی فرسخ[1] با اُو مسافت نداشت، اندیشناک شده که مبادا بر اُو بتازد - لهذا کاغذے به نادر نوشت، و به اُو تکلیف[2] کرد که اگر تسلیم شود و بخدمتِ پادشاه برود، از تقصیرِ خودِ اُو و همراهانش عفو خواهد شد - نادر از ایں تکلیف خوش وقت گردید، و به عموئے خود نوشت که اگر بتواند رقمِ[3] عفوِ آنها را صادر کند، در قبول ایں تکلیف حاضر است - بنا بر ایں عموئے نادر عریضه به شاه طهماسپ نوشت و توسطِ برادر زادهٔ خود را کرد ؎

پادشاه اول راضی نشد که شخصے را که مصدرِ

---

[1] (فرسخ یا فرسنگ) ساڑھے تین میل کی مسافت ؎

[2] (به اُو تکلیف کرد) اُس کے ذمے پر ڈالا ؎ [3] (رقمِ عفوِ آنها) اُنکے واسطے معافی نامه پادشاه سے منگوا دے ؎

چناں اعمال و تقصیر ہا شدہ بود بہ بخشد، ولے
تفصیلِ رفتارِ ناشایستہ کہ در مقابلِ خدماتِ
سابقاً بہ نادر شدہ، و او برائے حفظِ[1] خود
مجبور بہ راہزنی گردیدہ بود، بعرض[2] رسید،
و گفتہ شد کہ نادر صاحبِ منصب[3] رشیدے
است و فنونِ او بکار خواہد آمد و وجودِ چناں
شخصے لازم است۔ پادشاہ قبول کردہ، و
فرمانِ عفوِ نادر را بہ عموے او فرستاد، و
او نیز فوراً بہ نادر تبلیغ نمود۔ نادر با سیف
الدین بیگ و صد نفر سوارِ زبدہ[4] بہ کلات
آمد۔ عموے او با کمالِ مہربانی پذیرائی[5] کردہ،
روزِ دیگر مہمانئ شایستہ برائے او و ہمراہانش
فراہم آوردہ، و خواست تا سہ روز آنہا را
نگاہ[6] دارد، و تصویرِ خیانتے از طرفِ برادر
زادۂ خود نمے کرد۔ ولے نادر در خیال

---

[1] (برائے حفظِ خود) اپنی حفاظت یعنی گزارے کے واسطے۔
[2] (بعرض رسید) عرض کیا گیا۔ [3] (صاحب منصب) افسر۔
[4] (زبدہ) چیدہ چیدہ۔ [5] (پذیرائی) آؤ بھگت۔
[6] (نگاہ دارد) اپنے پاس رکھے۔

انتقام بود، وے خواست صدمۂ را کہ عمویش
بہ اُو رسانیدہ و حقِ اُو را تضییع کردہ، و در
بیچارگی اُو را حقیر شمردہ بود، تلافی کند۔
برائے[1] اجرائے این قصد، با ہمراہاے خود
گفتگو کردہ قرار داد کہ پانصد نفر از کسانِ او
یک روز بعد از خودش حرکت[2] کردہ، در نزدیک
قلعہ کلات کہ کوہسار است، پنہاں بشوند،
و در ہماں شب، تہیۂ[3] کہ لازم بود، دیدہ
شد۔ دو ساعت از نصفِ شب گذشتہ نادر
بہ کسانِ خود کہ درمیانِ قلعہ بودند حکم کرد،
بستر[4] قراوُل ہا ریختند۔ بعضے را کشتند و بعضے
را گرفتار کردند۔ نادر بہ اُطاقِ[5] عموے خود
رفت، او را کشت، و کلید ہاے قلعہ را
برداشت، دروازہ ہا را باز، و آں پانصد نفر
را کہ منتظرِ اشارت بودند، داخلِ قلعہ نمود۔
کسانِ عموئے نادر، کہ غیر از قراوُل ہا، یک
صد و شصت نفر بودند، متوحش گردیدند۔

[1] (برای اجرائے این قصد) اس خیال پر عمل پیرا ہونیکے لئے ٭ [2] (حرکت کردہ) روانہ ہوکر ٭ [3] (تہیۂ کہ لازم بود دیدہ شد) جو ضروری تیاری تھی کرلیگئی ٭ [4] (بسر قراول ہا ریختند) سنتریوں پر ہلہ بول پڑے ٭ [5] (اطاق) کمرہ ٭

ولے چوں کسان نادر قریب منازل آنہا را
گرفتہ بودند، مقاومت نتوانستند نمود، و سر
تسلیم پیش آوردند۔ روز دیگر اسلحہ آنہا را
گرفتہ، خود آنہا مرخص شدند۔ در این موقع
خون زیادے نہ ریخت، بیش از پانزدہ تا بیست
نفر کشتہ نشد۔ نادر فوراً آدم فرستادہ بقیۂ
ہمراہان خود را کہ در کوہ بودند، احضار کرد،
چند روزہ بہ او ملحق شدند۔ این واقعہ در
۱۷۲۶ء مطابق ۱۱۳۹ھ ہجری، تقریباً شش
سال بعد از آنکہ نادر را در مشہد از خدمت
پادشاہ معزول کردند، اتفاق افتاد۔

نادر بایں تدبیر کہ مختصر از خویش طینتی
نیست، اولاً از قوت خود انتقام کشید. ثانیاً
اقوام خود را کہ اغلب در شہر و دہات
نزدیک سکونت داشتند، بقبول اطاعت

لہ قریب منازل آنہا را گرفتہ بودند = انکے گھروں کے نزدیک پہنچ چکے
تھے۔ لہ احضار کرد = طلب کیا۔ لہ (چند روزہ بہ او ملحق شدند
= چند روز میں اس سے آملے۔ لہ کہ مختصر از خویش طینتی نیست = جس سے اسکی
قدرتی نیک طینتی ظاہر ہوتی ہے۔ لہ سکونت داشتند = آباد تھے یا رہتے تھے۔

آورد۔ ولے بہ ہیچ یک از آنہا آسیبے نرساند۔ بلکہ مہربانی و ادب نسبت باآنہا کرد۔ معدودے باکمال رغبت داخل خدمت او شدند، و ہنوز ہم با او ہستند و بہ مناصب بزرگ رسیدہ اند۔ چند ماہ در آنجا، باکمال اقتدار، حکمرانی کرد، تا قریب بیست فرسخ از اطراف، بقدرے کہ مے خواست، مالیات مے گرفت۔ شاہ طہماسپ کاملاً[۱] از اعمال نادر مسبوق بود، و کمال تغیّر[۲] را داشت از ایں کہ در مقابل عفوے کہ از جرائم سابق او شدہ بود عموے خود را بہ قتل رسانیدہ و قلعۂ محکمے را بہ تصرف آوردہ، کہ در تیغ او از آنجا، چند بہ قوت قشون بزرگے[۳]، ممکن نخواہد بود۔ ولے چوں امور سلطنت در تنزل بود و ہمہ روزہ[۴] علامت خرابی ظاہر تر مے شد، از طرفے

---

۱ (کاملاً ... مسبوق بود) نادر کے کردار سے بخوبی واقف تھا۔ ۲ (کمال تغیّر را داشت) بہت ناراض تھا۔ ۳ (قشون بزرگے) فوج کی بڑی تعداد۔
۴ (ہمہ روزہ) ہر روز۔

قشونِ عثمانی، از طرفے افغان ہا، شاہ طہماسپ را محصور کردہ بودند، بہتر دانست نادر را بہ امدادِ[1] خود بخواہد، و بواسطۂ فرستادنِ قشون بدفعِ نادر، از قوتِ[2] خود نہ کاہد۔ بنا بر ایں بہ نادِر اطلاع دادہ شد کہ اگر اطاعت کند، و بہ دربار بیاید، کمال مرحمت در حقِ او مبذول خواہد گردید، و بہ منصبِ[3] یَن باشی گری منصوب خواہد شد۔ تقصیر سیف الدین بیگ نیز بخشیدہ و ہمیں منصب بہ او مرحمت خواہد شد۔ نادر قبولِ[4] تکلیف کردہ، یک نفر از صاحب منصبانِ خود را با پانصد نفر بہ حکومت کلات گذاشت و خود بالقیۂ ہمراہاں بہ حضورِ پادشاہ آمد۔ پادشاہ در اول نادر را، برائے آنچہ از او صادر شدہ بود، توبیخ کرد، ولے بہ نادر و بہ اتباعِ او فرمودہ از تقصیر شما گذشتم، و یقین دارم کہ رفتارِ آیندۂ شما تلافیٔ

---

[1] بہ امداد خود بخواہد (اپنی مدد کیلئے بلائے) [2] از قوت خود نہ کاہد (اپنی قوت نہ گھٹائے) [3] بہ منصب ین باشی گری منصوب خواہد شد (یعنی ہزار کے عہدہ پر مقرر کیا جائیگا) [4] قبول تکلیف کردہ (اس حکم کو منظور

...تمام ... ... نتن

اعمالِ گذشتہ را خواہد نمود۔ نادر بقدرے کہ توانست عذرِ تقصیر خواست و بد[1] رفتاری ہی حکومتِ خراسان را نسبت بخود عرض کرد کہ بعد از جنگ با ترا کمہ و غلبہ بر آنہا، در عوضِ تلافیٔ خدمت، او را از خدمت خارج نمودند و صدماتے را، کہ از عمو و اقوام او بہ او رسیدہ بود، و او را برائے تحصیلِ معاش مجبور بہ راہزنی کردہ بود، عرضہ[2] داشت، و گفت :- حال کہ مرحمت و رافت ملوکانہ شاملِ حالِ من شدہ، امید دارم کہ خود[3] را شایستۂ ایں مرحمت بنمایم۔ چوں در آں وقت برائے نادر موقع زیاد بود کہ رشادت و تدبیرِ خود را ظاہر سازد، چندے[4] نگذشت کہ منظورِ نظرِ پادشاہ و تمامِ قشون شد۔ عثمانی ہا کہ قبل از ورودِ نادر ہمیشہ در جنگ غلبہ مے کردند،

---

[1] (بد رفتاری) بدسلوکی ۔ [2] (عرضہ داشت) عرض کیا ۔

[3] (خود را ... بنمایم) اپنے آپ کو اس عنایت کے لایق ثابت کروں ۔ [4] (چندے نگذشت) ابھی بہت وقت نہ گزرا تھا ۔

و گویا مصمم بودند که دمار[1] از روزگارِ ایرانیان برآرند ، و مملکت را میانِ خود و افاغنه که با آنہا مصالحہ و عہدِ دوستی بستہ بودند ، تقسیم[2] نمایند ، حالا با آنکہ چند مقابلِ از قشونِ ایران بیشتر بودند ، مکرّر مغلوب و کشتہ مے شدند در تمام جنگ ہا و معارک[3] ، نادر اگرچہ منصبِ بزرگے نداشت ، پیش[4] جنگ بود ، تا این کہ بالآخرہ ، پادشاہ او را بہ درجۂ[5] سرتیپی رسانید و دو نفر از صاحب منصبانِ معتبر براے این کار معزول کرد - در این مقام نادر اغلب اوقات مے توانست بحضورِ پادشاہ برود ، چندے نگذشت کہ خود را موردِ مرحمت خاص نمود ۔

آقاے فرخی طہرانی

---

[1] (دمار) ساتھی - دمار از روزگار کسے برآوردن ، تباہ و برباد کرنا

[2] تقسیم ۔ [3] معارک ، معرکے ، لڑائیاں ۔ [4] (پیش جنگ ، لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا ۔ [5] (بہ درجۂ سرتیپی رسانید) کرنیل کے عہدہ تک پہنچا دیا ۔

باب دوم

نظم

شاعر و بلبل

شاعر:۔

اے مرغ غزل سرائے آزاد　　افتادہ در ایں قفس چرائی
برگوے[1] کہ مر ترا چہ[2] افتاد　　کایں گونہ بہ دام مبتلائی
چوں[3] شد آں نغمۂ خدا داد　　چوں شد آں رحمت خدائی
چوں شد کہ دگر نیاوردہ باد　　از باغ نسیم آشنائی
چوں شد کہ چنیں شدی گرفتار

---

[1] (برگوے) کہو تو۔ [2] (ترا چہ افتاد) تجھ پہ کیا مصیبت آئی ہے۔

[3] (چون شد) کیا ہوا۔

بلبل :-

اے شاعر من مپرس ازاں غم — کاین است حکایت پر افسوس
من یافتم ایں بلاؤ ماتم — از طالع زشت و بخت منحوس
بودم من و دوستان ہمدم — بر شاخ گلے نشستہ مانوس
ناگاہ گرفت ہر دو[1] بالم — واندر قفسم فگند محبوس
دست ستمِ یکے ستمگار

ہر چند کنون[2] اسیر دامم — بودم چو تو پیش ازیں من آزاد
مے بود ہمہ جہاں بہ کامم — ویں قلب شکستہ روز و شب شاد
اقبال مساعدے غلامم — ویں خستہ دلے خراب آباد
جز بوئے امید بر مشامم — ناورد ے، اگر بیامدے باد
مے بود ہمیشہ طالعم یار

اے بلبلکانِ شاخساری — کاسودہ میان شاخسارید
ہرگاہ کہ ابر نو بہاری — بر عارض گل گلاب بارید
ہرگاہ کہ زود ے مہربانی — یک اشکے بہ باغ وارید
از راہ وفاؤ دوستداری — وز بہر خدائے یاد آرید
زیں دور فتادہ دل افگار

۱؎ ہر دو بالم : میرے دونوں بازو
۲؎ کنون : اکنون - اب

شاعر:-

اے بلبلِ مضطر پریشاں ۔ نومید مشو ز لطفِ داور
روزے گیرد رہِ گلستاں ۔ ایں مرغ شکستہ بال بے پر
یک روز ہم آفتابِ تاباں ۔ از بامِ فقیر بر زند سر
یوسف بیروں رود ز زنداں ۔ بکشادہ شود بر ایں قفس در
ویں مرغ پرد سوئے چمن زار

من نیز دریں سرائے غم خیز ۔ مانندِ تو ہستم آرزومند
با گفتنِ دردِ ماتم انگیز ۔ بسیار مراست چوں تو پیوند[1]
برخیز کنوں ز جائے برخیز ۔ تا باز کنم ز پائے تو بند
باشد ز رہِ کرم مرا نیز ۔ آزاد کند ز بند یک چند[2]
دستِ کرمِ خدائے دادار

از دردِ دروں و سوزِ بیروں ۔ گفتی تو مرا حکایتے چند
ہشدار کہ با تو گویم اکنوں ۔ اندوہِ جوانِ آرزومند
کز بے خردیِ مردمِ دوں ۔ ہمچوں تو بود اسیر در بند
ہموارہ از ایں غم است محزوں ۔ کایں مردم قدرِ او ندانند
زنہار[3] ز مردمِ جفاکار

با ایں ہمہ درد و رنجِ جانکاہ ۔ نومید نیم ز لطفِ ایزد

---

[1] (پیوند) تعلق ✦

[2] (یک چند) تھوڑے عرصہ بعد ✦ [3] (زنہار) خبردار ✦

چوں لطفِ خدائے گشت ہمراہ　　گردد بمراد طالعِ بد
چوں بخت رفیق گشت آنگاہ　　با شیراں پنجہ مے تواں زد
از ہمتِ من شوند آگاہ　　آں روز کہ پردہ ہا برافتد
ایں مردمِ جاہلِ بد انگار[1]

یک روز ز فرِّ بختِ نوزاد　　روشن شود ایں چراغِ خاموش
یک روز شود کہ گردد آزاد　　از بارِ الم شکستہ را دوش
یک روز جہاں بیاورد یاد　　نامم کہ چنیں بشد فراموش
یک روز دریں خراب آباد　　با بخت ہمیں شوم ہم آغوش
وز بارِ محن شوم سبکسار

آں روز کہ آسمانِ کینہ توز[2]　　آئینِ وفا و یاری آموخت
آں روز کہ چرخِ انجم افروز　　اقبالِ مرا ستارہ افروخت
آں روز تواں ز بختِ فیروز　　یکبارہ دلِ حسود را سوخت
وآں دلبرِ بیوفا کہ امروز　　ایں گوشہ مرا بہیچ بفروخت
آنگاہ مرا شود خریدار

مرزا ابراہیم خاں "الفت"

---

[1] بد انگار ، دشمن ۔ بدی چاہنے والا ۔
[2] کینہ توز ، دشمن کینہ رکھنے والا ۔

مهمانی روز نامه نویسها

روز جمعه چنانکه می دانی — رفته بودیم ما به مهمانی
جمع گشتند براے[۱] صرفِ ناهار — شاعر و منشی و جریده نگار
رُفقا فاضل و ادیب همه — وقتِ[۲] صحبت چو عندلیب همه
میزبان اهلِ فضل و اهلِ هُنر — میهمان ها ز میزبان بهتر
اوّلِ صبح چای آوردند — نانِ[۳] روغن که خواهی، آوردند
شربت آلو بالوے رنگین — بُرد از اهلِ معرفت دل و دین
دوستان جمله شیر مرد شدند — گرمِ پاسور[۴] و تختهٔ نرد شدند
بعد پاسور جعبهٔ[۵] شطرنج — بُرد از خاطر همه غم و رنج
مختصر موقعِ ناهار رسید — وقتِ دیدارِ رُوئے یار رسید
خونِ دل در عروقِ مهمان ها — دمبدم می نمود طغیان ها

۱ (براے صرف ناهار) دن کا کھانا کھانے کے واسطے +
۲ (وقتِ صحبت) گفتگو کے وقت + ۳ (نانِ روغن) روغنی روٹی (که خواهی) جیسی تجھے چاہئے تھی - آوردند) لائے +
۴ (پاسور و تختهٔ نرد) یہ دو قسم کے کھیل ہیں +
۵ (جعبهٔ) شطرنج کا بکس +

میهماں ہا به حیله و افسوں | شکمِ خویش را زده صابوں
جملگی از شراب معنی مست | کارد[1] چنگال[1] ہا گرفته بدست
بود در پیشِ سینهٔ یاراں | خوله[2] ہائے سفید آویزاں
خادمِ مجلس آبِ[3] دست آورد | فوجِ مکروب[4] را شکست آورد
ہمگی پشتِ میز بنشستیم | پشتِ میزِ تمیز[5] بنشستیم
موقعِ خوردنِ طعام رسید | با که ہنگامِ قتلِ عام رسید
میزباں چونکه بود اہلِ وفا | خویش را بہرِ ما نمود فدا
یکے از دوستانِ دیرینه | کرد خود را ہلاک ناگینه[6]
شد رواں طبعِ آں یکے چوں آب | شعرے آں یک نوشته در بشقاب[7]
زد به مرغ آں رفیق شربت را | غفلتاً[8] سر کشید شربت را
ابتدا با پنیر ناں خوردیم | آبِ یخ را در استکاں[9] خوردیم
رفقائے جواں بصد امید | مے نمودند جمله گفت و شنید
تکیه ایں بنده چوں سیاسی بود | گفتگویم ہمه اساسی بود

---

[1] (کارد چنگال) چھری کانٹا ۔ [2] (حوله) تولیا ۔
[3] (آب دست) ہاتھ دھونے کا پانی ۔
[4] (مکروب) جراثیم ۔ [5] (تمیز) صاف ۔
[6] (ناگینه) قیمے اور پیاز کا سالن ۔ [7] (بشقاب) رکابی ۔
[8] (غفلتاً سر کشید) یکایک پی گیا ۔
[9] (استکان) چائے پینے کی بلوری پیالی ۔

کردوم از مملکت حکایت ها — ناله ها شکوه ها شکایت ها
گفتم اے شاعران والا فر — اے نویسندگان دانشور
چند سال است ما گرفتاریم — بهر مشروطه[1] اشک مے باریم
حال جز غصه[2] نیست در دل ما — مال و دولت نه گشت حاصل ما
همه افسرده و فقیر شدیم — بے پرستار و دستگیر[3] شدیم
بے الاغ[4] و درشکه[5] ایم همه — تا چه در شکسته[6] ایم همه
چند ماه است با همه اشکال — "مجلس[7]" افتاده فکر نفطِ شمال
اے وکیلان[8] ملت ایران — پس چه شد عاقبت نتیجهٔ آں
کو مساوات کاسب و اعیان[9] — کار کو از برائے کارگران[10]
روزِ محشر جواب حق چه دهید — پاسخ نامهٔ "شفق[11]" چه دهید

سودائیٔ مشهدی

[1] (مشروطه) پارلیمنٹ ٭
[2] (غصه) غم و رنج ٭ [3] (دستگیر شدیم) ہم عاجز ہوگئے ٭ [4] (الاغ)۔ گدھا۔ سواری۔ (درشکه) گاڑی ٭ [5] (در شکسته) دوالیہ ٭
[7] (مجلس افتاده فکر نفطِ شمال) پارلیمنٹ شمال والے مٹی کے تیل کی فکر میں گرفتار ہے ٭ [8] (وکیلان) ایرانی پارلیمنٹ کے ممبران ٭
[9] (کاسب و اعیان) دکاندار اور رئیساں ٭ [10] (کارگران) دستکاران ٭
[11] ("شفق") ایک اخبار کا نام ہے ٭

قطعه

گر بناموس کسے دست درازی بکنی
بهر ناموس تو دست دگرے هست دراز

به یقین باز نماید در خانهٔ تو
چو تو در خانهٔ غیرے بکنی در را باز

در طبیعت اثرے هست که خواهد بنو کرد
آنچه کردی به کسان گر به یمن گر به حجاز

عمل زشت ترا گر که نه بینند کسان
دیده بانے است که چون دید، نماید آواز

عملے نیست که در جامهٔ پنهان ماند
عاقبت پیش همه خلق عیان گردد راز

اندرین مزرع دنیا در این باغ عمل
آن شود سبز که خود کاشتهٔ از آغاز

اهل معنی نروند از پئے صورت هرگز
که حقیقت به جهان هست نکوتر ز مجاز

بایدت کار نکو کرد به دنیا صادق
که همان پیش تو آید به نشیب و فراز

صادق بدو جردی

[illegible] (دیده بانے) ناموس + [illegible]

عارف و خانہ

عارفے گفت با عمارت خویش
با دلِ صاف و فارغ از تشویش
مے کنم شرط با تو اے خانہ
چونکہ خواہی شوی تو ویرانہ
از رہِ لطف کن خبر دارم
تا کہ اطفالِ خود بروں آرم
بعد چندے ازیں سوال و جواب
خانہ شد بے خبر شبانہ خراب
سیشش نفر بے گناہ با تنِ شاق
جاں سپردند زیرِ طاقِ[1] اُطاق
گفت عارف بخانہ با[2] افغاں
کہ چرا بے خبر شدی ویراں
پس نہ کردی چرا خبر دارم
تا زن و بچّہ را بروں آرم
پسرا گفتم کہ تازہ داماد اند
زیرِ طاقِ اُطاق جاں دادند

---

[1] (طاقِ اُطاق) کمرے کی چھت ۔ [2] (با افغاں) چِلّا کر ۔

داد خانہ جواب با دلِ زار
کردہ ام من ترا خبر صد بار
شد فلاں جائے سقفِ من سوراخ
چکہ[1] گیری نمودیش گستاخ
طاق بشکست، سنگ بنہادی
چار حمال شامتم دادی
بعد چندیں خبر، بلا تاخیر
نہ بود ہیچ بندہ را تقصیر
غرض این است، ہفتۂ صد بار
ملکُ الموت مے دہد اخبار
نصف ریشت سفید شد دیدی
معنئ ایں خبر نہ فہمیدی
نور از چشم و قوّت از زانو
رفت و بودی تو ہمدم بانو
نوجوانان بزیر خاک شدند
خویش و اقوام تو ہلاک شدند
ضعف پیری نمود آخبارت
کرد زنگ[2] اجل خبر دارت

[1] (چکہ گیری نمودیش گستاخ) چھت کے ٹپکنے نے اسے گستاخ کر دیا۔
[2] زنگ = گھنٹی ۔

تُو کہ بے توبہ خوار سے ہیری
ملک الموت را چہ تقصیری
اشرف الدین الحسینی

پندِ پدر بہ پسر

پیرے در ساعتِ رفتن ز جہاں
پندے داد بہ فرزند جواں
کاے پسر غافل و بیکار مباش
در پئے مطرب و خمار مباش
مدہ از دست بہ بیہودہ شباب
قدر آں داں کہ گریزد بہ شتاب
چوں جوانی زبرت[1] رخت بہ بست
مے نیاید دِگرت ہیچ بدست
ایں چنیں قوت و نیرو و تواں
مے نماند بہ نوائے تازہ جواں
روزے آید کہ چو من پیر شوی
عاجز از کار و زمیں[2] گیر شوی

[1] (زبرت ۔۔۔۔ بہ بست) تیرے پاس سے رخصت ہو گئی ۔ [2] (زمیں گیر)

قامتت قوسِ صفت گشتہ دوتا
چوں وَتَر[۱] در کفت از ضعف عصا

در جوانیت بدست آور گنج
تا بہ پیری نہ بری محنت و رنج

گنج دانی چہ بود؟ علم و ہنر
در جہاں نیست جز ایں گنج دگر

خاطرِ روشنت از بیکاری
زنگ بر گیرد و گردد تاری

تنبلی[۲] سوے ہلاکت کشدت
جانب فقر و فلاکت کشدت

عزتِ آدمی از کار بود
ہر کہ بیکار بود خار[۳] بود

ابوالقاسم خان خراسانی

۱۔ (وَتَر) کمان کی زِہ۔ یعنی تیرے ہاتھ میں اس
طرح عصا ہوگا جیسے کمان میں زہ ۔
۲۔ (تنبلی) سستی ۔
۳۔ (خار) خوار یعنی ذلیل ۔

نکوہش اخلاق فاسدہ (بطور طنز)

اے پسر ہیچ مشو غرّہ بمال و بجمال
کہ ندیدیم از این ہر دو بجز وِزر[1] و وبال
پندِ من بشنو و بر خویشتن این قدر مبال[2]
دست بردار ز ہر کشمکش و قال و مقال
بہ دبستاں برو اندر پئے تحصیل کمال

جہل زنجیر نہاد است بپائے من و تو
سخت بستہ است کمر بہر قضائے من و تو
علم را نیز فرستادہ خدائے من و تو
بہ دبستاں کہ شود قوّہ برائے من و تو
تا بہ نیروئیش با جہل نمائیم جدال

او فتاد است بر این خانہ شرر از من و تو
چیست عاید[3] بہ بشر غیر ضرر از من و تو
بخدا گشتہ بری نوع بشر از من و تو
ہر کہ را مے نگرم نیست بتر از من و تو

---

۱ (وِزر) گناہگاری + ۲ (مبال) بالیدن، غرور نہ کرنا یعنی نازاں نہ ہو + ۳ (عاید) آمدنی، فائدہ +

فکرِ[1] رُشدِ من و تو نیست بجز فکرِ محال
از من اے میوۂ دل صحبتِ بیہودہ بداست
فاش گویم بتو این پایہ[2] و شالودہ بداست
آنچہ دادند بما ملتِ فرسودہ بد است
خوبیٔ ما و تو بیجاست چرا؟ تودہ[3] بداست
تودہ باید بہ دبستان برود سال بسال
گویمت پندے و باوقت باین قلتِ خویش
پندِ من بشنو و مایوس شو از ملتِ خویش
کہ نہ فہمیدہ علاجِ مرض و علتِ خویش
تکلتی[4] کو متاثر نشد از ذلتِ خویش
نشود قسمتِ وے غیرِ فنا غیرِ زوال
دم ز رنجِ وطن و باعث و بانیش مزن
ہرچہ دادند ترا دم ز کم و بیش مزن
حرفے از ملت و مملکت و کیش مزن
بہ بزرگان و صنادید وطن نیش مزن
تا ترا مردِ مطیعے بشناسند رجال

---

[1] (فکرِ رُشد) ہدایت کا خیال ✦ [2] (پایہ و شالودہ) بیخ و بنیاد ✦ [3] (تودہ) کثیر تعداد - مجازی ✦
[4] (تکلتی) قلاش ، مفلس ✦

مصلحتی باش و مشو راد[1] و فدا کار و دلیر
روبہی کن تو اگر بوده در خوی چو شیر
تا توانی بکفِ دشمن مے باش اسیر
تا نخوانند ترا مفسد و ہتاک و شریر
تا نه توپد[2] به تو هر روبه و هر گرگ و شغال
فقر تو گر بشود خانه بر انداز منال
گر به جاسوس شدی همدم و دمساز منال
به پیش[3] هیچکس از حاسد و غماز منال
عرض[4] و ناموس تو گر رفت ز کف باز منال
مکن از هیچکس از علت این کار سوال
به بزرگان مزن اے نورِ بصر حرفِ درشت
نشکند ناوکِ تیر و دم شمشیر به مشت
گر دو صد تن بشود کشته مزن دم که کی کشت
بخدا اے شکنندت دهن و گردن و پشت
که نیابی پئے تکرارِ[5] سخن وقت و[6] مجال

۱ (راد) دلیر، جسور ۔ ۲ (تا نہ توپد بہ تو) تاکہ تجھ پر نہ جھپٹے ۔
۳ (بہ پیش ہیچکس) کسی کے سامنے ۔
۴ (عرض و ناموس) آبرو اور عزت ۔
۵ (تکرار سخن) بات کو دہرانا ۔ ۶ (مجال) موقع ۔

تن بہر جور و بہر ظلم و بہر کینہ بدہ
ہرچہ خواہد نہ تو ہر دشمن دیرینہ بدہ
عوضِ[1] پنس اگر خواست کسے جبینہ بدہ
ہرچہ گفتند، مزن بر سر و بر سینہ بدہ
ہیچ اے جان عزیزم شدہ تکلیفِ[2] تو حال
شہر اگر پُر ز اراجیف[3] شود ہیچ مگو
گر جرائد ہمہ توقیف[4] شود ہیچ مگو
ہر کہ ہر چیز ترا قیمت[5] شود ہیچ مگو
گر قوانین ہمہ تحریف شود ہیچ مگو
گر وطن یکسرہ پُر دزد شود ہیچ منال
تو ازیں خلق بجز جور و بجز کین مطلب
از وطن دزد، وطن خواہی و آئیں مطلب
غرقِ جہل اند ازیں قوم بجز این مطلب
آنکہ دیں را نشناسد تو از او دیں مطلب
دینِ این خلق فلوس[6] است و قران است و بال

---

[1] (عوض پنس) "پنس" انگریزی سکہ یعنی ایک پنس کے بدلے (جبینہ) جان +
[2] (شدہ تکلیف تو حال) اس وقت تیرا فرض ہے + [3] (اراجیف)
[illegible] - [illegible] + [4] (توقیف شود) روک دی جائیں + [5] (اقیف شود)
[illegible] + [6] (فلوس) - (قران) دونوں سکوں کے نام ہیں +

ملکِ ما ملکِ غریبے[1] است نمے دانی تو
خلق آں خلق عجیبے است نمے دانی تو
دردِ آں دردِ عجیبے است نمے دانی تو
دشمن ہرچہ طبیبے است نمے دانی تو
ملکِ مارا نبود در ہمہ آفاق ہمال[2]

وائے برما کہ ہمہ بے ہنر و بیکاریم
وائے برما کہ ہمہ جاہل و بد کرداریم
وائے برما کہ بدین و بوطن سربار[3] یم
وائے برما کہ نہ دیندار و نہ دنیا داریم
ہمہ در راہِ خطاؤ ہمہ در راہِ ضلال[4]

ہمہ بیکار و ہمہ مفت خورو مرتبہ خواہ
ہمگی صاحب القاب و ہمہ طالب جاہ
ہمہ بے صنعت و بے ثروت و دروغوے شاہ
ہمگی غرقِ گناہ و ہمگی نامہ سیاہ
ہمگی دور ز دستورِ[5] خدائے متعال

---

[1] (غریب) عجیب + [2] (ہمال) ثانی، عدیل، مثل +
[3] (سربار) فالتوں بوجھ جو ضرورت کے وقت
اصلی بوجھ پر لاد دیتے ہیں +
[4] (ضلال) گمراہی + [5] (دستور) قانون +

نیست از دین و وطن دوستیِ در ما جز نام
همہ غافل ہمہ جاہل ہمہ سادہ ہمہ خام
بہ برِ[1] ہم ہمہ شاہ و بہ برِ خصم غلام
ہمہ مستغرقِ جہل و ہمہ غرقِ اوہام
ہمہ بے دانش و بینش ہمہ بے عزّ و جلال
بیخِ قومیت و ملیتِ ما یکسرہ سُست
نہ وزیرانِ امین و نہ وکیلانِ دُرست
نہ رہِ[2] شوسہ و آہن نہ تلگراف نہ پُست[3]
لیک در وقتِ افادہ ہمگی چابک و چُست
ہمہ "خورشید[4] کلاہ" و ہمہ "شمشیر ہلال"
ہمہ در جاہ سلیمان و بہ حکمت لقمان
ہمہ جمجاہ و سیاوش رُخ و ہم گیوتوان
ہمہ طہمورث و ہوشنگ و کیومرث نشان
ہمہ کیخسروِ فاتح ہمگی نوشیروان
ہمہ بہمن ہمہ دارا ہمہ رُستم ہمہ زال

(ملک الشعرا بہار)

۱؎ برِ ہم ، ایک دوسرے کے سامنے ۔ ۲؎ رہِ شوسہ ، سڑک (رہِ آہن) ریل کی سڑک ۔ ۳؎ پُست ، ڈاک ۔ ۴؎ "خورشید کلاہ" و "شمشیر ہلال" خورشید و شمشیر سلطنت ایران کا نشان ہے ۔

بے ثباتیٔ دُنیا

دمبدم عمر مے رود برباد
با خدا باش ہرچہ بادا باد

دیدی آخر کہ خواجہ مُرد و نہ بُرد
آنچہ در عمر خود نہ خورد و نداد

خود بخور یا بدہ وگر نہ بنہ
تا خورد دشمنت بروز مباد!

خیمۂ چرخ را حبابے گیر
نیمہ بر آب و نیمۂ برباد

خانۂ سخت سُست بنیاد است
کش بر آب و ہوا بود بنیاد

نکتۂ گویمت ز گردش چرخ
دارم این نکتہ را ز پیرے یاد

ہرکہ زندہ است باز خواہد مُرد
وانکہ مُردہ است باز خواہد زاد[1]

---

[1] (باز خواہد زاد) پھر پیدا ہوگا۔ یعنی دوبارہ زندہ ہوگا۔

دل بر این کاخ زر نگار مبند
کہ بسے چوں من و تو دارد یاد

داد گر نیست در جہاں ورنہ
مے زدم از جفائے گردوں داد

وہ چہ خوش گفت مردکِ دانا
کافریں بر روانِ دانا باد

گر نہ باشی بسانِ نخل[1] کریم
باش بارے بمثلِ سرو آزاد

حبیب خراسانی

شکوۂ فلک

پیر اگر رُخ بہ غازہ[2] نندآید
نیست و آرزو کہ بے حیا نہ بود

چرخِ فرتوت بین و قوسِ قزح
پس بگو پیر خود نما نہ بود؟

---

[1] (نخل) کھجور کا درخت ۔

[2] (رُخ بہ غازہ نندآید) اگر چہرے کو اُبٹنے سے لیپے۔

ابروان کرده سُرخ و زرد و بنفش
وسمهٔ کوره دلربا نه بود
خود گرفتم کمان رُستم بود
رُستم پیر دژ[1] کشا نه بود
آسمانا ازین غلط که توئی
هیچ آزرمت[2] از خدا نه بود
هیچ پیرے درست سنجیدم
چوں تو خود خواه و خودنما نه بود
مومن آزار و مردم اوبارے[3]
در جهاں چوں تو اژدها نه بود
مُهرِ مردماں ز تو دژمند[4]
شعله نیز از تو بے عنا[5] نه بود
نشناسی ز دوست یا دشمن
تکیه بر چوں توئے روا نه بود
راستی کجروی و کج رفتار
کج رواں را سیر وفا نه بود

---

[1] (دژ) قلعه ❖ [2] (آزرم) شرم ❖
[3] (مردم اوبار) آدم خور ❖ [4] (دژمند) اندوهگین ❖
[5] (عنا) آزردگی ❖

من بر آنم کہ از تو بگریزم
گرچہ دانا گریز پا نہ بود
بارہا گفتہ ام بہ نفس پلید
کہ ترا زیں مرض دوا نہ بود
خیز و از چرخ چنبری بگریز
گر ترا ہیچ دست و پا نہ بود
رو بجائے کہ دین و دل آنجاست
گرچہ آں جائے ہیچ جا نہ بود
ہمہ جا بہتر است از ہر جائے
کہ در آں دین و دل بجا نہ بود

شیخ ہادی برجندی

دروغِ صلاح آمیز

از روئے خشم و غضب پادشہے
قصد کرد آنکہ کشد بیگنہے
مردِ بیچارہ چو آں حال بدید
گشت از ہستیٔ خود نا امید

از سیر یاس زبان کرد دراز
لب بہ دشنام ملک کرد فراز
آنچہ در خاطرِ او بود نہاں
جملہ آورد در آندم بہ زباں
تنگ چوں گردد بر گربہ مجال
با پلنگ آید در کین و جدال
شہ ز دستور چنیں کرد سؤال
کہ چہ مے گوید ایں شیفتہ حال
گفت کاؤ حمد و ثنا مے گوید
رہِ اخلاص و وفا مے پوید
از خدا دولتِ شہ مے خواہد
وز ملک عفوِ گناہ مے خواہد
زاں سخن آتشِ خشمش شد سرد
رحمت آورد بر آں مسکیں مرد
شاہ را بود یکے مرد ندیم
کہ حسد در دِل او بود مقیم
نزد شاہ آمد و بکشود زباں
کہ نیاید کسے از راست زیاں

لہ (دستور) وزیر ‡

راستی باید در حضرتِ شاہ
سخن کِذب کند رُوے سیاہ
اُو نہ از حمد و ثنا راند کلام
بلکہ مے داد مَلِک را دشنام
شاہ از گفتۂ آں مردِ حسود
رُو بگرداند و پس آنکہ فزمود
آں دروغے کہ صلاح آمیز است
بہ ازاں راست کہ شر انگیز است

اُبوالقاسمُ الحسینی

مذمّتِ حرص

ہے کند دفترے پراگندہ[1]
خواجہ ، تا گنج گردد آگندہ
بمِرد خواجہ رنجِ بے پایاں
بہر گنجے کہ نیست پایندہ

[1] اے کند ... پراگندہ ، خواجہ ... آگندہ) خواجہ دور دور تک جال پھیلاتا ہے تاکہ اُس کا خزانہ پُر ہو جائے +

مے کند بختِ اُو بر اُو گریہ
مے زند وقت اُو بر اُو خندہ
تا بود خواجہ بندۂ دُنیا
بندۂ خویش را بود بندہ
مے رود روز و شب بخواہشِ نفس
عقل ازیں کار گشتہ شرمندہ
خود خرد بندگی کند خر را
خر بدیدی کہ گشت خر بندہ؟
رفتہ بے معرفت گذشتہ عمر
مے رود چوں گذشتہ، آیندہ
ما بہ دانشوری ہمی نازیم
خواجہ از زرّ و سیم نازندہ
گنجِ اُو سیم و گنجِ ما تعلیم
گنجِ اُو مردہ گنجِ ما زندہ
اے خوش آں نیک بختِ دانشور
کہ دل از جاہ و مال برکندہ
نکند، بر امیدِ کارِ جہاں
وقتِ مجموعِ خود، پراگندہ
مے کند در کمال آسائش

روز را شب بہ بخت فرخندہ
نوشدار صاف باشد و گر دُرد
پوشدار نو بود وگر ژندہ[1]
نہ چو سنبل بود پریشاں حال
نہ چو نرگس بود سر افگندہ
بلکہ مانندِ رادِ[2] سرو بلند
در ہمہ حال سبز و بالندہ[3]
در خموشی بسانِ بحرِ عمیق
در سخن ہمچو ابرِ بارندہ
بندگی کردہ خواجۂ خود را
خواجگان گشتہ بر درش بندہ
مرتضےٰ مرزا

رویائے صادقہ

یکے پیر مردے شبے خواب دید
کہ پیرے در آمد محاسن[4] سفید

۱ (ژندہ) پھٹا پرانا ۔ ۲ (راد) بہادر ۔ ۳ (بالندہ) اُگنے والا ۔ ۴ (محاسن)

داڑھی ۔

فرو زندہ رخسار چوں آفتاب
بہ پیشِ جمالش مہ اندر حجاب
عبا[1] و ردایش[2] چو مردانِ راہ
درخشندہ رویش چو خورشید و ماہ
بدو گفت اے پیر نامِ تو چیست
کہ از تو نکوتر درایں دہر نیست
بگفتا کہ اے کور باطن بداں
کہ نامِ من ابلیس شد در جہاں
چو بشنید ایں حرف از جائے جست
گرفت از عقب ریش اورا بدست
بزد بر سر و گردنش چند مشت
کہ پنداشت در خواب ابلیس کشت
بناگاہ بیدار شد او زخواب
بصد لرزہ و محنت و اضطراب
بدید آنکہ بگرفتہ خود ریشِ خود
فزوں کردہ اندوہ و تشویش خود
کند ہر زماں ریش خود را بچنگ
سپس گفت با خویشتن اے دورنگ
خود ابلیسی و بے خبر از خودی

[1] (عبا) بے آستین اوورکوٹ ✤ [2] (ردا) چادر ✤

نکردی در عالم بغیر از بدی
نخواہی گر ابلیس بینی بخواب
سر از رائے و فرمانِ یزداں متاب
اگر مے نخواہی تو ابلیس را
ز خود دور کن کبر و تلبیس را
چو توفیق ، اے بندہ کن بندگی
وگرنہ بہ بینی تو شرمندگی

آقائے توفیق

دانشوری

بہ گیتی بہتر از دانشوری نیست
بجز دانش بہ گیتی ہنری[1] نیست
سرے[2] سخت و دلِ ستوار باید
کہ کارِ دین و دانش سرسری نیست
ز دانشور سخن باور تواں کرد
کہ ناداں ہر چہ گوید باوری نیست
بناداں داوری[3] بردن نشاید

۱؎ (ہنری) ہنر کی * ۲؎ (سرے سخت ... ستوار باید) (سرے سخت) مستقل ارادہ و دلِ ستوار: مضبوط دل چاہیے * ۳؎ (داوری) داد خواہی کیواسطے نادان کے پاس نہ جانا چاہیے

که جز دانش به گیتی داوری نیست

پذیره[1] کردن دیو و پری را
بدست جم جز این انگشتری نیست

به دو گیتی ز دانش برتری جوے
که جز دانش بگیتی برتری نیست

ز دریاے خرد گوہر توان جست
که دریاے بداں پہناوری[2] نیست

بجز یک پرتو از انوار دانش
فروغ آفتاب خاوری نیست

بجز اندر پئے دانش غنو یدن[3]
تگاپوہاے چرخ چنبری نیست

ز نادانی سوے یزداں پناہم
که نادانی بجز بدگوہری نیست

بہ لے مرد دانا مے رود چرخ
که جز دانشوری پیاک اختری نیست

خرد را رہبر خود کن بہ ہر کار
به دنیا کار ہر کس رہبری نیست

---

[1] (پذیره کردن) مطیع کرنا + [2] (پہناوری) فراخی +
[3] (غنو یدن) دبہکنا +

دَد و دام از خردمندی شود رام
که بهتر از خرد افسونگری نیست

همه پیغمبری ها را خرد کرد
جز او کس درخورِ پیغمبری نیست

چه باشد کافری؟ اِنکارِ دانش
که جز انکارِ دانش کافری نیست

ز مرداں جوے دانش نے ز دفتر
که رازِ دیں و دانش دفتری نیست

براهِ دانش اے مردِ خردمند
زیانے بدتر از تن پروری نیست

حاجی مرزا حبیب

غزل

بدیں بے دست و پای کے مرا باشد بر او دستے
ز پا افتاده را هرگز بود بر آرزو دستے؟

اگر خواهم که بگریزم من از دستش کجا پاے
وگر خواهم که گیرم دامنش از لابه کو دستے؟

---

۵ از در خور او لایق + ۶ از دفتر، مجموعهٔ تحریرات + ۷ لابه، التجا، منت +

بہ پیشِ شیخ بد نامم برِ میخوارگاں خامم
بگیر اے ساقی از رحمت ازیں بے آبرو دستے

سرودِ رود و غوغائے حریفاں نالۂ مطرب
کنوں دارم برائے گریہ دریں ہائے وہُو دستے[1]

دریں راہم میانِ مسجد و میخانہ سرگرداں
ازاں بینی مرا بر سبحہ دستے بر سبو دستے

اگر خواہی کہ زنجیر مجانیں[2] را بہ جنبانی
سرت[3] گردم بیفشاں بر دو زلفِ مشکبو دستے

بہ شیریں کامئ دشمن سخی ابرو ترُش بامن
مرا دستے بدل زیں درد واز خجلت بہ رُو دستے

دگر بار از چہ 'نصرت' پنجۂ خود رنجہ مے خواہی؟
چو باآں دست و ساعد پنجہ کردن آزمو[4] دستے

مرزا عبدُ الحسین خان نُصرت

---

[1] (دستے) موقع ✣ [2] (مجانیں) مجنون ہا ✣
[3] (سرت گردم) تیرے قربان جاؤں ✣
[4] (آزمودستے) تونے آزما لیا ہے۔ ایرانی لوگ یائے مجہول کو یائے معروف کی طرح لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ اس لئے دستے اور دستی کی ردیف جائز سمجھتے ہیں ✣

تضمین

تا که این جلوه و این قامتِ رعناست ترا
در جهاں هر چه بخواهی تو، مهیاست ترا
همه سرہاے جواناں به کفِ پاست ترا
تا پریشاں به رُخ آں زلفِ سمن ساست ترا
جمع اسبابِ پریشانیٔ دلہاست ترا

عاشقاں وصفِ تو در کوه و بیاباں گفتند
فرقهٔ رفته به بازار نمایاں گفتند
شاعراں بر رُخ خوبت مه کنعاں گفتند
دستِ بُردی به رُخ از شرم حریفاں گفتند
که توئی موسے و عزمِ یدِ بیضا است ترا

با ادب وصفِ تو گوید به جدید و به قدیم
با شهنشاه بهر مرحله بودی تو ندیم
جاں نثاراں همگی در حرمت گشته مقیم
چوں در آئی به سخن زنده کنی عظمِ رمیم[1]

[1] عظمِ رمیم، بوسیده ہڈیاں۔ یعنی تیری بات سے بوسیده ہڈیوں میں جان پڑ جاتی ہے۔ جیسے حضرت عیسےٰ جن کو محی عظام رمیم کہتے ہیں یعنی تو اُن کی طرح بات کرنے سے مردوں کو زنده کرتا ہے ٭

اے صنم خود مگر اعجازِ مسیحاست ترا
در جہاں چوں رُخِ خوب تو ندیدہ احدے
باخطِ خویش دریں صفحۂ وشتی سندے
ما فقیریم در ایں شہر بماکن مددے
ہر کہ بوسید لبت یافت حیاتِ ابدے
چشمۂ خضر مگر در لبِ گویاست ترا
کس ندیدہ چو جمالِ تو جمالے بہ جہاں
حسن و خوبی ہمہ بودہ بہ وجودِ تو نہاں
حال کردی بہ ہمہ رُوے چو خورشید عیاں
سرِ کوئے تو بود محشرِ خونیں کفناں
خود بیارائے اگر میلِ تماشاست ترا
آتش اندر دلِ یک دستہ حبیب افگندی
شعلہ در خرمنِ ما شکلِ عجیب افگندی
ہر کہ را بود ز عشقِ تو نصیب افگندی
ہمچو ترسا بچگاں عودِ[1] صلیب افگندی
یا حمایل ز دو سو زلفِ چلیپاست ترا
عاشقانت شدہ مشہور جمیع دنیا

[1] (عود صلیب) ایک قسم کی لکڑی کی صلیب بنا کر عیسائی بچوں کے گلے میں حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں ✣

فرق ناداده کس از عشقِ تو سر را از پا
اُشرف الدینؒ شده از بہر تو انگشت نما
بہ تمنائے تو حاجب[1]، بہ دو عالم زده پا
با چنیں دوست بگو از چہ تبرّا[2] ست ترا

آقائے اشرف الدین حاجب

تضمین

مست از مجلس بگو بختنش را نگرید
لالہ بہ زلفِ کج آویختنش را نگرید
عمد بہ بستن و بگسیختنش را نگرید
زلفِ مشکیں بہ جبیں ریختنش را نگرید
مشک و عنبر بہم آمیختنش را نگرید

بہ سر شانہ اگر زلفِ درازش بینید
از دو چشمان سیاه شعبده بازش بینید
آفتابے بہ حقیقت، نہ مجازش بینید
شب آلوده نظر کردن و نازش بینید

---

[1] (حاجب) شاعر کا تخلص ہے ۔ [2] (تبرّا) بیزاری ۔

بے جہت فتنہ بر انگیختنش را نگرید
مست بگذشت بدرِ دلِ من گوش نداد
بوسہ راہ بر رُفقا کرد فراموش نداد
دید مارا ہمہ از عشقش بیہوش نداد
بست پیماں دہدم بوسہ شب[1] دوش نداد
عہد بر بستن و بگسیختنش را نگرید
تا بہ عاشق کُشی از مستی پرداختہ است
کارِ ہر پیرو جواں یا نگہے ساختہ است
خلق را در سرِ راہ کشتہ و انداختہ است
تیغ ابرو زپئے کشتنِ ما آختہ[2] است
عاشقاں شیوۂ خوں ریختنش را نگرید
دوش در مجلسِ رندانِ قدیم آمد مست
عوضِ شیشہ دلِ اہلِ طرب را بشکست
بہ سرِ مسندِ زیبائے چو شاہے بنشست
باکمندِ خمِ گیسوش شکوہی را بست
حلقہ بر پائے دل آویختنش را نگرید
شمس الدین شکوہی

تمام شد

[1] (شب دوش) شبِ گذشتہ ۔ [2] (آختہ است) کھینچی ہوئی ہے ۔

جدید فارسی

فارسی آموز گھر بیٹھے جدید فارسی کی بول چال اور انداز تحریر آسانی سے سیکھنا ہو تو فارسی آموز سے بہتر کوئی کتاب نہ ملیگی اسمیں تمام جدید الفاظ و محاورات و اصطلاحات کو اردو میں اس خوبی سے حل کردیا ہے کہ ہر اردو داں بغیر استاد کی مدد کے کتاب کو مطالعہ کرکے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہندوستان کی تمام یونیورسٹیوں نے اسے نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے

قیمت معہ فرہنگ ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

المشتہر

منیجر جدید فارسی بک ڈپو

محلہ چہل بیبیاں لاہور

گیلانی الیکٹرک پریس [illegible] میں [illegible] باہتمام ابو نظام الدین پرنٹر چھپی